فضائل اعمال پر ایک نظر

مرتبہ

انجینئر محمد فصیح الدین قریشی

مراجعہ

فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

http://www.mohammedmunirqamar.com

فضائلِ اعمال

پر

ایک نظر

مرتبہ

انجنیئر محمد فصیح الدین قریشی

مراجعہ

فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر سعودی عرب

http://www.mohammedmunirqamar.com

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	12
	اسلام کی بنیادی باتیں	15
۲	اقوال ائمہ اربعہ	21
۳	تبلیغی جماعت اور فضائلِ اعمال	25
۴	باب فضائلِ نماز	29
۵	موت کے فرشتے واپس	29
۶	فیملی پلاننگ کی تبلیغ	30
۷	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وضو کے گرتے ہوئے پانی سے کبیرہ اور صغیرہ گناہ معلوم کرلینا	31
۸	نماز قضا ہونے کے بعد پڑھ بھی لیں پھر بھی جہنم میں ۲۸۸۰۰۰۰۰ برس جلے گا	32
۹	غلبۂ حال: سات روز تک نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ سوتے تھے	32
۱۰	خواب میں لڑکی: لڑکی کی طلب میں ۴۰ سال فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی	33
۱۱	خواب میں لڑکیاں : ۶۰ سال تک روتے رہے	34
۱۲	خواب میں لڑکیاں : رات میں سونا نہیں چاہیے	34
۱۳	خواب میں لڑکی : رات کی نیند اڑ جاتی ہے	34

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱۴	پندرہ برس مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی	38
۱۵	رات دن میں تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے	38
۱۶	ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔کیا یہ عمل جائز ہے؟	38
۱۷	کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما	39
۱۸	روزانہ دو سو رکعات نفل پڑھتے تھے	39
۱۹	تیرہ رکعت میں ایک قرآن شریف پڑھا	40
۲۰	۷۰ برس یہی عمل رہا ہے	40
۲۱	پچاس برس تک عشاء اور صبح ایک ہی وضو سے پڑھی	41
۲۲	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: رمضان میں ساٹھ (۶۰) قرآن شریف نماز میں پڑھتے تھے	41
۲۳	روزانہ تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے	42
۲۴	روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے	42
۲۵	تمام رات ایک ہی سجدہ میں گزار دیتے تھے	42
۲۶	نماز میں باتوں کا پتہ نہیں چلے گا	43
۲۷	نماز میں ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہ چلتا تھا	43
۲۸	باب فضائلِ ذکر	44
۲۹	خانقاہوں میں بیٹھنے والے لوگ	44
۳۰	عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ امی تھے مگر، قرآن، حدیثِ قدسی، حدیثِ نبوی اور موضوع کی پہچان تھی	44

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۳۱	میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آ گیا، حرم انوار سے بھر گیا.....	45
۳۲	ضربیں لگانے کی ضرورت کیوں؟.....	46
۳۳	آدمی صرف وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد میں مراقبہ میں بیٹھے ہیں.....	46
۳۴	کیا آدمی صرف وہ لوگ ہیں؟.....	47
۳۵	درس، فتویٰ، قرآن سے روک دیا اور لا الٰہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول کر دیا.....	47
۳۶	سچی بات.....	48
۳۷	کلمہ میں اخلاص کے لیئے مشائخ صوفیاء کی جوتیاں سیدھی کرنا پڑتی ہیں..	49
۳۸	لفظ اللہ کے ذکر کی مختلف مقدار.....	49
۳۹	کلمہ ایک سانس میں دو سو مرتبہ.....	50
۴۰	دوزخ سے نجات کا فارمولا، جنت اور دوزخ کا علم غیب.....	51
۴۱	موضوع حدیث: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے مغفرت طلب کی.....	53
۴۲	علم غیب: استنجاء میں انوار نظر آنا.....	55
۴۳	ایک پاگل: میں خدا کو دیکھتا ہوں.....	55
۴۴	کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے کبھی غفلت نہیں کی.....	57
۴۵	تیس برس جنت اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ میرے سامنے ظاہر ہوئی.....	58
۴۶	باب فضائلِ قرآن.....	59

http://www.mohammedmunirqamar.com

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۴۷	ایک رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھا	60
۴۸	ایک رات میں تمام قرآن شریف پڑھا	60
۴۹	دو رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھا	60
۵۰	دن رات میں ایک قرآن شریف پڑھا	60
۵۱	ایک رات میں دو کلام مجید اور دس پارے پڑھا	60
۵۲	ایک رات میں دو کلام مجید پڑھا	60
۵۳	ایک کلام مجید صلوٰۃ الضحیٰ میں، دوسرا ظہر سے عصر تک پڑھا	61
۵۴	سلف کی عادات ختم قرآن کی مختلف رہی	61
۵۵	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: دو ختم روزانہ	61
۵۶	تین ختم روزانہ	61
۵۷	آٹھ قرآن شریف پڑھا	61
۵۸	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ: رمضان میں اکسٹھ قرآن شریف پڑھے	62
۵۹	پہلی کتابیں قرآن میں ....سب بسم اللہ کی ب میں	62
۶۰	فضائل اعمال میں قرآن کی آیت کا غلط ترجمہ	63
۶۱	**باب فضائلِ درود شریف**	64
۶۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں کہا کہ میں سلام کا جواب دیتا ہوں	64
۶۳	امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام کرتے تھے مگر جواب نہیں ملا مگر ...	64
۶۴	اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا فارمولا۔ غیر مسنون درود سے!	65

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۶۵	پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ' اللہ کے رسول ﷺ کے دیدار کا فارمولا	66
۶۶	یہ بات غلط ہے کہ شیطان نبی ﷺ ہونا ظاہر نہیں کر سکتا	67
۶۷	خواب میں آپ ﷺ اگر شریعت کے خلاف حکم دیں تو وہ ڈانٹ ہے	68
۶۸	نبی کریم ﷺ نے خواب میں شراب پینے کا حکم دیا...یہ دھمکی ہے	69
۶۹	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بخشش۔ایک درود کی وجہ سے جو کہ نبی ﷺ والا درود نہیں ہے	69
۷۰	جہاز ڈوبنے لگا،غنودگی،غیر شرعی درود سے نجات	70
۷۱	صلی اللہ علیہ و سلم لکھنے سے بخشش، درود کی برکت	71
۷۲	درود کی برکت لڑکی نے کنوئیں میں تھوکا اور پانی ابل آیا	73
۷۳	درود شریف کی برکت سے مؤلف کے قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو	74
۷۴	اعمال نامہ سرکار ﷺ کے پاس پیش ہے	74
۷۵	رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر، آپ ﷺ نے خواب میں گال چوما، آٹھ دن تک خوشبو رہی	75
۷۶	حضرت حواء علیہا السلام کا مہر تین بار درود شریف	76
۷۷	کلمہ کا وزن نہیں۔درود کے وزن سے جنت میں داخل	76
۷۸	درود کی کثرت سے برے اعمال سے نجات	77
۷۹	رسول اللہ ﷺ کے بال کی برکت،قبر پر جا کر اللہ سے دعا کرو	77
۸۰	ایک درود سے ستر ہزار مُردوں کو عذاب سے نجات	79

http://www.mohammedmunirqamar.com

فہرست

نمبر شمار	نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
	۸۱	قرآن اور کچھ درود سے عذاب سے نجات.....	80
	۸۲	شبلیؒ پاگل ہے، میں وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا..	81
	۸۳	رسول اللہ ﷺ نے کالے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور چہرہ سفید ہو گیا.....	83
	۸۴	مرنے کے بعد چہرہ سؤر کا ہو گیا، درود کی وجہ آپ ﷺ کی سفارش، اصلی صورت واپس.....	83
	۸۵	رسول اللہ ﷺ فریاد کو پہنچتے ہیں، یعنی حاظر و ناظر ہیں.....	84
	۸۶	ابر سے رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوئے، ماں کے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیر.	84
	۸۷	خضر علیہ السلام نے پانی پلایا، گھوڑے پر مدینہ پہنچایا.....	87
	۸۸	رسول اللہ ﷺ نے خواب میں روٹی دی، جاگا تو باقی ہاتھ میں موجود	87
	۸۹	رسول اللہ ﷺ کی روح آسمان سے اتری، روٹی مرحمت فرمائی....	88
	۹۰	رسول اللہ ﷺ نے دودھ بھیجا.....	88
	۹۱	رسول اللہ ﷺ خواب میں دوبال دے گئے، آنکھ کھلی تو وہ ہاتھ میں تھے.	88
	۹۲	مولانا جامی کا قصہ، رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت، فتنہ ہو جائے گا...	90
	۹۳	قبر شریف سے آپ ﷺ کا ہاتھ نکلا، فتنہ نہیں ہوا.....	91
	۹۴	**باب فضائلِ صدقات**.....	93
	۹۵	ہر جمعہ قبرستان میں قرآن پڑھنا، مُردوں کا خواب میں شکریہ ادا کرنا..	93
	۹۶	قبریں ایک دم شق ہو گئیں، مُردے قبر سے نکل کر صدقات و برکات سمیٹ رہے تھے.....	95

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۹۷	جمنا ندی! ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا نہ بیوی سے صحبت کی	96
۹۸	پانی پر چلنا، چند قدم میں ہزاروں میل طے کرنا	97
۹۹	ساٹھ دن کا فاقہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ، اور راہب مسلمان ہوگیا	98
۱۰۰	روٹی چبا کر کھانے میں قرآن پاک کی پچاس آیتوں کا حرج ہوتا ہے	99
۱۰۱	غیر شرعی عمل: ایک ہزار رکعت نماز کھڑے ہو کر اور ایک ہزار بیٹھ کر	99
۱۰۲	غیر شرعی وغیر فطری عمل: ۹۸ برس تک کسی نے لیٹے ہوئے نہیں دیکھا	100
۱۰۳	ایک سال کا اعتکاف، نہ سویا، نہ کھایا، نہ بات کی، نہ ٹیک لگائی	100
۱۰۴	خون کے آنسو	101
۱۰۵	راہب: میں تو ایک ہڑکایا کتا ہوں	102
۱۰۶	تمام رات ایک سجدہ میں یا ایک رکوع میں گذار دیتے	103
۱۰۷	غیر شرعی وغیر فطری عمل: ہر رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے	104
۱۰۸	ایسی آنکھ (نیند) سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو بار بار سوتی ہو	104
۱۰۹	کھڑکی میں بارہ ہزار اور مکان کے ایک کونے میں چالیس ہزار قرآن ختم کیے	105
۱۱۰	پانچ سو رکعت نفل روزانہ	106
۱۱۱	چار مہینے دن یا رات میں نہیں سویا	106
۱۱۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجات کا مقابلہ	107
۱۱۳	روزے رکھتے رکھتے کالی ہوگئی، نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں شل ہوگئے	108

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱۱۴	علم غیب: موت کا علم تو ہے مگر مرنے کی جگہ کا علم نہیں	108
۱۱۵	تیس برس جنت زینتوں سمیت سامنے آتی رہی	109
۱۱۶	کفن چور کو قبر سے دھمکی، آفتوں میں پھنس جائے گا	109
۱۱۷	موت کا علم ہے، مرنے کے بعد آنکھیں کھول دیں، میں زندہ ہوں۔	110
۱۱۸	مردے نے انگوٹھا پکڑ لیا	110
۱۱۹	مردہ ہنسنے لگا	111
۱۲۰	جبرائیل علیہ السلام پانی پلا گئے	112
۱۲۱	حضور اقدس ﷺ فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ آ کر پانی پلا گئے۔	112
۱۲۲	موت کا علم ہے مگر مرنے کی جگہ کا علم نہیں، مرنے کے بعد آنکھیں کھول دی	113
۱۲۳	مردہ ہنسنے لگا اور اس نے بات بھی کی	114
۱۲۴	باب فضائلِ حج	115
۱۲۵	چھ لوگوں کے طفیل چھ لاکھ لوگوں کا حج قبول	115
۱۲۶	کعبہ کے پردوں کے اندر سے آواز، میں ایسا پھٹوں گا کہ ہر ہر پتھر میرا جدا جدا ہو جائیگا	116
۱۲۷	رکنِ یمانی سے ہاتھ چھڑ، کعبہ کی دیوار سے آواز	117
۱۲۸	کیا قبر شریف کی زیارت اہم ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے؟	118
۱۲۹	حج کے بعد قبر شریف کی زیارت، موضوع حدیث	119
۱۳۰	خالص قبر مبارک کی زیارت کی نیت	119

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱۳۱	نبی ﷺ کی چوکھٹ پر جو حاضر ہوگیا وہ نامراد نہیں رہا، نبی ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں.....	120
۱۳۲	نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا.... بعض علماء نے اس وسیلہ کو منع فرمایا..	120
۱۳۳	کیا سلف صالح، انبیاء، اولیاء نے نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی؟	121
۱۳۴	موضوعات: آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی..	121
۱۳۵	سیہ کار کی طرف سے نبی ﷺ کو سلام اور سفارش طلبی.....	123
۱۳۶	اگر نبی ﷺ کے بیٹے ابرہیم رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے.....	123
۱۳۷	تیس (۳۰) برس ایک قبہ میں چلّہ، نبی ﷺ کی قبر شریف پر سارے حاضرین کی مغفرت.....	124
۱۳۸	حجرہ سے وعلیک السلام جواب سنا.....	124
۱۳۹	قبرِ شریف سے وعلیک السلام یا ولدی کا جواب ملا.....	125
۱۴۰	نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا جس کو سارے حاضرین نے سنا...	125
۱۴۱	رزاق یعنی اللہ سے حدیثیں سنتے ہیں، عبدالرزاق سے نہیں.....	126
۱۴۲	ایک بزرگ کو نبی ﷺ نے خواب میں ہاتھ پکڑ کر مدینہ سے مکہ پہنچا دیا	127
۱۴۳	قبرِ شریف نبی ﷺ کا ہاتھ نکلا اور رفاعی صاحب نے چوما....	127
۱۴۴	نبی ﷺ نے پانی پلایا اور پینے والا روزہ سے بھی ہے.....	128
۱۴۵	نبی ﷺ نے خواب میں روٹی دی، آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی.....	130
۱۴۶	نبی ﷺ نے خواب میں درہم دیئے، ہاتھ کھولا تو اسمیں درہم تھے..	130

http://www.mohammedmunirqamar.com

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱۴۷	نبی ﷺ نے خواب میں دراہم دیئے، آنکھ کھلی تو میرے ہاتھ میں تھے۔	130
۱۴۸	منکر وموضوع حدیث: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت، قبر شریف سے اجازت مانگو.....	131
۱۴۹	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت، حجرہ کے کواڑ کھل گئے، ایک آواز...	132
۱۵۰	آسمانی خط: وطن واپسی کی اجازت، اللہ کی طرف سے کاغذ کا پرچہ۔	132
۱۵۱	مکہ مکرمہ کے عجائبات، ہر ولی کامل جمعہ کی شب مکہ میں حاضر، صبح کی نماز کے لیئے ۲۷۰۰ میل کا سفر.....	133
۱۵۲	فرشتے، انبیاء علیہم السلام، اور اولیاء کو کعبہ شریف کے گرد دیکھا.....	134
۱۵۳	حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ غیب، اگر تو صبر کرتا تو پانی تیرے قدموں کے نیچے سے ابلنے لگتا.....	135
۱۵۴	حضرت خضر علیہ السلام نے حجاز کے جنگل میں ایک بزرگ کو گرم گرم روٹی اور باقلا کھلایا.....	136
۱۵۵	مردہ کہہ رہا ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے.....	138
۱۵۶	مدینہ سے مکہ کا سفر ایک بزرگ کے قدم بقدم.....	139
۱۵۷	علمِ غیب: ایک بڑھیا کو کسی کے دل میں وسوسہ کا علم.....	141
۱۵۸	حضرت خضر علیہ السلام کی پانچ وقت کی نمازیں.....	141
۱۵۹	آخری گزارش.....	143

http://www.mohammedmunirqamar.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ، وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ، وَ أَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ .

"یقیناً ہر قسم کی تعریف صرف اللہ ہی کے لیئے، ہم اسی کی حمد وثناء کرتے ہیں، اسی سے مدد اور مغفرت چاہتے ہیں، اور اسی کی طرف رجوع و توبہ کرتے ہیں (اور اسی پر توکل کرتے ہیں)، اور ہم اسی کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفس کے شر سے اور اپنے برے اعمال سے۔ جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور وہ (اللہ) جس کو گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے اللہ کے، وہ ایک اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"۔

حمد وثناءِ باری تعالیٰ کے بعد عرض ہے کہ اس کتاب کی رودادِ سفر کے متعلق یہ کہنا چاہونگا کہ میں نے تقریباً آٹھ (۸) سال پہلے تبلیغی جماعت اور فضائل اعمال کے عنوانات پر فضیلۃ الشیخ معراج ربانی حفظہ اللہ کی ویڈیو تقاریر سنیں تو حق جاننے کی تلاش شروع کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شیخ صاحب کو دنیا وآخرت میں اسکا بہترین اجر عطا فرمائے، آمین۔ میں نے یہ تقاریر کئی بار سنیں اور پھر شیخ ربانی صاحب نے فضائلِ اعمال پر جو اعتراضات بیان کیئے فضائلِ اعمال کی دونوں کتابوں میں ان پر نشانات لگانا شروع کیا اور جو رد شیخ ربانی صاحب نے بیان کیا اسے لکھنا شروع کیا۔ ان باتوں کی تحقیق کے لیئے مزید کتابوں کا مطالعہ بھی کیا۔ یہی ایک سبب بنا

http://www.mohammedmunirqamar.com

کہ میں نے تقریباً چھ (۶) سال پہلے "فضائلِ اعمال پر ایک نظر" کے نام سے ایک مسودہ تیار کیا تھا جو کہ A4 سائز کے پچاس (۵۰) صفحات پر مشتمل تھا۔ اس مسودے کی ابھی تک ایک سو (۱۰۰) سے زائد فوٹو کاپیاں لوگوں میں تقسیم ہو چکی ہیں اور ان میں سے چند نسخے پروفیسر ڈاکٹر طالب الرحمٰن کی دو کتابوں (تاریخ وعقائدِ دیوبند اور تاریخ وعقائدِ تبلیغی جماعت) کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے تبلیغی جماعت کے بعض مراکز کو بھی پہنچ چکی ہیں۔

اس کتاب "فضائلِ اعمال پر ایک نظر" میں فضائلِ اعمال میں لکھی ہوئی چند موضوع ومن گھڑت روایات، غلط بیانیاں، بزرگوں کے غیر شرعی اعمال، خواب، من گھڑت واقعات وغیرہ جمع کر کے قرآن وسنت کی روشنی میں مختصر تبصرہ کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں تا کہ فضائلِ اعمال کو پڑھنے والے ان پر غور وفکر کریں اور اپنے عقیدہ کی اصلاح کر لیں کیونکہ عقیدہ کی اصلاح کے بغیر ہمارا جنت میں جانا ممکن نہیں۔ ایسے ہی اور بھی کئی خواب، قصے اور واقعات وغیرہ فضائلِ اعمال میں موجود ہیں۔

سب سے پہلے میں خاص طور پر فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ کا بہت ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے جب میرا مسودہ دیکھا تو اِس کو کتابی شکل دینے میں نہ ہی صرف میری ہمت افزائی وراہنمائی کی بلکہ ہر ممکنہ مدد فرمائی اور خاص طور پر اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر اس کتاب کی نظرِ ثانی بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شیخ صاحب کو دنیا وآخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اپنے ساتھی ومخلص دوست جناب محمد رحمت اللہ خان صاحب (ایڈووکیٹ) کا بھی بہت مشکور ہوں جنہوں نے میرے مسودے کو کتابی شکل دیکر پرنٹ کروانے کے لیے میری ہمت افزائی کی۔ اور اپنے ساتھی ومخلص دوست جناب ابومحمد شاہد ستار صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں جنہوں نے مجھے Inpage اور Photoshop استعمال کرنا سکھایا اور اس کتاب کی

http://www.mohammedmunirqamar.com

کمپوزنگ پر نظر ثانی کر کے ممکنہ اصلاح فرمائی۔اور اُن سارے ساتھیوں کا بھی میں بہت مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اپنے مختلف مشورے دیئے اور میری ہمت افزائی کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین۔

میں اپنے بیوی بچوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے میرے مسودے سے لیکر اس کتاب کی تکمیل تک جو میں نے وقت لگایا ہے اس پر صبر کیا اور میری ہمت افزائی بھی کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

انجنیئر/محمد فصیح الدین قریشی

کنگ فھد ٹیچنگ ہسپتال۔الخبر

۲۷/۷/۱۴۲۹ھ موافق ۳۰/۷/۲۰۰۸م

http://www.mohammedmunirqamar.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کی بنیادی باتیں

انسان اور جنات کی تخلیق کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾

(سورة المؤمنون : ١١٥)

"لوگو! تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو ایسے ہی بیکار پیدا کیا اور تم لوٹ کے ہمارے پاس نہیں آنے والے ہو؟"

بلکہ تخلیق کا اصل مقصد یہ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾

(سورة الذّاريات : ٥٦)

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں"۔

یعنی انسان ہو یا جن وہ ہر عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے۔

پھر ان کی رہنمائی کے لیئے اللہ تعالیٰ نے احکامات نازل فرمائے اور انبیاء و رسل علیہم السلام بھیجا۔

اللہ کے احکامات میں آخری کتاب قرآنِ کریم ہے اور آخری نبی و رسول حضرت محمد ﷺ ہیں جن پر دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے مکمل فرما دیا ہے۔ اس کے بعد کسی کو اختیار نہیں ہے کہ اس مکمل دین میں کوئی بھی بات یا عمل بڑھائے (اضافہ کرے) یا گھٹائے (کمی کرے)۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

http://www.mohammedmunirqamar.com

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً ﴾(سورة المائدة آیت ۳)

"آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل فرمادیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کردیا ہے اور تمہارے لیئے اسلام کو بطورِ دین پسند فرمالیا ہے"۔

جبکہ حدیث شریف میں "نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) (مسلم و نسائی)

"اور بیشک سب سے بہترین حدیث (بات) اللہ کی کتاب (قرآنِ کریم) ہے اور سب سے بہترین ہدایت (راہ) حضرت محمد ﷺ کی ہدایت (راہ) ہے۔ اور سب سے برا کام دین میں نئی ایجادات (نئے اعمال) ہیں اور ہر ایک نئی ایجاد (عمل) بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی (جہنم کی) آگ میں (لے جانے والی) ہے"۔

اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیئے سب سے بہترین نمونہ بنایا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيراً ﴾(سورة الاحزاب آیت ۲۱)

"یقیناً تمہارے لیئے رسول اللہ میں بہترین نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے"۔

جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کسی بات پر حکم موجود ہو تو پھر کسی بھی مؤمن

http://www.mohammedmunirqamar.com

(ایمان والے) مرد اور عورت کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی اور کا فیصلہ قبول کرے۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی گمراہی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی راہ چھوڑ کر کسی اور کی راہ اختیار کریگا تو اسکو ان ہی کے ساتھ (جن کا اس نے راستہ اختیار کیا) دوزخ میں ڈال دیا جائیگا جو کہ بہت بری جگہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً مُّبِيناً ﴾(سورة الاحزاب آیت ۳۶)

"اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر (حکم) کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کریگا وہ صریح (صاف) گمراہی میں پڑے گا"۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيراً﴾(سورۃالنساء آیت ۱۱۵)

"اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اور تمام مؤمنوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے تو ہم اس کو اسی راہ کے حوالہ کریں گے اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے"۔

ایسے ہی ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ

http://www.mohammedmunirqamar.com

تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ﴾(سورۃ آل عمران ۳۱، ۳۲)

"(اے نبی) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری (نبی کی) راہ پر چلو (اطاعت کرو) خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف فرمادیگا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو (حکم مانو)، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا"۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت واتباع مطلقاً واجب ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ﴿ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ کی اطاعت کا بھی حکم فرمایا ہے یعنی اپنے میں سے اختیار والے جن سے مراد امراء وحکام اور علماء وفقہاء ہیں لیکن ان کی اطاعت مطلق نہیں بلکہ انکی اطاعت صرف معروف میں ہے۔ اور اگر آپس میں اختلاف ہو تو اس کا حل تلاش کرو اللہ کی کتاب سے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا﴾(سورۃ النساء آیت ۵۹)

"اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو (حکم مانو) اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو (حکم مانو) رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں (حاکموں) کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ (رجوع کرو) اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہارا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ (بات) بہت بہتر ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام"۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

اور حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

"جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود (نا قابلِ قبول) ہے"۔

(مسلم، مسند احمد، صحیح الجامع: ۶۳۹۸)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

"جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ تھی وہ مردود (نا قابلِ قبول) ہے"۔

(بخاری و مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح الجامع: ۵۹۷۰)

اپنے آپ کو فرقوں میں تقسیم نہ کرو اور قرآن اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرو جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے، اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ اور آخرت کی کامیابی کون نہیں چاہتا ہے؟ اسکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا...﴾

(سورۃ آل عمران ۱۰۳)

"اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو"۔

(اپنے آپ کو فرقوں و جماعتوں میں تقسیم نہ کرو)۔

اور حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، فَاِحْدٰى وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ،

http://www.mohammedmunirqamar.com

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَتَانِ وَّسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ))

"یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، بس ایک (فرقہ) جنت میں جائے گا اور ستر جہنم میں، اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، بس اکہتر جہنم میں جائینگے اور ایک جنت میں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک جنت میں جائیگا اور بہتر (فرقے) جہنم میں جائینگے"۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح الجامع: ۱۰۸۳)

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ)) (ترمذی ۲۷۱۱)

"جو اس جیسے طریقے پر ہوں گے جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں"۔

یعنی اس فرقہ کی یہ خوبی بیان فرمائی کہ وہ اپنے عقیدہ، قول و عمل اور اخلاق و کردار میں نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہوں گے بالفاظِ دیگر انکا عمل قرآن و سنت پر ہو۔

مذکورہ قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت اعمال کے لیئے کم از کم دو شرطیں ہیں: پہلی شرط یہ ہے کہ ہم ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لیئے کریں، اور دوسری شرط یہ کہ وہ عمل نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔ جب یہ دونوں شرطیں پوری ہونگی تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول فرمائیگا اور ہم اجر و ثواب کے مستحق ہونگے، ورنہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صرف اسی کی بندگی کرنے اور سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آخرت کی کامیابی عطا فرمائے اور جنت الفردوس والوں میں شمار فرمائے۔ آمین۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

اقوالِ آئمہ اربعہ رحمہم اللہ

آیئے دیکھیں کے آئمہ اربعہ نے قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں کیا کہا ہے؟

۱۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱۔ (حرام علیٰ من لم یعرف دلیلی أن یفتی بقولی)۔

ترجمہ:" میرے قول پر کسی کا فتویٰ دینا حرام ہے جب تک میری بات کی دلیل معلوم نہ ہو"۔

(المیزان للشعرانی، عقدالجیدص ۷۰)

۲۔"جب میرا قول قرآن کے خلاف ہوتو اسے چھوڑ دو۔لوگوں نے پوچھا جب آپ کا قول حدیث کے خلاف ہو؟فرمایا اس وقت بھی چھوڑ دو۔پھر پوچھا:جب صحابہ رضی اللہ عنہم کے فرمان کے خلاف ہوتو ؟ کہا:تب بھی چھوڑ دو"۔(عقدالجید)

۳۔(اِذا رأیتم کلامنا یخالف ظاھر الکتاب والسنۃ فأعملوا بالکتاب و السنۃ واضربوا بکلامنا الحائط)۔

ترجمہ:"جب دیکھو کہ ہمارے قول قرآن وحدیث کے خلاف ہیں تو قرآن وحدیث پر عمل کرو اور ہمارے اقوال کو دیوار پر دے مارو"۔(عقدالجید)

۴۔(اِذا صح الحدیث فھو مذھبی) ۔

ترجمہ:"صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے"۔(عقد الجید)

۵۔ (ما جاء عن رسول اللہ ﷺ فعلی الرأس والعین) ۔

ترجمہ:جو حدیث سے ثابت ہو وہ سر آنکھوں پر ہے۔(ظفر الامانی)

۶۔(لا تقلدنی و لا مالکا ولا غیرہ و خذ الاحکام من حیث أخذوا من الکتاب و السنۃ)(کذا فی المیزان)

http://www.mohammedmunirqamar.com

ترجمہ: ''میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا۔ اور احکامِ دین وہاں سے لینا جہاں سے انھوں نے لیئے ہیں''۔ (یعنی قرآن وحدیث سے)۔

(تحفة الاخيار في بيان الابرار)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۱۔ (ما من أحد إلا وهو ماخوذ من كلامه و مردود عليه إلا رسول الله ﷺ)۔

ترجمہ: ''دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی بعض باتیں درست اور بعض غلط نہ ہوں پھر اس کی درست باتیں لے لی جاتی ہیں اور غلط رد کر دی جاتی ہیں سوائے اللہ کے رسول ﷺ کے''۔ (کہ تمام باتیں صحیح و درست اور مان ہی لینے کے لائق ہیں)۔ (عقد الجيد)

۲۔ (إنما أنا بشر أخطي و أصيب فانظروا في رأيي فكل ما وافق الكتاب و السنة فخذوه و كل مالم يوافق فاتركوه)۔

ترجمہ: ''میں صرف ایک انسان ہوں۔ کبھی میری بات درست ہوتی ہے اور کبھی غلط، تو تم میری اس بات کو جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو لے لیا کرو اور اس بات کو جو اس کے خلاف ہو چھوڑ دیا کرو''۔ (حقيقة الفقه بحواله جلب المنفعت)

۳۔ (فانظروا في رأيي فكلما وافق الكتاب والسنة فخذوه و كلمايخالف فاتركوه)۔

ترجمہ: ''پس تم میری رائے پر بغور نظر کرو اور اگر وہ قرآن وسنت کے موافق ہو تو قبول کرو اور جب خلاف دیکھو تو ترک کر دو''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۱۔ (إذا قلت قولا و كان النبي ﷺ قال خلاف قولي فما يصح من حديث النبي ﷺ أولى فلا تقلدوني)۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

ترجمہ: ''جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور رسول اللہ ﷺ نے میرے قول کے خلاف کہا ہو تو جو مسئلہ حدیث سے ثابت ہو وہی اولیٰ ہے پس میری تقلید مت کرو''۔ (عقد الجید)

۲۔ (إذا صح الحديث فهو مذهبي إذا رايتم كلامي بخلاف الحديث فاعملوا بالحديث و اضربوا بكلامي الحائط)۔

ترجمہ: ''جب صحیح حدیث مل جائے (تو جانو کہ) میرا مذہب وہی ہے اور جب میرے کلام کو حدیث کے مخالف دیکھو تو (خبردار) حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر دے مارو''۔ (عقد الجید)

۳۔ (صح عن الشافعي أنه نهى عن تقليده و تقليد غيره)۔

ترجمہ: ''امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے''۔ (عقد الجید)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

۱۔ (لا تقلدني ولا مالكا ولا الشافعي ولا الأوزاعي ولا الثوري و خذ الأحكام من حيث اخذوا من الكتاب و السنة)۔

ترجمہ: ''ہرگز نہ میری تقلید کرنا اور نہ امام مالک رحمہ اللہ کی اور نہ امام شافعی رحمہ اللہ کی اور نہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کی اور نہ امام ثوری رحمہ اللہ کی۔ جہاں سے یہ تمام امام دین کے احکام و مسائل لیتے تھے تم بھی وہیں (قرآن وحدیث) سے ہی لینا''۔ (عقد الجید)

۲۔ (ليس لأحد مع الله و رسوله كلام)۔

ترجمہ: ''کسی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں ہے''۔ (عقد الجید)

ان چاروں محترم اماموں کے اقوال سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)) (ترمذی) یعنی ''جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں'' کا راستہ اختیار کرنے کا حکم

http://www.mohammedmunirqamar.com

فرمایا۔ یہ سب کے سب قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔ یہی ان کا مذہب تھا۔ ان چاروں بزرگوں نے اپنی تقلید سے منع کیا اور کسی نے بھی اپنے نام سے منسوب کر کے علیحدہ مذہب مرتب نہیں کیا۔

مزید تفصیل کے لیئے دیکھیے: مقدمۃ صفۃ صلوٰۃ النبی ﷺ از علامہ البانی۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

تبلیغی جماعت اور فضائلِ اعمال

تبلیغی جماعت کے نام سے ایک جماعت بڑے عرصہ سے صرف برصغیر میں ہی نہیں بلکہ سارے دنیا میں کام کر رہی ہے۔ عقیدہ کے اعتبار سے ان کی ہمدردی دیوبندی مکتبِ فکر سے ہے جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت، سنی، حنفی کہتے ہیں۔ بلکہ یہ جماعت دیوبندی کا حصہ ہے۔ بلاشبہ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے اکثر لوگ دین کے معاملے میں پرخلوص ہیں۔ دین کا درد رکھتے ہیں۔ ہر وقت اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح دنیا کے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول ﷺ کے طریقے پر چلنے لگ جائیں۔ اس جماعت کا عمل اُن چھ باتوں پر ہے جن کو جماعت کا منشور بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہ چھ (۶) باتیں یہ ہیں: ۱۔ کلمہ ۲۔ نماز ۳۔ ذکر ۴۔ اکرامِ مسلم ۵۔ اخلاصِ نیت ۶۔ اس کام یعنی تبلیغ کے لیئے اپنا وقت نکالنا۔

اس تبلیغ کے لیئے وقت کا جو ٹائم ٹیبل بتایا جاتا ہے، اس میں یہ ہے کہ زندگی بھر تین چلے یا چار (۴) مہینے کا وقت ایک مرتبہ اکٹھے نکالنا۔ اور سال میں ایک چلہ یعنی چالیس دن کے لیئے نکلنا۔ ہر مہینہ تین دن اور ہر ہفتہ دو مرتبہ شام کے وقت تقریباً تین چار گھنٹے فارغ کرنا، ایک دن اپنے محلے کی مسجد میں اور ایک دن کسی دوسرے محلے کی مسجد میں۔

یہ لوگ اپنی جماعت کے لوگوں کو خود قرآن پڑھ کر سمجھنے کی ہمت افزائی نہیں کرتے بلکہ اس سے منع فرماتے ہیں ہاں کوئی عالم درسِ قرآن دے رہا ہو تو اسے پسند کرتے ہیں۔ درسِ حدیث اور دیگر فضائلِ اعمال کے لیئے ایک کتاب "فضائلِ اعمال" (پہلے اس کا نام تبلیغی نصاب تھا) پڑھنے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس کتاب کے بغیر اپنی جماعت کو نامکمل تصور کرتے ہیں۔ یہ کتاب جماعت کے اولین علماء میں سے ایک عالم محترم مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دی تھی جو حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں اور شیخ الحدیث کہلائے جاتے

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہیں۔حدیث کی کسی دوسری کتاب کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی نہ ہی کسی دوسری کتاب کو اتنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ''فضائلِ اعمال'' کے مختلف حصے ہیں جن میں فضائلِ تبلیغ، حکایاتِ صحابہ، فضائلِ نماز، فضائلِ ذکر، فضائلِ قرآن، فضائلِ درود شریف، فضائلِ صدقات اور فضائلِ حج شامل ہیں۔

آج جس طرح تمام دنیا کے پڑھے لکھے لوگوں میں الحمدللہ اسلام گھر کرتا جارہا ہے اسی طرح ہی ہمارے مسلم نوجوان طبقہ میں بھی قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا شوق بڑھتا جارہا ہے۔اور یوں لوگ بہت سی کتابوں اور ان کے مندرجات کو تنقیدی نگاہ سے بھی دیکھنے لگے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی حدیث یا حکایت کا ذکر ہو تو اسکا حوالہ بھی دیا جائے۔ایسے غیر فطری معمولات اور حکایتیں جن کا تعلق صوفیوں اور دیگر بزرگوں سے ہے ان پر دھیان نہیں دینا چاہتے۔اسلام اور اس کی روح سمجھنے اور ہدایت حاصل کرنے کے لیئے قرآن کے اصولوں اور صحیح احادیث کا جو ایک بڑا ذخیرہ ہے، اسے اپنے لیئے کافی سمجھتے ہیں۔بعض جگہ ان لوگوں نے اسلام کی اہمیت عوام کے دلوں میں بٹھانے کے لیئے ایسی حکایتوں کا سہارا لیا ہے جن سے نہ صرف شرک کی بو آتی ہے بلکہ سراسر شرک معلوم ہوتی ہیں۔بغیر تحقیق یا بغیر قرآن اور حدیث پر پرکھے ایسی حکایات جن پر شرک کا شبہ گزرتا ہے انہیں من وعن اپنی کتاب میں لکھ دینا بھی میں جرم ہے۔آج کے بیشتر نوجوانوں کو ''فضائلِ اعمال'' میں مذکور بہت سی باتوں سے شدید اختلاف ہے وہ یہ ثابت بھی کرتے ہیں کہ بہت سی باتیں بدعت اور شرک ہیں۔ایسی باتوں کو اس کتاب سے نکال دینا چاہیئے۔ورنہ ایسی تحریریں عوام کے ذہن میں شرک وبدعات کی جڑیں مضبوط کردینگی اور گمراہی کا سبب بن جائینگی۔اور یہ گمراہی کا سلسلہ اولاد در اولاد چلتا ہی چلا جائیگا۔یہ کتاب ''فضائلِ اعمال'' آج سے تقریباً ۵۰ سال قبل لکھی گئی تھی۔واضح رہے کہ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھے لکھے مگر عام انسان تھے کوئی نبی ومعصوم نہ تھے۔ان سے غلطی ہوسکتی ہے

http://www.mohammedmunirqamar.com

اور یہ عقیدہ ونظریہ رکھنا گناہ نہیں۔

ہم تبلیغی جماعت کے امراء ومسئولین سے مؤدبانہ گذارش کرتے ہیں کہ غیر جانب دار ہوکر اس کتاب میں مذکور مختلف واقعات اور حکایات کا قرآن اور حدیث کی روشنی میں جائزہ لیں اور اگر ان واقعات کو غلط پائیں تو آئندہ ایڈیشن میں انہیں نکال دینے کی ہمت کریں۔اسی میں ہی ان کی عافیت ہے۔اور جو حضرات اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ان سے بھی یہی گزارش ہے کے وہ اس موضوع پر اپنے اکابرین سے بات کریں، انہیں سمجھائیں اور اس معاملے کو جماعت کے مرکز اور ملک کے امیر تک لے جانے کو کہیں۔اور ان سے درخواست کریں کہ ''فضائلِ اعمال'' میں جو شرک وبدعات کی تعلیمات موجود ہیں ان کو نکال دیں تا کہ اس کو پڑھنے اور سننے والوں کا عقیدہ خراب نہ ہو۔

بہت ساری کتابوں اور فتاویٰ کا مطالعہ کرنے اور علماء کی تقاریر (جو آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں موجود ہیں) سننے کے بعد یہ کتاب ''فضائلِ اعمال پر ایک نظر'' کے عنوان سے ''فضائلِ اعمال'' ہی سے چند موضوع ومن گھڑت احادیث، غلط بیانیاں، بزرگوں کے غیر شرعی اعمال، سمجھ میں نہ آنے والے خواب، قصے، واقعات وغیرہ (لال رنگ میں) جمع کر کے قرآن وسنت کی روشنی میں مختصر تبصرہ کر کے پیش کیے گئے ہیں۔ایسے اور بھی کئی خواب، قصے، واقعات وغیرہ فضائلِ اعمال میں موجود ہے۔''فضائلِ اعمال'' کا پرنٹ جو حوالہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے وہ منظور بک ڈپو سے چھپا ہے، جس کا پتہ ہے: ۲۸۸۰، بلبلی خانہ، دھلی ۱۱۰۰۰۶۔

نوٹ: مختلف پریسوں کی چھپی ہوئی کتاب 'فضائلِ اعمال' میں چند صفحات آگے پیچھے ہو سکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ اعمال پر ایک نظر'' کے زیرِ عنوان پیشِ خدمت ہیں جو فضائلِ نماز، فضائلِ ذکر، فضائلِ قرآن، فضائلِ درود شریف، فضائلِ صدقات اور فضائلِ حج سے

http://www.mohammedmunirqamar.com

متعلق ہیں۔ مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ غیر جانبدار ہو کر ان واقعات کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور سوچیں کہ یہ دین کا حصہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور اپنے عقیدہ کی اصلاح کرلیں کیونکہ عقیدہ کی اصلاح کے بغیر ہمارا جنت میں جانا ممکن نہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین اسلام کی صحیح سمجھ عطا فرمائے، کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، شیطان کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے، اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرمائے، ہماری موت ایمان کی حالت میں ہو، ہم سب کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے، ہم سب کو جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور آخرت میں ہم سب کو جنت الفردوس والے بنادے۔ آمین یا رب العالمین۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ نماز

آئندہ صفحات میں ہم "فضائلِ نماز" نامی حصہ سے تیئس (۲۳) وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جارہے ہیں جنہیں اگر تھوڑی سی توجہ سے پڑھا جائے تو وہ نتائج اخذ کرنا قطعاً مشکل نہیں رہتا جو ہم نے اخذ کر کے محولہ عبارت کے بعد ذکر کیئے ہیں اور وہ مقامات درج ذیل ہیں:

موت کے فرشتے واپس

[[حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے خاوند حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور ایک دفعہ ایسی سکتہ کی سی حالت ہوگئی کہ سب نے انتقال ہوجانا تجویز کرلیا۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور نماز کی نیت باندھ لی، نماز سے فارغ ہوئیں تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بھی افاقہ ہوا لوگوں سے پوچھا: کیا میری حالت موت سی ہوگئی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کہ دو فرشتے آئے اور مجھ سے کہا کہ چلو احکم الحاکمین کی بارگاہ میں تمہارا فیصلہ ہونا ہے، وہ مجھے لے جانے لگے تو ایک تیسرے فرشتے آئے اور ان دونوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی قسمت میں سعادت اسی وقت لکھ دی گئی تھی جب یہ ماں کے پیٹ میں تھے اور ابھی ان کی اولاد کو ان سے اور فوائد حاصل کرنے ہیں۔ اس کے بعد ایک مہینہ تک حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ زندہ رہے پھر انتقال ہوا۔]] (صفحہ نمبر ۱۱)

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھول چوک ہوسکتی ہے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ نماز سے موت ٹل سکتی ہے۔ مگر ہر مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ سے بھول چوک نہیں ہوسکتی اور نہ ہی فرشتے نافرمانی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا

http://www.mohammedmunirqamar.com

يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (سورة الاعراف آیت ۳۴)

"اور ہر امت کے لیے ایک مدت مقرر ہے، پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے تو وہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔"

دوسری جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ عَلَيْهَا مَلَآئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾(سورة تحريم آیت ٦)

"اس پر فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں"

فیملی پلاننگ کی تبلیغ

[[حضور ﷺ کا ارشاد ہے: بڑا قابلِ رشک ہے وہ مسلمان جو ہلکا پھلکا ہو (یعنی اہل و عیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو) نماز سے وافر حصہ اس کو ملا ہو، روزی صرف گذارے کے قابل ہو جس پر صبر کر کے عمر گذار دے، اللہ کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو۔ گمنامی میں پڑا ہو، جلدی سے مر جاوے، نہ میراث زیادہ ہو، نہ رونے والے زیادہ ہوں۔]] (صفحہ نمبر ۱۳)

ہر مؤمن کا یہ عقیدہ ہے کہ نس بندی کرانا اسلام میں جائز نہیں ہے، بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے امت بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

(سنن أبي داود، سنن النسائي، مسند احمد، ابن حبان، صحيح الجامع الصغير ۲۹۴۰، ۲۹۴۱)

"زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی سے شادی کرو کیونکہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

روزِ قیامت میں تمہاری کثرت کی وجہ سے امتوں پر فخر کروں گا۔"

اور جلدی سے مر جانا یعنی موت آنے سے پہلے مرنا، یہ خودکشی کرنا ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے۔

امام اعظم کا وضو کے گرتے ہوئے پانی سے کبیرہ اور صغیرہ گناہ معلوم کر لینا

[[حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ وضو کا پانی گرتے ہوئے یہ محسوس فرما لیتے تھے کہ کونسا گناہ اس میں دھل رہا ہے]](صفحہ نمبر ۱۴)

(تفصیلی قصہ فضائلِ ذکر، صفحہ نمبر ۱۵۰ پر یوں لکھا ہے: حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب کسی شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھتے تو اس پانی میں جو گناہ دھلتا ہوا نظر آتا اس کو معلوم کر لیتے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ کبیرہ گناہ ہے یا صغیرہ مکروہ فعل ہے یا خلافِ اولیٰ جیسا کہ حسی چیزیں نظر آیا کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی معلوم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ کوفہ کی جامع مسجد کے وضو خانہ میں تشریف فرما تھے ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کے وضو کا پانی گرتے ہوئے آپ نے دیکھا اس کو چپکے سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا والدین کی نافرمانی سے توبہ کر لے اس نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کو دیکھا تو اس کو نصیحت فرمائی کہ بھائی زنا نہ کیا کر بہت برا عیب ہے، اس وقت اس نے بھی زنا سے توبہ کی۔ ایک اور شخص کو دیکھا کہ شراب خوری اور لہو ولعب کا پانی گر رہا ہے اس کو بھی نصیحت فرمائی، اس نے بھی توبہ کی۔ الغرض اس کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ جل جلالہ سے دعا کی: اے اللہ! اس چیز کو مجھ سے دور فرما دے کہ میں لوگوں کی برائیوں پر مطلع ہونا نہیں چاہتا حق تعالیٰ شانہ نے دعا قبول فرمالی اور یہ چیز زائل ہو گئی۔)]](صفحہ نمبر ۱۵)

سب سے پہلے تو یہ کہ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو "رضی اللہ عنہ" لکھا "رحمۃ اللہ علیہ" نہیں، جبکہ رضی اللہ عنہ تو اکثر اہل علم کے نزدیک "رضی اللہ عنہ" صرف صحابہ کرام کے لیے مخصوص ہے اور امام صاحب صحابی نہیں تھے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات

http://www.mohammedmunirqamar.com

میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ بندوں کے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ایک شخص کو ایسی قوت عطا کردے کہ اس پر لوگوں کے گناہ عیاں ہو جائیں کہ اس نے کون کون سے گناہ کیئے۔ اور احادیث میں وضو سے صرف صغائر (چھوٹے گناہوں) کے دھلنے کا ذکر آیا ہے نہ کہ کبائر (بڑے گناہوں) کے دھلنے کا۔ مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو تو یہ بھی معلوم ہو جاتا تھا کہ وضو کے پانی سے کبیرہ گناہ یا صغیرہ گناہ دھل رہے ہیں۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

نماز قضا ہونے کے بعد پڑھ بھی لیں پھر بھی جہنم میں ۲۸۸۰۰۰۰۰ برس جلے گا

[[حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کردے کو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی (۸۰) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ (۳۶۰) دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار (۱۰۰۰) برس کے برابر ہوگا (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ۲۸۸۰۰۰۰۰ ہوئی)۔]] (صفحہ نمبر ۳۷)

محدثینِ کرام کے نزدیک اس حدیث کو موضوع و من گھڑت احادیث کے زمرے میں جگہ دی گئی ہے۔ اس قسم کی باتوں کو آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے وقت خود آپ ﷺ کی چند نمازیں قضا ہو گئی تھیں اور غزوۂ خیبر سے واپسی کے وقت آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازِ فجر قضا ہو گئی تھی۔ (بخاری، جلد اوّل حدیث ۵۶۹)

کیا اس روایت کی زد سے آپ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء و صلحاء امت بچ سکتے ہیں؟

غلبۂ حال: سات روز تک نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ سوتے تھے

[[حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مرتبہ غلبۂ حال ہوا تو سات روز تک گھر میں رہے نہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ سوتے تھے۔شیخ کو اس کی اطلاع کی گئی دریافت کیا کہ نماز کے اوقات تو محفوظ ہیں؟(یعنی نماز کے اوقات کا تو اہتمام رہتا ہے؟)لوگوں نے عرض کیا: نماز کے اوقات بیشک محفوظ ہیں۔ فرمایا:(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ عَلَیْهِ سَبِیْلاً) ''یعنی تمام تعریف اللہ ہی کے لیئے ہے جس نے شیطان کو اس پر مسلط نہ ہونے دیا'']](صفحہ نمبر ۴۰)

اس واقعہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو رضی اللہ عنہ لکھا جبکہ یہ صحابی نہیں تھے۔ غلبۂ حال صوفیاء کے نزدیک قوالیوں کے ساتھ وجد میں آنے یا حال سے بے حال ہونے کو کہتے ہیں۔یہ شریعت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر غلبۂ حال ہوا تھا؟ کھانا پینا اور سونا چھوڑ دینا شریعت میں اس کا کوئی حکم ہے؟ بالکل نہیں۔اور خود اسی واقعہ میں شیخ صاحب کہہ رہے ہیں کہ نماز کے اوقات پر شیطان مسلّط نہ ہوا،یعنی نماز کے اوقات سے ہٹ کر شیطان مسلّط تھا تو باقی سب شیطانی عمل ہوا یا نہیں؟

خواب میں لڑکی کی طلب میں ۴۰ سال فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی

[[شیخ عبدالواحد مشہور صوفیاء میں سے ہیں،فرماتے ہیں کہ ایک روز نیند کا اتنا غلبہ ہوا کہ رات کو اوراد و وظائف بھی چھوٹ گئے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت حسین خوبصورت لڑکی سبز ریشمی لباس پہنے ہوئے ہے،جس کے پاؤں کی جوتیاں تک تسبیح میں مشغول ہیں۔کہتی ہے کہ میری طلب میں کوشش کر میں تیری طلب میں ہوں۔اس کے بعد اس نے چند شوقیہ شعر پڑھے۔یہ خواب سے اٹھے اور قسم کھالی کہ رات کو نہیں سوؤں گا۔کہتے ہیں کہ چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔]](صفحہ نمبر ۶۱)

ہاتھ کی انگلیوں سے تسبیح پڑھنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر پاؤں اور پاؤں کی جوتیوں کا تسبیح پڑھنا! شریعت میں ایسی کوئی دلیل نہیں۔نماز اور ہر عبادت تو صرف اللہ ہی کے لیئے ہے،مگر ۴۰ سال لڑکی کی طلب میں عبادت کرنا ،کیا یہ اللہ کی عبادت میں شرک نہیں ہے؟اور پھر یہ چالیس

http://www.mohammedmunirqamar.com

سال صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی، یہ ایک غیر فطری اور سنت کے خلاف عمل ہے۔

خواب میں لڑکیاں: ۶۰ سال تک روتے رہے

[[شیخ مظہر سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ ہیں جو اللہ جل شانہٗ کے عشق وشوق میں ساٹھ (۶۰) برس تک روتے رہے۔ ایک شب خواب میں دیکھا گویا ایک نہر ہے جس میں خالص مشک بھرا ہوا ہے اس کے کناروں پر موتیوں کے درخت سونے کی شاخوں والے لہلہا رہے ہیں، وہاں چند نوعمر لڑکیاں پکار پکار کر اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ تو انہوں نے دو شعر پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ ہم کو لوگوں کے معبود اور محمد ﷺ کے پروردگار نے ان لوگوں کے واسطے پیدا فرمایا ہے جو رات کو اپنے پروردگار کے سامنے اپنے قدموں پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے اللہ سے مناجات کرتے رہتے ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۶۱)

اللہ تعالیٰ سے عشق ہوتا ہے یا محبت؟ اب بات ۴۰ سال سے ۶۰ سال تک پہنچ گئی ہے۔ اگر ساٹھ سال روتے رہے تو کیا کوئی اور عمل نہیں کیا؟ عبادات، کھانا پینا، سونا، ذریعہ معاش، اہل وعیال کے حقوق، وغیرہ ادا نہیں کیے؟ ۶۰ سال رونے کی شریعت میں کوئی دلیل یا کوئی حکم ہے؟ نہیں۔

خواب میں لڑکیاں: رات میں سونا نہیں چاہیے

[[ابو بکر ضریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک نوجوان غلام رہتا تھا، دن بھر روزہ رکھتا تھا اور رات بھر تہجد پڑھتا تھا۔ ایک دن وہ میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں اتفاق سے آج رات سو گیا تھا، خواب میں دیکھا کہ محراب کی دیوار پھٹی، اس میں سے چند لڑکیاں نہایت ہی حسین اور خوبصورت ظاہر ہوئیں مگر ایک ان میں نہایت بدصورت بھی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور یہ بدصورت کون ہے؟ وہ کہنے لگیں کہ ہم تیری گذشتہ راتیں ہیں اور یہ تیری آج کی رات ہے۔]] (صفحہ نمبر ۶۲)

خواب میں لڑکی: رات کی نیند اڑ جاتی ہے

http://www.mohammedmunirqamar.com

[[ایک بزرگ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک رات ایسی گہری نیند آئی کہ آنکھ نہ کھلی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسی نہایت حسین لڑکی ہے کہ اس جیسی میں نے عمر بھر نہیں دیکھی، اس میں سے ایسی تیز خوشبو مہک رہی تھی کہ میں نے ویسی خوشبو بھی کبھی نہیں سونگی۔ اس نے مجھے ایک کاغذ کا پرچہ دیا جس میں تین شعر لکھے ہوئے تھے، ان کا مطلب یہ تھا کہ تو نیند کی لذت میں مشغول ہو کر جنت کے بالا خانوں سے غافل ہو گیا جہاں ہمیشہ تجھے رہنا ہے اور موت بھی وہاں نہ آئیگی، اپنی نیند سے اٹھ، سونے سے تہجد میں قرآن پڑھنا بہت بہتر ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد سے جب مجھے نیند آتی ہے اور یہ اشعار یاد آتے ہیں تو نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔]] (صفحہ نمبر ۶۲)

اوپر والے چار واقعات میں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ رات کو سونا نہیں چاہیے، رات کا سونا بدصورت لڑکی کے مانند ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوتے بھی تھے۔ تو کیا ان کی راتیں نعوذ باللہ بدصورت لڑکی کے مانند تھیں؟ اللہ کے رسول ﷺ تو ہمیں رات میں سونے کا بھی حکم دیتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)) (بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مؤطا مالک، صحیح الجامع: ۸۱۰ تا ۸۱۳)

"جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے، یہاں تک کہ اس سے اس کی نیند دور ہو جائے، اس لیے کہ تم میں سے کوئی جب اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ استغفار کرنے کی

http://www.mohammedmunirqamar.com

بجائے وہ اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔"

جب کوئی رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سوتا ہے اور پھر فجر کی نماز پڑھتا ہے تو اسکو ساری رات کی عبادت کا اجر ملتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ))

(مسلم، ابو داؤد، ترمذی، مسند احمد، صحیح الجامع: ۲۳۴۱۔۲۳۴۲)

"جس نے جماعت سے عشاء کی نماز پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا (اللہ کی عبادت کی) اور جس نے (پھر) صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔"

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ)) (صحیح بخاری و مسلم و صحیح الجامع: ۱۳۳۶)

"اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور اس سے خوف کھانے والا ہوں لیکن اسکے باوجود میں روزہ بھی رکھتا ہوں چھوڑتا بھی ہوں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔"

اسی حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) (ایضاً)

http://www.mohammedmunirqamar.com

"جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((وَمَا رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ)) (مسند امام احمد)

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ساری رات صبح تک عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی مہینہ کے مسلسل روزے رکھتے ہوئے سوائے رمضان کے۔"

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا:

((بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قَالَ: إِنَّ بِي قُوَّةً، قَالَ: صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) (بخاری، مسند امام احمد)

"مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم سارا دن روزہ سے رہتے ہو، ساری رات نمازیں پڑھتے ہو" تو میں نے کہا: ہاں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "ایسا نہ کرو (رات میں عبادت کرو اور سو بھی، کچھ دن روزے سے رہو اور کچھ دن نہیں) کیونکہ تمہارے جسم کا، آنکھوں کا اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ تم مہینہ میں تین دن روزہ رکھو۔ یہ تمہارے لیئے سال بھر کے روزوں کے برابر ہو جائے گا، حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

طاقت رکھتا ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں"۔

فضائلِ اعمال میں مذکور خواب میں لڑکیوں کے واقعات کو ان احادیث کی روشنی میں پرکھیں اور دیکھیں کہ کیا ایسے اعمال ان احادیث کے موافق ہیں یا خلاف؟

پندرہ برس مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی

[[ایک سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ لکھا ہے کہ بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں، اور پندرہ برس مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی۔ کئی کئی دن ایسے گذر جاتے کہ کوئی چیز چکھنے کی نوبت نہ آتی تھی۔]] (صفحہ نمبر ۶۴)

انسان کی ایسی فطرت نہیں کہ وہ پندرہ برس لیٹے نہیں اور کئی کئی دن کچھ نہ چکھے۔ ایسے عمل کی دلیل نہ ہی آپ ﷺ سے ملتی ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے۔ اللہ کے رسول ﷺ جاگتے بھی تھے اور سوتے بھی تھے، عبادت بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے اور نہیں بھی، اور یہی حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دیا تھا۔

رات دن میں تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے

[[حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو فقہ کے مشہور امام ہیں دن بھر مسائل میں مشغول رہنے کے باوجود رات دن میں تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے]] (صفحہ نمبر ۶۶)

یہ امام رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان ہے۔ امام ہونے کی حیثیت سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اور بھی اہم ذمہ داریاں تھیں۔

ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔ کیا یہ عمل جائز ہے؟

[[حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لیتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۶۶)

http://www.mohammedmunirqamar.com

ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْقَهْ))(مسند الامام احمد، سنن الترمذی، سنن الدارمی، سنن ابی داود، صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجه)

"جس نے تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھا اس نے کچھ سمجھا ہی نہیں۔"

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں۔ لیکن اکثر نے سات راتوں میں ختم کی حدیث روایت کی ہے۔(بخاری میں پانچ اور سات دن کی روایت ملتی ہے)۔

کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما

[[ابو سنان رحمہ اللہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت کو دفن کیا۔ دفن کرتے ہوئے لحد کی ایک اینٹ گر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس نے مجھے کہا: چپ ہو جاؤ۔ جب دفن کر چکے تو ان کے گھر جا کر ان کی بیٹی سے دریافت کیا کہ ثابت کا عمل کیا تھا؟ اس نے کہا: کیوں پوچھتے ہو؟ ہم نے قصہ بیان کیا، اس نے کہا کہ پچاس برس شب بیداری کی اور صبح کو ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر تو کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما۔]] (صفحہ نمبر ٦٦)

اللہ کے رسول ﷺ جاگتے اور سوتے بھی تھے، عبادت بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے اور نہیں بھی، اور یہی حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دیا تھا۔ مگر ان صاحب نے پچاس برس شب بیداری کی اور قبر میں نماز کی دعا بھی کی۔ ایسی دعا یا شب بیداری نہ ہی آپ ﷺ نے کی اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے۔

روزانہ دو سو رکعات نفل پڑھتے تھے

http://www.mohammedmunirqamar.com

[[حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ باوجود علمی مشاغل کے جو سب کو معلوم ہیں اور ان کے علاوہ قاضی القضاۃ ہونے کی وجہ سے قضا کے مشاغل علیحدہ تھے لیکن پھر بھی دوسو (۲۰۰) رکعات نوافل روزانہ پڑھتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۶۶)

علمی مشاغل اور قاضی القضاۃ جیسے اہم عمل کے علاوہ دوسو رکعات نوافل پڑھنا غیر فطری عمل ہے اور یہ سنت سے ثابت نہیں۔

تیرہ رکعت میں ایک قرآن شریف پڑھا

[[حضرت بقی بن خلد رحمہ اللہ روزانہ تہجد اور وتر کی تیرہ رکعت میں ایک قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

یہ سنت کے خلاف عمل ہے۔ کیونکہ ایک حدیث ابھی قریب ہی گزری ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْقَهْ)) (مسند الامام احمد، سنن الترمذی، سنن الدارمی، سنن ابی داود، صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجه)

"جس نے تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھا اس نے کچھ سمجھا ہی نہیں۔"

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں۔ لیکن اکثر نے سات راتوں میں ختم کی حدیث روایت کی ہے۔ (بخاری میں پانچ اور سات دن کی روایت ملتی ہے)

۷۰ برس یہی عمل رہا ہے

[[حضرت ہناد رحمہ اللہ ایک محدث ہیں، ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر

http://www.mohammedmunirqamar.com

زوال تک نفلیں پڑھتے رہے دوپہر کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے پھر عصر کی نماز پڑھائی اور قرآن پاک کی تلاوت مغرب تک فرماتے رہے۔ مغرب کے بعد میں واپس چلا آیا۔ میں نے ان کے ایک پڑوسی سے تعجب سے کہا کہ یہ شخص کس قدر عبادت کرنے والے ہیں۔ اس نے کہا کہ ستر (۷۰) برس سے ان کا یہی عمل ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھو گے تو اور بھی تعجب کرو گے۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

اس طرح کا عمل سنت سے ثابت نہیں۔

پچاس برس تک عشاء اور صبح ایک ہی وضو سے پڑھی

[[سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ پچاس برس تک عشاء اور صبح ایک ہی وضو سے پڑھی۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

[[امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ چالیس تابعیوں سے تواتر کے طریق سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے ان میں سے بعض کا چالیس برس تک یہی عمل رہا۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

[[حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق تو بہت کثرت سے یہ چیز نقل کی گئی کہ تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح ایک وضو سے پڑھی اور یہ اختلاف نقل کرنے والوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ جس شخص کو جتنے سال کا علم ہوا اتنا ہی نقل کیا۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صحابی نہیں تھے مگر آپ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھا گیا جو کہ اکثر اہل علم کے نزدیک صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے مخصوص ہے۔ اور دوسرا یہ کہ یہ عمل امام رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح ایک وضو سے پڑھی۔ اس طرح کا عمل سنت سے ثابت نہیں اور یہ امام رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان ہے۔

امام شافعیؒ: رمضان میں ساٹھ (۶۰) قرآن شریف نماز میں پڑھتے تھے

http://www.mohammedmunirqamar.com

[[حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا معمول تھا کہ رمضان میں ساٹھ (۶۰) قرآن شریف نماز میں پڑھتے تھے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں کئی روز تک امام شافعیؒ کے یہاں رہا صرف رات کو تھوڑی دیر سوتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

یہ امام رحمۃ اللہ علیہ صاحب پر بہتان ہے اور تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔ امام ہونے کی حیثیت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اور بھی اہم ذمہ داریاں تھیں۔

روزانہ تین سو رکعات نفل پڑھتے تھے

[[حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تین سو (۳۰۰) رکعتیں روزانہ پڑھتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۶۷)

یہ امام رحمۃ اللہ علیہ صاحب پر بہتان ہے۔ امام ہونے کی حیثیت سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اور بھی اہم ذمہ داریاں تھیں۔

روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے

[[حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔ تہجد کبھی سفر یا حضر میں ناغہ نہیں ہوا۔]] (صفحہ نمبر ۸۲)

یہ غیر شرعی اور غیر فطری عمل ہے۔ اگر ایک رکعت ڈیڑھ منٹ میں پڑھی جائے تو اس اعتبار سے ایک ہزار رکعت کے لیئے ۲۵ گھنٹے چاہئیں۔ مگر دن میں تو صرف ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں جن میں کھانا، پینا، سونا، فرض نمازیں ادا کرنا، دوسری ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

تمام رات ایک ہی سجدہ میں گزار دیتے تھے

[[حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ اور افضل ترین تابعی ہیں۔ بعض مرتبہ رکوع کرتے اور تمام رات اسی حالت میں گزار دیتے کبھی سجدہ میں یہی حالت ہوتی کہ تمام رات ایک ہی

http://www.mohammedmunirqamar.com

سجدہ میں گزار دیتے۔]] (صفحہ نمبر ۸۳)

شریعت میں ایسے عمل کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ نہ نبی ﷺ سے نہ خلفاء وصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی مذکورہ بزرگ کے عمل کی کوئی سند ذکر کی گئی ہے۔

نماز میں باتوں کا پتہ نہیں چلے گا

[[مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں سے کہہ دیتے کہ تم باتیں کرتے رہو مجھے تمہاری باتوں کا پتہ نہیں چلے گا۔]] (صفحہ نمبر ۸۵)

نبی ﷺ کو تو نماز میں بھی خیال آتا تھا اور آوازیں بھی سنتے تھے۔ جہری نماز میں جب آپ ﷺ امامت فرما رہے تھے تو کسی مقتدی کے کچھ پڑھنے کی آواز سنی اور نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''جی ہاں'' فرمایا: ''سورۃ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (احمد، ابوداؤد، ابن حبان)

نماز میں ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہ چلتا تھا

[[عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں کی باتوں کی تو کیا خبر ہوتی ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہ چلتا تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہیں نماز میں کسی چیز کی بھی خبر ہوتی ہے؟ فرمایا: ہاں، مجھے اس کی خبر ہوتی ہے کہ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہوگا اور دونوں گھروں جنت یا دوزخ میں سے ایک میں جانا ہوگا۔]] (صفحہ نمبر ۸۵)

نبی ﷺ جب امامت کرواتے اور جب بچوں کے رونے کی آوازیں سنتے تو قراءت چھوٹی کر لیتے تھے، مگر ان صاحب کو ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہیں چلتا تھا۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ ذکر

اب اس باب "فضائلِ ذکر" کے تحت ہم سترہ (۱۷) وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے ہیں جنہیں اگر تھوڑی سی توجہ سے پڑھا جائے تو وہ نتائج اخذ کرنا قطعاً مشکل نہیں رہتا جو ہم نے اخذ کر کے محولہ عبارت کے بعد ذکر کیئے ہیں اور وہ مقامات درجِ ذیل ہیں:

خانقاہوں میں بیٹھنے والے لوگ

[[آج خانقاہوں کے بیٹھنے والوں پر ہر طرح الزام ہے ہر طرف سے فقرے کسے جاتے ہیں۔ آج انھیں جتنا دل چاہے برا بھلا کہہ لیں۔ کل جب آنکھ کھلے گی اس وقت حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ بوریوں پر بیٹھنے والے کیا کچھ کما کر لے گئے، جب وہ ان منبروں اور بالا خانوں پر ہوں گے اور یہ ہنسنے والے اور گالیاں دینے والے کیا کما کر لے گئے۔ (عنقریب جب غبار ہٹ جائے گا تو معلوم ہوگا کہ گھوڑے پر سوار تھے یا گدھے پر)۔ ان خانقاہوں کی اللہ کے یہاں کیا قدر ہے جن پر آج چاروں طرف سے گالیاں پڑتی ہیں]] (صفحہ نمبر ۳۴)

خانقاہیں صوفیوں کے ذکر کے کمرے کہلائے جاتے ہیں جبکہ شریعت میں خانقاہوں کے وجود کی کوئی دلیل نہیں ملتی اور کوئی مسلمان واقعی نیک لوگوں کو گالیاں نہیں دیتا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔

عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ امی تھے مگر قرآن، حدیثِ قدسی، حدیثِ نبوی اور موضوع کی پہچان تھی

[[شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ بھی قریب ہی زمانے میں ایک بزرگ گزرے ہیں جو بالکل امی تھے مگر قرآن شریف کی آیت، حدیثِ قدسی، حدیثِ نبوی اور موضوع حدیث کو علیحدہ علیحدہ بتا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ متکلم کی زبان سے جب لفظ نکلتے ہیں تو ان الفاظ کے نور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کا کلام ہے کہ اللہ پاک کے کلام کا نور علیحدہ ہے اور حضور ﷺ کے کلام

http://www.mohammedmunirqamar.com

کا نور دوسرا ہے اور دوسرے کلاموں میں دونوں نور نہیں ہوتے۔]] (صفحہ نمبر ۳۵)

عبدالعزیز دباغ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خوبی تھی تو آج ہمیں محدثین کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اگر انکی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہو قرآن، صحیح اور موضوع احادیث کی الگ الگ ترتیب کروالیتے تو آج جو مسلمان مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں یہ مسئلہ ہی ختم ہو جاتا۔

عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے ساتھ ساتھ بریلویوں کے بھی بزرگ ہیں جن کے بارے میں احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ملفوظات میں لکھا ہے کہ یہ مریدوں کی مدد کے لیئے پہنچتے ہیں یہاں تک کے رات میں مریدوں کے گھروں میں موجود ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں میاں بیوی کی خلوت گاہ میں یہ بزرگ کیا لینے گھس جاتے ہونگے؟ کیا یہ سنت کے مطابق اعمال ہیں؟

میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آ گیا، حرم انوار سے بھر گیا

[[تذکرۃ الخلیل یعنی سوانح حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ میں بروایت مولانا ظفر احمد صاحب لکھا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں حج میں جس وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسجد الحرام میں طوافِ قدوم کے لیئے تشریف لائے تو احقر مولانا محب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو اعلیٰ حضرت مولانا الحاج امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ کے خاص خلفاء میں تھے اور صاحبِ کشف مشہور تھے) کے پاس بیٹھا تھا، مولانا رحمۃ اللہ علیہ اس وقت درود شریف کی کتاب کھولے ہوئے اپنا ورد پڑھ رہے تھے کہ دفعتاً میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے اس وقت حرم میں کون آ گیا کہ دفعتاً سارا حرم انوار سے بھر گیا۔ میں خاموش رہا کہ اتنے میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ طواف سے فارغ ہو کر مولانا کے پاس سے گذرے مولانا کھڑے ہو گئے اور ہنس کر فرمایا کہ میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آ گیا؟]] (صفحہ نمبر ۳۵)

حرم میں اللہ کی رحمت اترتی ہے اس سے نور نہیں ہوتا، اللہ کے فرشتے اترتے ان سے

http://www.mohammedmunirqamar.com

نور نہیں ہوتا، ہزاروں لوگ حرم میں ہوتے ہیں ان سے نور نہیں ہوتا ، نبی ﷺ ، خلفاء و صحابہ رضی اللہ عنہم، آئمہ وعلماء اور محدثین وفقہا رحمہم اللہ آئے تو نور نہیں ہوا ..... مگر امداد اللہ مکی (دیوبند کے عالم وحضرت جی) آئے تو حرم انوار سے بھر گیا۔ یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔

ضربیں لگانے کی ضرورت کیوں؟

[[صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضورِ اقدس ﷺ کے فیض صحبت سے یہ قوتِ قلبیہ اعلیٰ درجہ پر حاصل تھی تو ان کو ضربیں لگانے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ حضور ﷺ کے زمانے سے جتنا بُعد ہوتا گیا اتنی ہی قلب کے لیئے اس مقوّیٔ قلب خمیرہ کی ضرورت بڑھتی گئی۔]] (صفحہ نمبر ۳۷)

ضربیں: صوفیہ کے نزدیک ذکر میں (حق ھو ، لا الٰہ الا اللہ وغیرہ) جھٹکے لگانے کو کہتے ہیں۔

اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ضربیں لگانے کی ضرورت نہیں تھی تو کیا اللہ تعالیٰ یا اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کے لوگوں کے لیئے ایسا حکم دیا ہے؟ نہیں! بلکہ یہ دین میں نئی عبادت ہے یعنی بدعت ہے۔ ہر بدعت گمراہی ہے جو کہ جہنم میں لیجانے والی ہے۔

آدمی صرف وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد میں مراقبہ میں بیٹھے ہیں

[[حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ خواب میں شیطان کو بالکل ننگا دیکھا انھوں نے فرمایا: تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کے سامنے ننگا ہوتا ہے وہ کہنے لگا کہ یہ کوئی آدمی ہیں؟ آدمی وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد میں بیٹھے ہیں۔ جنھوں نے میرے بدن کو دبلا کر دیا اور میرے جگر کے کباب کر دیئے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شونیزیہ کی مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ چند حضرات گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے مراقبہ میں مشغول ہیں۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے کہ خبیث کی باتوں سے کہیں دھوکہ میں نہ پڑ جانا۔]] (صفحہ نمبر ۴۳)

شیطان آدمیوں کے سامنے ننگا نہیں ہوتا مگر جنید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ننگا ہوا تو کیا جنید صاحب رحمۃ اللہ علیہ آدمی نہیں تھے؟ اور شیطان کو نصیحت کیسی جو اللہ کا نافرمان ہے؟ کیا ہم

http://www.mohammedmunirqamar.com

شیطان کی رہنمائی کو (کہ کون آدمی ہے کون نہیں) قبول کریں؟ان مراقبہ میں بیٹھنے والوں کو جنید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کا پتہ چل گیا، کیا یہ سراسر غیب کے علم کا دعویٰ نہیں؟ مراقبہ میں (یعنی آدھی نیند آدھی بیداری میں گھٹنوں میں سر رکھ کر) بیٹھنا کیا یہ نبی ﷺ کی تعلیم ہے؟اس کی کوئی دلیل نہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی شیطان کو اس کی حقیقی حالت میں نہیں دیکھا۔

جنید صاحب رحمۃ اللہ علیہ تبلیغیوں کی طرح ہی بریلویوں کے بھی بزرگ ہیں جو اپنے مریدوں کو"یا جنید یا جنید"کی تعلیم دیتے ہیں "یا اللہ" کی نہیں۔(ملفوظات)

کیا آدمی صرف وہ لوگ ہیں؟

[[موسیٰ علیہ السلام سے بھی اس کے قریب ہی نقل کیا گیا ہے۔انھوں نے شیطان کو ننگا دیکھا،انھوں نے کہا: تجھے آدمیوں کے درمیان اس طرح چلتے شرم نہیں آتی؟ کہنے لگا: خدا کی قسم!یہ آدمی نہیں،اگر یہ آدمی ہوتے تو میں ان کے ساتھ اس طرح نہ کھیلتا جس طرح لڑکے گیند سے کھیلتے ہیں آدمی وہ لوگ ہیں جنھوں نے میرے بدن کو بیمار کر دیا اور صوفیاء کی جماعت کی طرف اشارہ کیا۔]](صفحہ نمبر ۴۳)

اس واقعہ میں شیطان نے صوفیاء کو آدمی بتایا ہے،صوفیاء شیطان کی نظر میں محترم ہیں اور صوفیاء سے وہ ڈرتا ہے۔تو کیا علماء ومحدثین رحمہم اللہ وغیرہ سے شیطان کو کوئی ڈر نہیں؟لوگوں کو یہی تعلیم دی جارہی ہے کہ صوفیاء کو محترم سمجھو اور ان سے ڈرو۔اگر بالفرض شیطان نے کہا بھی تھا تو اس کی بات کو صحیح ماننا کیسا اسلام ہے؟ یہ اس کا بہکاوا بھی تو ہوسکتا ہے کہ اصل اسلام کو چھوڑ کر بس مراقبہ میں بیٹھے رہو جسکا کہ اسلام میں کوئی وجود نہیں ہے۔

درس،فتویٰ،قرآن سے روک دیا اور لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول کر دیا

[[اسی وجہ سے صوفیاء اور عارفین اسی کلمہ کا اہتمام فرماتے ہیں اور سارے اذکار پر اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی کی جتنی ممکن ہو کثرت کراتے ہیں اور تجربہ سے اس میں جس قدر فوائد

http://www.mohammedmunirqamar.com

اور منافع معلوم ہوئے ہیں کسی دوسرے میں نہیں۔ چنانچہ سیّد علی بن میمون مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب شیخ علوان جو ایک متبحر عالم اور مفتی اور مدرّس تھے سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سید صاحب کی ان پر خصوصی توجہ ہوئی تو ان کو سارے مشاغلِ درس وتدریس، فتویٰ وغیرہ سے روکدیا اور سارا وقت ذکر میں مشغول کردیا۔ عوام کا تو کام ہی اعتراض اور گالیاں دینا ہے۔ لوگوں نے بڑا شور مچایا کہ شیخ کے منافع سے دنیا کو محروم کردیا اور شیخ کو ضائع کردیا وغیرہ وغیرہ، کچھ دنوں بعد سید صاحب کو معلوم ہوا کہ شیخ کسی وقت کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، سید صاحب نے اس کو بھی منع کردیا تو پھر تو پوچھنا ہی کیا۔ سید صاحب پر زندیقی اور بددینی کا الزام لگنے لگا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد شیخ پر ذکر کا اثر ہوگیا اور دل رنگ گیا تو سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تلاوت شروع کردو کلام پاک جو کھولا تو ہر ہر لفظ پر وہ وہ علوم و معارف کھلے کہ پوچھنا ہی کیا ہے۔ سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خدانخواستہ تلاوت کو منع نہیں کیا تھا بلکہ اس چیز کو پیدا کرنا چاہتا تھا۔]] (صفحہ نمبر ۶۸)

صوفیوں کی تعلیم یہ بتائی جارہی ہے کہ قرآن پڑھنے سے روکو اور ذکر میں لگادو کیونکہ ذکر ضروری ہے جس سے علوم و معارف پیدا ہوتے ہیں۔ کیا پس پردہ صوفی حضرات یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ قرآن پڑھنے سے زیادہ ضروری اللہ کا ذکر ہے جس سے کوئی خاص علوم کے پردے کھلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے؟ کیا یہ علم قرآن وحدیث کے پڑھنے، سمجھنے اور علماء کی صحبت حاصل کرنے سے نہیں حاصل ہوتے؟

سچی بات

[[نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کے منہدم کرنے پر اعانت کرتا ہے۔ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں دجّال مکّار کذّاب پیدا ہوں گے جو ایسی احادیث تم کو سناویں گے جو تم نے نہ سنی ہوں گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

کریں اور فتنہ میں ڈال دیں۔]] (صفحہ نمبر ۸۲)

مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے جو موضوع احادیث، واقعات اور قصے وغیرہ اپنی کتاب "فضائلِ اعمال" میں لکھے ہیں کیا ان میں سے اکثر اس حدیث کی زد میں نہیں آتے؟

کلمہ میں اخلاص کے لیئے مشائخ صوفیاء کی جوتیاں سیدھی کرنا پڑتی ہیں

[[اس (کلمہ توحید) میں وزن اخلاص سے پیدا ہوتا ہے جس قدر اخلاص ہوگا اتنا ہی وزنی یہ پاک نام ہوسکتا ہے۔ اسی اخلاص کے پیدا کرنے کے واسطے مشائخ صوفیاء کی جوتیاں سیدھی کرنا پڑتی ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۸۲)

یہ عقیدہ بتایا جا رہا ہے کہ اخلاص کی تعلیم علماء و محدثین رحمہم اللہ وغیرہ سے نہیں ملتی بلکہ صوفیوں کی جوتیاں سیدھی کرنے سے ملتی ہے۔ اگر واقعی یہ صحیح ہوتا تو کیا رسول اللہ ﷺ اس کی تعلیم نہیں دیتے؟ جبکہ یہ تصوف و صوفی خود ایک سخت مختلف فیہ موضوع ہے۔

لفظ اللہ کے ذکر کی مختلف مقدار

[[جامع الاصول میں لکھا ہے کہ لفظ اللہ کا ذکر ورد کے طور پر کم از کم پانچ ہزار کی مقدار ہے اور زیادہ کے لیئے کوئی حد نہیں اور صوفیاء کے لیئے کم از کم پچیس ہزار روزانہ اور لا الہ الا اللہ کی مقدار کے متعلق لکھا ہے کہ کم از کم پانچ ہزار روزانہ ہو۔ یہ مقداریں مشائخ سلوک کی تجویز کے موافق کم و بیش ہوتی ہیں۔ میرا مقصود حضرت عیسٰی علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں مشائخ کا انداز بیان کرنا ہے کہ ایک ایک شخص کے لیئے روزانہ کی مقداریں کم از کم یہ بتائی گئی ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۸۴)

شریعت میں اس طرح کی کوئی تعلیم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (سورۃ الحشر آیت ۷)

http://www.mohammedmunirqamar.com

"اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور وہ جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ (چھوڑ دو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّتِيْ))

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے"۔(مستدرک حاکم، مشکوٰۃ:۱۸۶، صحیح الجامع:۲۹۳۷)

دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

"میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو اور اسے اپنی ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو اور اپنے آپ کو (دین میں) نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، مسند الامام احمد، صحیح الجامع:۲۵۴۹)

کلمہ ایک سانس میں دو سو مرتبہ

[[ہمارے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے "قولِ جمیل" میں اپنے والد رحمہ اللہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

سے نقل کیا ہے کہ میں ابتدائے سلوک میں ایک سانس میں لا الٰہ الا اللہ دوسو(۲۰۰)مرتبہ کہا کرتا تھا۔]](صفحہ نمبر۸۴)

یہ غلط اور غیر فطری عمل ہے کہ کوئی ایک سانس میں دوسو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہہ سکے (وہ بھی ابتدا میں)،آزما کر دیکھیں۔ یہ شریعت کی تعلیم ہرگز نہیں ہوسکتی۔

دوزخ سے نجات کا فارمولا، جنت اور دوزخ کا علم غیب

[[شیخ ابو یزید قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار(۷۰۰۰۰) مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے، میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لیئے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لیئے پڑھ کر ذخیرۂ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کشف ہے۔ جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے، مجھے اس کی صحت میں کچھ تردّد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتاً اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے، اس کی حالت مجھے نظر آئی، قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہوجائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو اپنے لیئے پڑھے تھے اس کی ماں کو بخش دیا میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فورا کہنے لگا چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے: ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا، دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہوگیا۔]](صفحہ نمبر۸۴)

(نوٹ: یہ نبی ﷺ کی بات نہیں اس لیئے تجربہ کی ضرورت پڑی)

http://www.mohammedmunirqamar.com

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی غیب جانتا ہے۔جبکہ خود نبی ﷺ کو بھی غیب کا علم نہیں تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ﴾ (سورہ الاعراف آیت ۱۸۸)

"(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ میں مالک نہیں ہوں اپنی جان کے فائدہ یا نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے۔اور اگر میں غیب کی باتوں کو جانتا تو بہت زیادہ بھلائیاں حاصل کر لیتا (دنیا اور آخرت کی) اور مجھے کوئی تکلیف بھی نہ ہوتی۔میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔"

(جس طرح لوگوں نے آپ ﷺ کو اس دنیا میں تکالیف پہنچائی ہیں)۔

دوسری جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَآ أَقُولُ لَكُمۡ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّي مَلَكٞ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزۡدَرِيٓ أَعۡيُنُكُمۡ لَن يُؤۡتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيۡرًاۖ ٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا فِيٓ أَنفُسِهِمۡ إِنِّيٓ إِذٗا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾

(سورہ ھود آیت ۳۱)

"(اے نبی! کہہ دیجئے) اور میں نہیں کہتا تم کو کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں خبر رکھتا ہوں غیب کی، نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، نہ میرا قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے گا ہی نہیں، ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب

http://www.mohammedmunirqamar.com

جانتا ہے، اگر میں ایسی بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔"

اور ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ (سورة النمل آیت ٦٥)

"(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟"

فتاویٰ رشیدیہ جو اہلِ دیوبند کی کتاب ہے اور یہ فتاویٰ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (اکابرینِ دیوبند میں سے ایک) نے لکھی ہے، اس میں یہ فتویٰ ہے: "جو شخص اللہ کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھے وہ کافر ہے۔"

موضوع حدیث: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے مغفرت طلب کی

[[حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جب وہ گناہ صادر ہو گیا جس کی وجہ سے جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے تو ہر وقت روتے تھے اور دعا و استغفار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا: یا اللہ! محمد ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، وحی نازل ہوئی کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ (جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی) عرض کیا کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد ﷺ سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے جن کا نام تم نے اپنے نام کے ساتھ رکھا، وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں تمہاری اولاد میں سے ہیں لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیئے جاتے۔ (فی الموضاعات الکبیر ....)]]

(صفحہ نمبر ۹۵)

http://www.mohammedmunirqamar.com

مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے کتاب کے حاشیہ میں عربی میں (فی الموضاعات الکبیر...) لکھا ہے یعنی یہ حدیث موضوعات جھوٹی احادیث میں ہے۔ مگر اس کا اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ یہ ترجمہ میں ناانصافی اور فریب و دھوکا دہی ہے۔ قرآن و حدیث صحیح میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے دعا کی تھی یا یہ کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾(سورة البقرة آیت ۳۷)

"پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے چند باتیں پھر متوجہ ہو گیا اللہ اس پر، بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔"

﴿ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾(سورة الاعراف آیت ۲۳)

"(آدم و حوا) دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر، اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے بدلے دونوں کو معاف فرمایا تھا نہ کہ حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے۔ دونوں میں سے کوئی ایک بات حق ہو سکتی ہے۔ اب یہ فیصلہ آپ پر ہے کہ جو بات اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ٹکراتی ہے کیا وہ صحیح ہو سکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا یہ حدیث صحیح ہو سکتی ہے؟

جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

(یہ صحیحین و سنن اربعہ وغیرہ بیسیوں کتب میں ۶۳ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی

http://www.mohammedmunirqamar.com

صحیح ومتواتر حدیث ہے دیکھیے صحیح الجامع:۶۵۱۹)

"جوکوئی جان بوجھ کرکوئی جھوٹ بات مجھ سے جوڑے گا تو یقیناً اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔"

علم غیب: استنجاء میں انوار نظر آنا

[[حضرت مولانا الشاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری نوراللہ مرقدہ کے خدام میں ایک صاحب تھے جوکئی کئی روز اس وجہ سے استنجاء نہیں جاسکتے تھے کہ ہر جگہ انوار نظر آتے تھے۔اور بھی سینکڑوں ہزاروں واقعات اس قسم کے ہیں جن میں کسی قسم کے تردد کی گنجائش نہیں کہ جن لوگوں کو کشف سے کوئی حصہ ملتا ہے وہ اس حصہ کے بقدر احوال کو معلوم کرلیتے ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۱۵۰)

اگر یہ بات حقیقت ہے تو پھر یہ انوار صرف چند روز ہی کیوں نظر آئے وہ بھی ایک خادم کو؟ یا پھر تھوڑے تھوڑے دن میں یہ کیفیت کیوں ہوتی تھی؟ اور دنوں میں کیوں نہیں؟ اس طرح ضرورتِ حاجات روکنا انسانی فطرت کے خلاف ہے جس میں موت بھی ہوسکتی ہے۔

یہ وحدۃ الوجود کا عقیدہ ہے یعنی ہر چیز اللہ ہی ہے۔صوفی منصور حلاج، صوفی سروت وغیرہ نے انا الحق (میں ہی الحق یعنی اللہ ہوں) کا دعویٰ کیا تھا اور تمام علماء بغداد نے انکے ارتداد اور پھر ان کے قتل کا فتویٰ دیا تھا اور ان کو قتل کردیا گیا تھا۔ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔اور پھر آپ کے سینکڑوں ہزاروں لوگوں کے ایسے واقعات پتہ نہیں کیسے رونما ہوئے جبکہ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو یہ انوار نظر نہیں آئے۔

ایک پاگل: میں خدا کو دیکھتا ہوں

[[حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک مجنون شخص ہے لڑکے اس کو ڈھیلے مار رہے ہیں۔میں نے ان کو دھمکایا وہ لڑکے کہنے لگے یہ شخص یوں کہتا ہے کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں، میں اس کے قریب گیا تو وہ کچھ کہہ رہا تھا، میں نے غور سے سنا تو وہ کہہ رہا

http://www.mohammedmunirqamar.com

تھا کہ تو نے بہت ہی اچھا کیا کہ ان لڑکوں کو مجھ پر مسلّط کر دیا۔ میں نے کہا کہ یہ لڑکے تجھ پر ایک تہمت لگاتے ہیں، کہنے لگا: کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: یہ کہتے ہیں کہ تم خدا کو دیکھنے کے مدعی ہو، یہ سن کر اس نے ایک چیخ ماری اور یہ کہا: شبلی! اس ذات کی قسم، جس نے اپنی محبت میں مجھ کو شکستہ حال بنا رکھا ہے اور اپنے قرب و بعد میں مجھ کو بھٹکا رکھا ہے اگر تھوڑی دیر بھی وہ مجھ سے غائب ہو جائے (یعنی حضوری حاصل نہ رہے) تو میں درِ فراق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤں۔ یہ کہہ کر وہ مجھ سے منہ موڑ کر یہ شعر پڑھتا ہوا بھاگ گیا: ''تیری صورت میری نگاہ میں جمی رہتی ہے اور تیرا ذکر میری زبان پر ہر وقت رہتا ہے۔ تیرا ٹھکانا میرا دل ہے پس تو کہاں غائب ہو سکتا ہے؟'']] (صفحہ نمبر ۱۶۱)

دنیا میں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کو ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام نے اللہ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصٰرَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾

(سورۃ الانعام آیت ۱۰۳)

''اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ج اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾

(سورۃ الشوریٰ آیت ۵۱)

''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی

http://www.mohammedmunirqamar.com

کرے، بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ سے جب یہ پوچھا گیا کہ معراج میں کیا آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ))

"وہ نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟" (مسلم)

مگر یہ گمنام و مجنون شخص اللہ کو دیکھنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس شخص کو یہ علم نہیں کہ بچے کیا کہتے ہیں مگر یہ علم ہے کہ سامنے شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے کبھی غفلت نہیں کی

[[حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہونے لگا تو کسی نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ تلقین کیا فرمانے لگے: میں کسی وقت بھی اس کو نہیں بھولا (یعنی یاد تو اس کو دلاؤ جس کو کسی وقت بھی غفلت ہوئی ہو)۔]] (صفحہ نمبر ۱۶۱)

صحیح ابن حبان اور معجم طبرانی کبیر میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لا الٰہ اِلَّا اللّٰہُ .....))

"اپنے مردوں (قریب مرگ لوگوں) کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو"۔

جبکہ ابن حبان میں آگے یہ الفاظ بھی ہیں:

((.. فَاِنَّہٗ مَنْ کَانَ آخِرُ کَلِمَتِہٖ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یَوْماً مِّنَ الدَّھْرِ وَ اِنْ اَصَابَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ مَا اَصَابَہٗ))

(صحیح الجامع للالبانی : ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ارواء الغلیل للالبانی : ۶۸۷)

"موت کے قریب جسکی زبان سے نکلنے والے آخری کلمات لا الٰہ الا

http://www.mohammedmunirqamar.com

اللہ ہو گئے وہ ایک نہ ایک دن جنت میں داخل ہو جائے گا اس سے قبل چاہے اسے کن حالات سے دوچار ہونا پڑے"۔

نبی ﷺ تو یہ تاکید فرمائیں اور بغدادی صاحب یہ دعوے کریں...؟ اہلِ تقویٰ سے تو ایسا ممکن نہیں۔

تیس برس جنت اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ میرے سامنے ظاہر ہوئی

[[حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ ہیں، جس وقت ان کا انتقال ہونے لگا تو کسی پاس بیٹھنے والے نے دعا کی: حق تعالیٰ شانہ آپ کو جنت کی فلاں فلاں دولت عطا فرمائیں تو ہنس پڑے، فرمانے لگے: تیس برس سے جنت اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ میرے سامنے ظاہر ہوتی رہی ہے ایک دفعہ بھی تو (اللہ جل شانہ کی طرف سے توجہ ہٹا کر) ادھر توجہ نہیں کی۔]] (صفحہ نمبر ۱۶۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آخرت کی کامیابی اور جنت پانے کے لیئے مشرکوں سے جنگیں بھی کیں اور اپنی جانیں بھی دیں مگر اس دنیا میں جنت نظر نہیں آئی، زیادہ سے زیادہ ایک صحابی کو جبلِ اُحد کے پار سے جنت کی خوشبو آتی محسوس ہوئی۔ مگر اس بزرگ کے لیئے تیس برس جنت سامنے رہی مگر انہوں نے جنت کی طرف ایک دفعہ بھی توجہ نہیں کی۔ کیا یہ بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی افضل ہے جس کے لیئے جنت ظاہر ہوئی؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اللہ جل شانہ کی طرف توجہ نہیں تھی؟

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ قرآن

مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے فضائلِ صدقات اور فضائلِ حج کے لیے تقریباً آٹھ سو (۸۰۰) صفحات کی ایک کتاب لکھی ہے،.....مگر اس باب "فضائلِ قرآن" کو مولانا نے صرف ۷۲ صفحات لکھ کر قلم روک دیا۔ جبکہ قرآن کی فضیلت کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔ اس باب "فضائلِ قرآن" کے تحت ہم چند وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے جن سے پڑھنے والوں کو یہ تعلیم ملتی ہے کہ قرآن کو تین دن سے کم میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ ان واقعات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی نام موجود ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو اعتراض کا موقع بھی نہ ملے۔ ذرا غور فرمایئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کیسے کوئی عمل کر سکتے تھے؟ آیئے قرآنِ کریم کو تین دن سے کم میں پڑھنے کے واقعات ملاحظہ فرمایئے:

!!!رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب کے خلاف پورا قرآن مجید تین دن سے کم میں پڑھنے کے واقعات!!!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْقَهْ)) (مسند الامام احمد، سنن ابی داود ،، سنن الترمذی، صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجه، سنن الدارمی)

"جس نے تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھا اس نے کچھ سمجھا ہی نہیں۔"

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں۔ لیکن اکثر نے سات راتوں میں ختم کی حدیث روایت کی ہے۔ (بخاری میں پانچ اور سات دن کی روایت

http://www.mohammedmunirqamar.com

ملتی ہے)۔آیئے دیکھتے ہیں کہ فضائلِ اعمال میں ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی کیا تعلیم ملتی ہے۔

ایک رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھا

[[حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض مرتبہ وتر کی ایک رکعت میں وہ تمام قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

ایک رات میں تمام قرآن شریف پڑھا

[[اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک رات میں تمام قرآن شریف پورا فرمالیا کرتے تھے۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

دو رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھا

[[حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت میں کعبہ کے اندر تمام قرآن شریف پڑھا۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

دن رات میں ایک قرآن شریف پڑھا

[[ثابت بنانی دن رات میں ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے۔اور اسی طرح ابوحرۃ بھی۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

ایک رات میں دو کلام مجید اور دس پارے پڑھا

[[ابوشیخ بنائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات میں دو کلام مجید پورے اور تیسرے میں سے دس پارے پڑھے۔اگر چاہتا تو تیسرا بھی پورا کرلیتا۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

ایک رات میں دو کلام مجید پڑھا

[[صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ جب حج کو گئے تو راستے میں اکثر ایک رات میں دو کلام مجید پورا کرتے تھے۔]](صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

http://www.mohammedmunirqamar.com

ایک کلام مجید صلوٰۃ الضحیٰ میں، دوسرا ظہر سے عصر تک پڑھا

[[منصور بن زاذان صلوٰۃ الضحیٰ میں ایک کلام مجید اور دوسرا ظہر سے عصر تک پورا کرتے تھے اور تمام رات نوافل میں گزارتے تھے اور اتنا روتے تھے کہ عمامہ شملہ تر ہو جاتا تھا۔]]

(صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

سلف کی عادات ختم قرآن کی مختلف رہیں

[[اسی طرح اور حضرات بھی جیسا کہ محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ قیام اللیل میں تخریج کیا ہے۔ شرح احیاء میں لکھا ہے کہ سلف کی عادات ختم قرآن میں مختلف رہی ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

امام شافعیؒ : دو ختم روزانہ

[[بعض حضرات بھی ایک ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ غیر رمضان المبارک میں اور بعض دو ختم روزانہ کرتے تھے، جیسا کہ خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا معمول رمضان المبارک میں تھا اور یہی معمول اسود اور صالح بن کیسان، سعید بن جبیر اور ایک جماعت کا تھا۔]] (صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

تین ختم روزانہ

[[بعض کا معمول تین ختم روزانہ کا تھا چنانچہ سلیم بن عتر جو بڑے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصص کا امیر ان کو بنایا تھا ان کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کرتے تھے۔]] (صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

آٹھ قرآن شریف پڑھا

[[ابن الکاب کا معمول تھا کہ دن رات میں آٹھ قرآن شریف روزانہ پڑھتے تھے۔]]

(صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

http://www.mohammedmunirqamar.com

امام اعظمؒ: رمضان میں اکسٹھ قرآن شریف پڑھے

[[اہلِ تاریخ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ رمضان شریف میں اکسٹھ (۶۱) قرآن شریف پڑھتے تھے ایک دن کا اور ایک رات کا اور ایک تمام رمضان شریف میں تراویح کا۔]] (صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

اوپر والے بارا (۱۲) واقعات لکھنے کے بعد مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فضائلِ اعمال میں یہ بھی لکھا ہے کہ :

[[مگر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین دن سے کم میں ختم کرنے والا تدبر نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے ابن حزم وغیرہ نے تین دن سے کم میں ختم کو حرام بتلایا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۴۴۔۴۵)

ذرا غور فرمایئے! کیا اس کے بعد بھی اوپر والے واقعات و اعمال قابلِ قبول ہو سکتے ہیں؟

اور کیا یہ شریعت کا حصہ بن سکتے ہیں؟

پہلی کتابیں قرآن میں.... سب بسم اللہ کی ب میں

[[بعض صوفیاء سے منقول ہے کہ جو کچھ پہلی کتابوں میں تھا وہ سب کلام پاک میں آ گیا اور جو کلام پاک میں ہے وہ سب سورۃ فاتحہ میں آ گیا اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں آ گیا اور جو بسم اللہ میں ہے وہ اس کی ب میں آ گیا.... بعض نے اس کے آگے اضافہ کیا ہے کہ ب میں جو کچھ ہے وہ اس کے نقطہ میں آ گیا۔]] (صفحہ نمبر ۵۰)

اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ صوفیاء کے اقوال ہے۔ قرآن و سنت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ یہی عقیدہ بریلوی جماعت بھی رکھتی ہے۔ جب ان سے یہ سوال کیا جائے کہ یہ کیسے ممکن ہے تو وہ مثال یوں دیتے ہیں کہ ہندستان کے نقشہ میں جب دہلی ایک نقطہ میں سما سکتا ہے، یا کلکتہ ایک نقطہ میں سما سکتا ہے وغیرہ تو پھر سب کچھ ب کے نقطہ میں کیوں نہیں

http://www.mohammedmunirqamar.com

سما سکتا ہے؟

فضائلِ اعمال میں قرآن کی آیت کا غلط ترجمہ

﴿ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴾

(سورۃ القمر ۵۴ آیت نمبر ۱۷)

فضائل اعمال میں ترجمہ یوں ہے:

(کہ ہم نے کلام پاک کو حفظ کرنے کے لیئے، سہل کر رکھا ہے کوئی ہے حفظ کرنے والا)۔(صفحہ نمبر ۵۵)

قرآن میں تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ:

"اور ہم نے نصیحت کے لیئے قرآن کو آسان کر دیا، سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟"

تفسیر احسن البیان میں (مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کا) ترجمہ:

"اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیئے آسان کر دیا ہے، پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟"

ساری تفاسیر دیکھ لیں، کسی میں کہیں بھی ایسا ترجمہ نہیں لکھا ہے کہ ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لیئے سہل کر رکھا ہے، کوئی ہے حفظ کرنے والا۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ درود شریف

اب اس باب "فضائلِ درود شریف" کے تحت ہم بتیس (۳۲) وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے ہیں جنہیں پڑھ کر یہ عقائد معلوم ہوتے ہیں کے اللہ کے نبی ﷺ لوگوں کی پکار و فریاد کو سنتے ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نہ ہی صرف خواب میں بلکہ حقیقت میں بھی حاضر ہوتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔ آیئے فضائلِ درود شریف کے درج ذیل واقعات کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں کہا کہ میں سلام کا جواب دیتا ہوں

[[سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ پر سلام کرتے ہیں آپ ﷺ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔]] (صفحہ نمبر ۱۹)

دین اسلام اللہ تعالیٰ نے مکمل کر دیا۔ اس کے بعد کسی کا قول، حکم یا خواب وغیرہ دین کا حصہ نہیں بن سکتا۔ لھذا اب کسی سلیمان کی یہ بات دلیل و حجت نہیں ہے۔

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام کرتے تھے مگر جواب نہیں ملا مگر...

[[ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبرِ شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔]] (صفحہ نمبر ۱۹)

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن یا خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم یا دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے رسول ﷺ کی قبرِ مبارک کے پاس سلام کیا کرتے تھے مگر جواب ملنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

لھذا ان ابراہیم کی بات کو کیسے مان لیا جائے؟

اللہ کے رسول ﷺ کے دیدار کا فارمولا۔غیر مسنون درود سے!

[[☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شبِ جمعہ میں دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے، ان شاءاللہ تین جمعہ نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ۔]] (صفحہ نمبر ۵۰)

[[☆ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔]] (صفحہ نمبر ۵۰)

[[☆ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ ..... رَبِّ الْعٰلَمِیْن ۔]] (صفحہ نمبر ۵۰)

آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو آتا ہے اور کہتا ہے: "مَنْ مِنْکُمْ مُحَمَّدٌ؟" "تم میں محمد ﷺ کون ہے؟" اشارہ کیا جاتا کہ یہ ہیں حضرت محمد ﷺ تو وہ کہتا ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ کو حق کا پیغام دیکر بھیجا ہے، کہا: ((دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ)) "مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں"۔(بخاری، مسلم، مسند الامام احمد)

ہجرت کر کے نبی ﷺ مدینہ آئے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے اور نبی ﷺ کی بغل میں بیٹھے ہوئے تھے مگر لوگ آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی سمجھ کر سلام کرتے تھے

http://www.mohammedmunirqamar.com

کیونکہ انہوں نے نبی ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔لوگ اس وقت نبی ﷺ کو پہچاننے لگے جب آپ ﷺ کے اوپر چادر کا سایہ کردیا گیا۔

آج لوگ نبی ﷺ کا چہرہ نہیں جانتے مگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا یا جاگتے میں دیکھا۔یہ کیسے ممکن ہے؟اور نبی ﷺ کے دیدار کے فارمولے بتائے جارہے ہیں اور وہ بھی ایسے درود کے ذریعے جو سنت سے ثابت نہیں۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

(مسلم، مسند احمد، صحیح الجامع : ۶۳۹۸)

"جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود (نا قابل قبول) ہے"۔

دوسری حدیث میں ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه، صحیح الجامع : ۵۹۷۰)

" جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ تھی وہ مردود (نا قابل قبول) ہے"۔

پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ،اللہ کے رسول ﷺ کے دیدار کا فارمولا

[[حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیے ہیں۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول الله احمد رسول الله پینتیس (۳۵) مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے۔اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے۔ اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت

http://www.mohammedmunirqamar.com

درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔]] (صفحہ نمبر ۵۲)

پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ اور اللہ کے نبی ﷺ کا دیدار؟

اس کی کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔ یہ نبی ﷺ کی تعلیم نہیں ہے۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان ہے کیونکہ انکی تعلیمات توحید کی آئینہ دار تھیں۔ اور ایسا عمل جو کہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں اسکے بارے میں ارشاداتِ نبوی ﷺ ابھی ابھی گزرے ہیں۔

یہ بات غلط ہے کہ شیطان نبی ﷺ ہونا ظاہر نہیں کرسکتا

[[جس شخص نے حضورِ اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضورِ اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے... حضور اقدس ﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس ﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا.....]] (صفحہ نمبر ۵۳)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)) (صحیح بخاری جلد ۸ حدیث نمبر ۶۹۹۴)

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا (میری شکل اختیار نہیں کرسکتا)۔"

اس حدیث سے یہ واضح ہے کہ شیطان نبی ﷺ کی شکل نہیں لے سکتا مگر وہ "میں نبی ﷺ ہوں" تو کہہ سکتا ہے۔ اور یہ بھی کہ کوئی اگر خواب میں یہ دیکھے کہ کسی نے کہا ہے: "میں نبی ﷺ ہوں" تو کس یقین سے وہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو ہی دیکھا جبکہ اس کو آپ

http://www.mohammedmunirqamar.com

ﷺ کی شکل وصورت کا علم ہی نہیں؟ کیا دیوبند کے حنفی حضرات نے خواب میں آپ ﷺ کو ایک ہی حالت وحلیہ وشکل میں دیکھا؟ کسی نے آپ ﷺ کو عینک پہنے ہوئے دیکھا (جبکہ اس زمانے میں عینک نہیں تھی)۔ کیا ایسی ہیئت اور حلیہ حضورِ اقدس ﷺ کی شان کے لیئے مناسب ہے؟ اگر نہیں تو پھر..... فیصلہ آپ پر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو اپنے ہوش میں اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اگر ان میں سے کوئی خواب میں نبی ﷺ کو دیکھے تو وہ یقین سے کہہ سکتے تھے کہ ہم نے نبی ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ وہ آپ ﷺ ان کی شکل وصورت جانتے تھے۔ آج بھی کوئی نبی ﷺ کو خواب میں دیکھ سکتا ہے، مگر کوئی سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں نے نبی ﷺ ہی کو دیکھا۔ الا یہ کہ وہ کتبِ سیرت وشمائل کے ذریعے حلیۂ مبارک کا مکمل طور پر حافظ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مَنْ اَعْظَمِ الْفِرَیٰ اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَهٗ فِی الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَ))

(بخاری)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: ”سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے درمیان جھوٹا خواب بیان کرے“۔

خواب میں آپ ﷺ اگر شریعت کے خلاف حکم دیں تو وہ ڈانٹ ہے

[[اسی طرح سے اگر خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو، مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا، وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔]] (صفحہ نمبر ۵۴)

http://www.mohammedmunirqamar.com

نبی کریم ﷺ نے خواب میں شراب پینے کا حکم دیا.... یہ دھمکی ہے

[[حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لیئے فرماتے ہیں۔اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقتِ حال کیا ہے؟ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت ان کا نام شیخ محمد عرات تھا جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گذرا فرمایا: یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا لَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ " یعنی شراب نہ پیا کر"۔اس نے لَا تَشْرَبُ کو اِشْرَبْ سنا ہے۔ .....حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لَا تَشْرَبُ کو اِشْرَبْ سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اِشْرَبِ الْخَمْرَ ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۵۵)

شریعت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا کسی اور کے لیئے شریعت کے خلاف بھی حکم دیا ہو، چاہے وہ بیداری میں ہو یا خواب میں۔

خواب میں نبی ﷺ نے شراب پینے کا حکم دیا، اگر یہ دھمکی ہو سکتی ہے تو پھر مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو "فضائلِ اعمال" پیش کی اور رسول اللہ ﷺ نے کہا :واہ کیا کتاب ہے(کہ تم نے یہ کیا شرک اور بدعات کی تعلیمات سے پر کتاب لکھی ہے؟)، یہ بھی تو ڈانٹ یا دھمکی ہو سکتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بخشش۔ایک درود کی وجہ سے جو کہ نبی ﷺ والا درود نہیں ہے

[[(شیعوں کی ایک کتاب)روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے

http://www.mohammedmunirqamar.com

مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا: وہ کون سا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے:(اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون)]](صفحہ نمبر ۸۷)

ذرا غور فرمایئے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری نمازیں، روزے، زکاۃ، حج، اور دیگر نیک اعمال کچھ کام نہ آئے اور آپ کی بخشش ہوئی تو صرف اس درود سے جو کہ سنت سے ثابت نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ پھر تو سارے انسان فرائض کیوں ادا کریں؟ یہ ایک درود ہی کافی ہے وہ بھی غیر مسنون۔ کیا کسی کے خواب کی باتیں جو کہ شریعت کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں، شریعت میں شامل کی جاسکتی ہیں؟ اور کیا اس پر عمل کیا جاسکتا ہے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلائی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ دینِ اسلام تو مکمل ہو چکا ہے۔ اور جو شخص اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرے تو اسکے رد کے بارے میں دو احادیث رسول ﷺ تھوڑا پہلے ہی گزری ہیں۔

جہاز ڈوبنے لگا، غنودگی، غیر شرعی درود سے نجات

[[ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ انھوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں ابھی تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی، وہ درود:(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ)]] (صفحہ نمبر ۸۷)

http://www.mohammedmunirqamar.com

پہلی بات تو یہ ہے کہ جب جہاز ڈوب رہا ہو تو ایسی حالت میں کیا کوئی سونے کی کوشش کریگا؟ غنودگی آئیگی؟ یا موت کے ڈر سے سب کی نیند اڑ جائیگی۔

دوسری یہ کہ نبی ﷺ کے تعلق سے یہ عقیدہ بتلا رہے ہیں کہ وہ حاضر و ناظر ہیں اور جہاں کہیں دکھ و مصیبت آئے نبی ﷺ پہنچتے ہیں۔

تیسری یہ کہ نبی ﷺ مرنے کے بعد بھی مشکل کشا ہیں۔

چوتھی یہ کہ ایسے ہی عقائد بریلوی جماعت کے بھی ہیں۔ پھر دیوبندی یا تبلیغی جماعت اور بریلوی جماعت میں کیا فرق ہے؟

پانچوی یہ کہ کیا نبی ﷺ خواب کی تعلیم دے سکتے ہیں؟ اگر خواب میں کوئی حکم ہو تو کیا وہ خواب دیکھنے والے کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیئے بھی حکم ہوگا اور اس پر عمل ضروری ہوگا؟ کیا ایسے حکم شریعت کا حصہ بن سکتے ہیں جبکہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے؟

صلی اللہ علیہ و سلم لکھنے سے بخشش، درود کی برکت

[[بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر فواریری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا: مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا، کہا: میری عادت تھی جب نامِ پاک رسول اللہ ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل پر گذرا۔]] (صفحہ نمبر ۸۸)

یہ عقیدہ بتایا جا رہا ہے کہ انسان کی بخشش و نجات کے لیئے صرف درود شریف پڑھنا یا لکھنا کافی ہے۔ کیا نجات کے لیئے عقیدۂ توحید، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، حقوق العباد (انسانوں کے حقوق) کی ضرورت نہیں؟ شاید اسی لیئے ہماری مسجدیں خالی ہیں، اور لوگ فرائض و دیگر حقوق کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اللہ کے نبی ﷺ

http://www.mohammedmunirqamar.com

پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (سورة الاحزاب : ٥٦)

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو"۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً))

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسند احمد، صحیح الجامع: ٦٣٥٨)

"جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے"۔

مگر اسکے حقدار بننے کے لیئے سب سے پہلے عقیدۂ توحید کا دل سے یقین اور عمل سے ثبوت ضروری ہے۔ عقیدۂ توحید کی تین قسمیں ہیں۔

١۔ توحید فی الذات یا توحیدِ ربوبیت: اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ایک اور بے مثل ہے، اس کی بیوی ہے نہ اولاد، ماں ہے نہ باپ۔ اور وہی ساری کائنات کو بنانے اور چلانے والا ہے۔

٢۔ توحید فی العبادات یا توحیدِ الوہیت: ہر قسم کی عبادت مثلاً دعاء، نذر، نیاز، ذبیحہ، استعانت، استمداد، استغاثہ، سجدہ، رکوع اور طواف غیرہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہے۔

٣۔ توحید فی الاسماء والصفات: اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں واحد اور بے مثل ہے جن میں اس کا کوئی ہمسر نہیں شریک نہیں۔ اور اسکی صفات کا انکار، تحریف، تمثل اور تشبیہ جائز نہیں۔

اگر لوگ نمازیں قائم کریں، نوافل ادا کریں، فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی

http://www.mohammedmunirqamar.com

رکھیں، زکاۃ بھی ادا کریں، حج بھی کریں، سارے حقوق العباد بھی ادا کریں، ہر ہر قسم کا نیک عمل کریں، مگر شرکیہ عقیدہ رکھیں یا شرک کریں تو پھر اس کے یہ سارے نیک اعمال برباد ہو جائینگے اور آخرت میں ایسے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

کیونکہ سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ (۱۸) انبیاء ﷺ کا نام لینے کے بعد فرمایا:

﴿.....وَلَو اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾

(سورۃ الانعام، آیت ۸۸)

".....اور اگر یہ لوگ بھی شرک کرتے تو ان کے کیئے ہوئے تمام اعمال غارت ہو جاتے"۔

اور سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۷۲ کے مطابق مشرک کے لیئے اللہ تعالیٰ نے جنت قطعاً حرام کردی، جس (مشرک) کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہینگے، ان (مشرکوں) کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مشرک کے درود شریف پڑھنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

درود کی برکت لڑکی نے کنوئیں میں تھوکا اور پانی ابل آیا

[[دلائل الخیرات (شرک وبدعات سے پر کتاب) کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضوء کے لیئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک ابل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی؟ اس نے کہا: یہ برکت ہے درود شریف کی۔ جس کے بعد انھوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔]] (صفحہ نمبر ۸۸)

نبی ﷺ نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو وہاں پانی کی بہت تنگی تھی۔ ایک کنواں تھا وہ بھی ایک یہودی کا جو بہت ستاتا تھا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنوے کو خرید کر

http://www.mohammedmunirqamar.com

مسلمانوں کے لیئے وقف کردیا۔ایسی تکلیف میں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ نبی ﷺ ایک کنواں کھدوا کراس میں تھوک دیتے یا کسی صحابی کو تھوکنے کا حکم دیتے تو پانی کا مسئلہ حل ہو جاتا۔مگر آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا جو اس لڑکی نے کیا۔

درود شریف کی برکت سے مؤلف کی قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو

[[شیخ زرقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔]](صفحہ نمبر ۸۸)

اگر درود شریف کی برکت سے اس مؤلف کی قبر سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے تو پھر کتنے دیوبندی اور دیگر علماء،محدثین،فقہاء،صلحاء وغیرہ کی قبریں موجود ہیں کیا ان کی قبروں سے بھی ایسی خوشبو آتی ہے؟اور اس مؤلف نے اپنی کتاب کو جو شرکیات اور بدعات سے بھر دیا ہے،اسکا کیا ہوا؟

اعمال نامہ سرکار ﷺ کے پاس پیش ہے

[[ایک معتمد دوست نے راقم (مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے،جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے،ایک مجذوب (پاگل) آ نکلے اور کہنے لگے :بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض (نامۂ اعمال) سرکار ﷺ میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔]](صفحہ نمبر ۸۸)

مجذوب یعنی پاگل ۔ان صاحب کو یہ علم غیب ہے کہ فلانے شخص کے اعمال کس کے پاس پیش ہو رہے ہیں۔کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں؟ بھئی! ایک پاگل آدمی کی بات کا کیا اعتبار ہے؟ کیا اس کی بات صحیح مانی جا سکتی ہے؟ علم غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے کسی

http://www.mohammedmunirqamar.com

اور کو نہیں۔

رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر، آپ ﷺ نے خواب میں گال چوما، آٹھ دن تک خوشبو رہی

[[ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات سوتے وقت درود عدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں، اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا، بعد اس کے وہ بیدار ہوگیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔]] (صفحہ نمبر ۸۹)

یہی واقعہ صفحہ نمبر ۱۰۱ پر بھی یوں لکھا ہے:

[["محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس ﷺ بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور ﷺ کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہوگیا۔ حضور ﷺ میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا! جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہنِ مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضورِ اقدس ﷺ نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔]]

خلفاءِ راشدین و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، علماء و محدثین اور فقہاء و صلحاء رحمہم اللہ وغیرہ بھی تو

http://www.mohammedmunirqamar.com

درود شریف پڑھا کرتے تھے مگر اللہ کے رسول ﷺ کے کسی کو چومنے کی دلیل یا واقعہ کسی سے نہیں ملتا۔اور نہ ہی دیوبند کے اکابرین میں سے کسی کے ساتھ ایسا ہوا۔ صرف اس گمنام مرد صالح کے ساتھ ہی ایسا واقعہ کیوں پیش آیا؟ اس سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ نبی ﷺ حاضر وناظر ہیں اور جو کوئی کثرت سے درود پڑھتا ہے تو نبی ﷺ اس کے گھر آتے ہیں۔کیا یہ عقیدہ قرآن وسنت کے خلاف نہیں؟ قیامت کے دن مسلمانوں سے کیا یہ سوال کیا جائیگا کہ تم نے نبی ﷺ کا دیدار خواب میں یا ہوش میں کیا ہے یا نہیں؟ ہاں یہ سوال ضرور کیا جائیگا کہ تم نے اللہ کے حقوق (توحید، نماز، روزہ، زکاۃ وحج) اور نبی ﷺ کے حقوق کے علاوہ انسانوں کے حقوق پورے کیئے یا نہیں؟ ان حقوق وفرائض کی ہمیں اس دنیا میں فکر کرنا ضروری ہے جن میں آخرت کی کامیابی ہے۔

حضرت حواء علیہا السلام کا مہر تین بار درود شریف

[[شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حواء علیہا السلام پیدا ہوئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ملائکہ نے کہا: صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کردو۔انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسولِ مقبول ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۹۰)

اس بات کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی کہ آدم علیہ السلام نے حواء علیہا السلام کا مہر تین بار درود شریف ادا کیا۔

کلمہ کا وزن نہیں، درود کے وزن سے جنت میں داخل

[[ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔انھوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انھوں

http://www.mohammedmunirqamar.com

نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا ۔انھوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا۔تو میرے مولیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔]] (صفحہ نمبر ۹۲)

گویا کوئی نماز و روزہ وغیرہ کی پابندی کرے یا نہ کرے صرف درود شریف سے ہی جنت مل جانے پر لگایا جا رہا ہے۔

درود کی کثرت سے برے اعمال سے نجات

[[ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی،انھوں نے اس سے پوچھا:تو کیا بلاء ہے؟اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں ۔انھوں نے پوچھا:تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟اس نے کہا کہ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر درود کی کثرت ۔]] (صفحہ نمبر ۹۳)

اس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ جو چاہے برے اعمال کرتے رہو اور درود شریف کثرت سے پڑھتے رہو تو ان برے اعمال سے نجات ملے گی ۔کیا ایسے خواب کی تعلیمات پر عمل کیا جا سکتا ہے؟ کیا ایسے خواب دین کا حصہ بن سکتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ کے بال کی برکت،قبر پر جا کر اللہ سے دعا کرو

[[ابو حفص سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے۔میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس ﷺ کے موجود تھے۔ایک ایک دونوں نے لے لیا،تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں ۔خدا کی قسم حضور ﷺ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں

http://www.mohammedmunirqamar.com

لگادے۔چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہوگیا۔بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لیئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا کیا کرے۔]] (صفحہ نمبر ۹۹)

کیا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ایسا عمل ثابت ہے کہ وہ اس طرح نبی ﷺ کے بال یا اور کسی چیز کو ایسی اہمیت دیتے یا اس طرح ساتھ لیکر گھومتے تھے؟ اور یہی عقیدہ رکھتے تھے؟

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ لکھ کر لوگوں کو قبروں پر جا کر دعاؤں کی ترغیب دے رہے ہیں جو کہ قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ اس کی بجائے یہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست طلب کریں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾

(سورۃ المؤمن آیت ۶۰)

"اور تمہارے رب کا فرمان صادر ہو چکا کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے"۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی قبر کو عبادت گاہ بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور اللہ سے یہ بھی دعا کی کہ میری قبر کو عبادت گاہ نہ بننے دینا۔

ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر موت کا وقت

http://www.mohammedmunirqamar.com

طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹاتے اور پھر ڈھانک لیتے اور پھر جب دم گھٹتا تو پھر ہٹاتے۔اس حال میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ))

(بخاری، مسلم، نسائی، مسند احمد، صحیح الجامع:۵۱۰۸)

"اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا دیا ہے"۔

دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِىْ وَثَنًا يُعْبَدُ))(بخاری، مسلم، نسائی، مسند احمد، صحیح الجامع: ۵۱۰۸،۵۱۰۶)

"اے اللہ! میری قبر کو عبادت گاہ بننے نہ دینا"۔

ایک درود سے ستر ہزار مُردوں کو عذاب سے نجات

[[ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا۔میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی ﷺ پر درود پڑھتی رہ۔اس نے ایسا ہی کیا۔اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے، دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں،اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔میں صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شائد اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔اگلے دن حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین وجمیل خوب صورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے،وہ کہنے لگی: حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا: نہیں، میں نے تو نہیں پہچانا، کہنے لگی: میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحاء (نیک لوگوں) میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔انھوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم کو پہنچا دیا۔ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔]] (صفحہ نمبر ۹۹۔۱۰۰)

پھر نیک اعمال کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ وصیت کر دیں کہ صلحاء میں سے کسی کو پکڑ کر ایک بار درود پڑھا لیں تو نجات مل جائیگی۔

قرآن وسنت میں ایسی تعلیمات نہیں ملتیں اور نہ ہی کسی کے خواب کو شریعت کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔

قرآن اور کچھ درود سے عذاب سے نجات

[[روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا۔اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا اسی حال میں وہ مر گیا۔اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی

http://www.mohammedmunirqamar.com

حالت میں تھا۔نہایت خوش وخرم ۔ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوگیا؟اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہ گار شخص اس قبرستان پر سے گذرا،قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی۔وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جسمیں میں تھا۔اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔میری اماں!حضور ﷺ پر درود دلوں کا نور ہے،گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لیئے رحمت ہے۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۰۔۱۰۱)

اس سے پہلے کے واقعہ میں صلحاء میں سے ایک نے ایک بار درود شریف پڑھا تو ۷۰،۰۰۰ لوگوں کو عذاب سے نجات ملی تھی۔مگر یہ ایک بہت بڑا گناہ گار شخص تھا جس نے توبہ کرنے کے بعد قرآن کا کچھ پڑھا اور بیس بار درود شریف پڑھا تو ایک بہت ہی گناہگار لڑکے کو عذاب سے نجات ملی۔معلوم نہیں اور کتنے مردوں کو نجات ملی ہوگی؟

قرآن وسنت میں ایسی تعلیمات نہیں ملتیں اور نہ ہی کسی کے خواب کو شریعت کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔

شبلی رحمۃ اللہ علیہ پاگل ہے،میں وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا

[[علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ،ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ان کو دیکھ کر ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے،ان سے معانقہ کیا،ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار!آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔انھوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضورِ اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔پھر انھوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے،حضورِ اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور انکی

http://www.mohammedmunirqamar.com

پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ.... ﴾ آخر تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ ﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ.... ﴾ پڑھتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" پڑھتا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۴)

ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اور سارے علماء بغداد حقیقت میں یہ جانتے ہیں کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ پاگل ہیں مگر خواب کی وجہ سے ان کا یہ احترام و اکرام کیا ہے۔ کیا کسی کا خواب دوسروں کے لیئے بھی حکم بن سکتا ہے؟ دینِ اسلام تو مکمل ہے اور اس مکمل دین میں کہیں ایسا حکم نہیں ہے کہ کسی کے خواب کے مطابق دوسروں کو عمل کرنا واجب ہے۔

بعض لوگ آذان سے پہلے یہی کلمات صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتے ہیں تو دیوبندی اور دیگر جماعتیں ان کو کافر کہتے ہیں۔

نبی ﷺ کو "یا محمد" پکارنا آپ ﷺ کے ادب و احترام کے خلاف ہے اور یہ بے عقلی ہے۔ کیونکہ جب کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کو حجرے کے باہر کھڑے ہو کر عامیانہ انداز سے یا محمد یا محمد کی آوازیں لگائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (سورۃ الحجرات ۴۹ آیت ۴)

"جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں"۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

رسول اللہ ﷺ نے کالے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور چہرہ سفید ہو گیا

[[امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ (ایک شخص نے) خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انھوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا ہے۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا نام محمد ہے (ﷺ) اس کے بعد سے میں نے حضورِ اقدس ﷺ پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۵)

مرنے کے بعد چہرہ سوٗ رکا ہو گیا، درود کی وجہ سے آپ ﷺ کی سفارش، اصلی صورت واپس

[[ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر (منہ وغیرہ) سور جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دعاء اور عاجزی کی، اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لیئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضور ﷺ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے۔ اس لیئے کہ جب یہ آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔ آپ ﷺ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی صورت میں لوٹا دیا گیا۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۵)

http://www.mohammedmunirqamar.com

رسول اللہ ﷺ فریاد کو پہنچتے ہیں، یعنی حاظر و ناظر ہیں

[[حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا، علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں۔ انھوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا؟ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا، میں محمد بن عبداللہ صاحبِ قرآن ہوں (ﷺ) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا۔ لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۶)

ابر سے رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوئے، ....ماں کے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا

[[حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا، میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پوچھا: کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: سفیان ثوری۔ اس نے کہا: کیا عراق والے سفیان؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگا: تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا: ہاں، ہے۔ اس نے پوچھا: کس طرح کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا: رات سے دن نکالتا ہے، دن سے رات نکالتا ہے، ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا: پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا: کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔ میں نے پوچھا: یہ تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا، میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا، جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے، میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعاء کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا، اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا، اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا۔ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے اس سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ کہ میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی (محمد ﷺ) ہوں۔ میں نے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر۔]] (صفحہ نمبر ۱۰۸)

فضائلِ درود شریف کے صفحہ نمبر ۱۰۵ ، ۱۰۶ اور ۱۰۸ کے خوابوں اور قصوں سے درج ذیل عقائد کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ اللہ کے نبی ﷺ غیب جانتے تھے۔ جبکہ قرآن وسنت سے اسکی نفی ہوتی ہے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

۲۔ مصیبت والوں کی مدد کے لیئے نبی ﷺ پہنچتے ہیں۔جبکہ آپ ﷺ اپنے گھر والوں، داماد، نواسے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی مدد کے لیئے نہیں پہنچے۔

۳۔غیر محرم عورتوں کے منہ اور جسم پر نبی ﷺ ہاتھ پھیرتے ہیں۔جبکہ آپ ﷺ کسی عورت کا ننگا ہاتھ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے۔

۴۔سود خور جب اللہ کی پکڑ میں ہوں تو آپ ﷺ ان کی مدد کے لیئے بخشش کروانے پہنچ جاتے ہیں۔مگر قرآن وسنت کی رو سے تو سود خور لعنتی وجہنمی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (سورة بقره آیت ۲۷۵)

"سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لیئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا تو وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس (جہنم) میں رہیں گے"۔

اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر

http://www.mohammedmunirqamar.com

لکھنے والے اور اسکے دونوں گواہوں سب پر لعنت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ سب لوگ اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ (مسلم)

۵۔ حالتِ بیداری میں آپ ﷺ لوگوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور نصیحتیں وصیتیں فرماتے ہیں۔

کیا ایسے عقائد رکھنا شرک نہیں؟ فیصلہ آپ پر ہے۔

خضر علیہ السلام نے پانی پلایا، گھوڑے پر مدینہ پہنچایا

[[ایک مرتبہ مجھ (حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ) کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا، میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا، اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: یہ مدینہ ہے، اس نے کہا: اتر جاؤ، میرا اسلام حضرت رسول خدا ﷺ سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۱)

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں روٹی دی، جاگا تو باقی ہاتھ میں موجود

[[شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہوا، میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول خدا ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور سرورِ عالم ﷺ کو دیکھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی داہنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسول خدا ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور حضرت

http://www.mohammedmunirqamar.com

ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان چوما، حضور ﷺ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی۔ میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۱)

رسول اللہ ﷺ کی روح آسمان سے اتری، روٹی مرحمت فرمائی

[[حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی روحِ مقدس آسمان سے اتری اور حضورِ اقدس ﷺ کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے دودھ بھیجا

[[(حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۲)

رسول اللہ ﷺ خواب میں دو بال دے گئے، آنکھ کھلی تو وہ ہاتھ میں تھے

[[(حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! کیسی طبیعت ہے؟ اس کے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی۔ اور اپنی داڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے، مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۲)

فضائلِ درود شریف کے صفحہ نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۲ کے چاروں واقعات سے درج ذیل عقائد بتلائے جا رہے ہیں کہ قبروں والوں کو پکارنا، ان سے سوال کرنا جائز ہے، اور یہ کہ مردے

http://www.mohammedmunirqamar.com

سنتے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔جبکہ یہ سب عقائد قرآن وسنت کے خلاف ہیں اور شرک ہیں۔

۱۔یہ عقیدہ کہ حضرت خضر علیہ السلام آج بھی زندہ ہیں،لوگوں کی فریاد سنتے ہیں اور مدد کے لیئے حاضر بھی ہوتے ہیں۔لوگوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتے ہیں،وغیرہ۔جبکہ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتنی تکالیف اٹھائیں،فاقے گزارے مگر اللہ کے رسول ﷺ سے ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ انکی مدد فرمائی ہو جبکہ حضرت خضر علیہ السلام آپ ﷺ کے زمانے میں بھی زندہ تھے۔

۲۔یہ عقیدہ کہ نبی ﷺ اپنی قبر پر آنے والوں کی ضرورت کو جانتے ہیں اور ان کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔

۳۔ اگر کھانے کی کمی ہو جائے تو نبی ﷺ کی روح آسمانوں کا چکر لگا کر مانگنے والے کی ضرورت کا سامانِ خوراک بھی بہم پہنچاتی ہے۔

۴۔نبی ﷺ نے خواب میں دو بال دیئے،روٹی دی،درہم دیئے وغیرہ اور جاگے تو وہ ہاتھ میں موجود تھے۔

۵۔نبی ﷺ کا (صرف خواب میں ہی نہیں بلکہ) بیداری میں بھی دیدار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مشرکوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾

(سورة العنكبوت ۲۹ آیت ۱۷)

"تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تو تمہاری روزی کے

http://www.mohammedmunirqamar.com

مالک نہیں، پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو، اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے"۔

مولانا جامی کا قصہ، رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت، فتنہ ہو جائے گا

[[(مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ قصہ سنا تھا) قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مرتبتہٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لیئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیرِ مکہ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی، حضورِ اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ اشارہ فرمایا کہ اس (جامی) کو مدینہ نہ آنے دیں۔ امیرِ مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چلدیئے۔ امیرِ مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ آرہا ہے، اس کو یہاں نہ آنے دو، امیرِ مکہ نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے میں یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں۔ لیکن اس وقت اپنے ضعفِ بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں۔]] (صفحہ نمبر ۱۱۷)

http://www.mohammedmunirqamar.com

۳۲۔قبرِ شریف سے آپ ﷺ کا ہاتھ نکلا، فتنہ نہیں ہوا

[[سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لیئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے قریب کھڑے ہوکر دو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اس کو چوما]]۔ (صفحہ نمبر ۱۱۷)

فضائلِ حج صفحہ نمبر ۶۸۹۔۶۹۰ پر یہ واقعہ تفصیل سے یوں آیا:[[سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں انکا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہوکر زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے۔یہ دو شعر پڑھے: (ترجمہ اشعار: دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمتِ اقدس میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے،اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اسکو چومیں۔)اس پر قبر شریف سے دستِ مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اسکو چوما۔کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے (۹۰) ہزار کا مجمع مسجدِ نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔)]] (فضائلِ حج صفحہ نمبر ۶۸۹۔۶۹۰)

فضائلِ درود صفحہ ۱۱۷ اور فضائلِ حج (میں مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ) کے دونوں واقعات ایک دوسرے کی ضد ہے۔نبی ﷺ کو جامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دل کے ارادوں کا،ان کے چلنے پھرنے کا علم ہو رہا ہے،جبکہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کی کوئی دلیل نہیں ہے اور یہ بھی لکھا کہ اگر دلیل ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں (اور اس کی دلیل آج تک کسی کو نہیں ملی)۔

جامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آپ ﷺ نے اس لیئے رکوایا کیونکہ وہ قبرِ شریف پر چند اشعار

http://www.mohammedmunirqamar.com

پڑھنے والے تھے جس کی وجہ سے قبر سے مصافحہ کے لیئے نبی ﷺ کا ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ان میں سے چند اشعار جن میں شرک موجود ہے وہ مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فضائلِ اعمال جلد اول کے آخر میں لکھے ہیں۔

سید احمد رفاعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵۵۵ھ میں جب قبرِ شریف کے مقابل کھڑے ہوئے اور دو شعر پڑھے (جن کا ترجمہ اوپر لکھا ہے) جن کی وجہ سے قبرِ شریف سے دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اسکو چوما (اور اس وقت کوئی فتنہ نہیں ہوا)۔اور اس وقت تقریباً نوے (۹۰) ہزار کا مجمع مسجد نبوی ﷺ میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ نوے (۹۰) ہزار کا مجمع اس وقت مسجد نبوی میں موجود تھا؟ کیا اس وقت مسجد میں اتنے لوگوں کی گنجائش تھی؟ اور یہ بھی ممکن نہیں کے سارا مجمع نبی ﷺ کے دستِ مبارک کو دیکھے (دست مبارک کتنا بڑا تھا؟)۔اور اتنے اہم واقعہ کو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کسی بھی کتاب میں نہیں لکھا۔نبی ﷺ کا دستِ مبارک نہ پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کے لیئے نکلا اور نہ ہی بعد میں کسی اور کے لیئے۔یہ صرف سید رفاعی صاحب کے لیئے کیوں کر نکل سکتا ہے؟ قارئین! ہم یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ صدقات

اب اس باب ''فضائلِ صدقات'' کے تحت ہم انتیس (۲۹) وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جارہے ہیں جن میں ایسے اعمال میں نجات بتائی گئی ہے جن کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔ ایسے واقعات سے نہ صرف بدعات کی طرف بلکہ شرکیہ عقائد واعمال کی طرف دعوت دی گئی۔ مثلاً مردوں کا ہنسنا، کلام کرنا، دھمکی دینا، قبروں سے نکل کر صدقات و خیرات چننا وغیرہ، نیز یہ عقیدہ کہ اللہ کے علاوہ دوسرے بھی علم غیب رکھتے ہیں اور لوگوں کی فریاد سنتے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اس طرح کی کرامات کے نام پر واقعات بریلویت میں بھی بہت ملتے ہیں۔ آیئے اب ہم اس باب کے درج ذیل ایسے واقعات، خواب اور قصوں کو قرآن وسنت کے میزان پر پرکھتے ہیں۔

ہر جمعہ قبرستان میں قرآن پڑھنا، مُردوں کا خواب میں شکریہ ادا کرنا

[[ایک نیک عورت کا قصہ روض میں لکھا ہے جس کو باھیتہ کہتے تھے، بڑی کثرت سے عبادت کرنے والی تھی۔ جب اس کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: اے وہ ذات جو میرا توشہ اور میرا ذخیرہ ہے اور اسی پر میرا زندگی اور موت میں بھروسہ ہے مجھے مرتے وقت رسوا نہ کیجیو اور قبر میں مجھے وحشت میں نہ رکھیو۔ جب وہ انتقال کر گئی تو اس کے لڑکے نے یہ اہتمام شروع کر دیا کہ ہر جمعہ کو وہ ماں کی قبر پر جاتا اور قرآن شریف پڑھ کر اس کو ثواب بخشتا اور اس کے لیئے اور سب قبرستان والوں کے لیئے دعا کرتا۔ ایک دن اس لڑکے نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اماں! تمہارا کیا حال ہے؟ ماں نے جواب دیا: موت کی سختی بڑی سخت چیز ہے۔ میں اللہ کی رحمت سے قبر میں بڑی راحت سے ہوں۔ ریحان میرے نیچے بچھی ہوئی ہے۔ ریشم کے تکیئے لگے ہوئے ہیں، قیامت تک یہی برتاؤ میرے ساتھ رہے

http://www.mohammedmunirqamar.com

گا۔ بیٹے نے پوچھا کہ کوئی خدمت میرے لائق ہو تو کہو۔ اس نے کہا کہ تو ہر جمعہ کو میرے پاس آ کر قرآن پاک پڑھتا ہے اس کو نہ چھوڑنا۔ جب تو آتا ہے سارے قبرستان والے خوش ہو کر مجھے خوشخبری دینے آتے ہیں کہ تیرا بیٹا آ گیا مجھے بھی تیرے آنے کی بڑی خوشی ہوتی ہے اور ان سب کو بھی بہت خوشی ہوتی ہے۔ وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں اسی طرح ہر جمعہ کو اہتمام کے ساتھ جاتا تھا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا مجمع مردوں اور عورتوں کا میرے پاس آیا تو میں نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم فلاں قبرستان کے آدمی ہیں ہم تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں تم جو ہر جمعہ کو ہمارے پاس آتے ہو اور ہمارے لیئے دعائے مغفرت کرتے ہو۔ اس سے ہم کو بڑی خوشی ہوتی ہے، اس کو جاری رکھنا۔ اس کے بعد سے میں نے اور بھی زیادہ اہتمام اس کا شروع کر دیا۔]] (صفحہ نمبر ۹۶۔۹۷)

اس واقعہ سے یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ قبر کے پاس جا کر قرآن پڑھو، جبکہ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پڑھنا منع ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))(مسلم)

"اپنے گھروں کو (نفل نماز اور تلاوتِ قرآن کا اہتمام نہ کر کے) قبرستان مت بناؤ۔ بیشک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے"۔

یعنی جس گھر میں نفل نماز اور تلاوتِ قرآن کا اہتمام نہیں ہوتا وہ قبرستان جیسا ہے۔ دوسرے الفاظ میں قبرستان میں نہ ہی قرآن پڑھا جاتا اور نہ ہی کوئی نماز۔

سوال یہ ہے کہ قبر میں ماں کو اور سارے قبرستان والوں کو یہ علم کیسے ہو رہا تھا کہ فلانے

http://www.mohammedmunirqamar.com

کا بیٹا قبرستان آیا ہے اور قرآن پڑھتا ہے؟ اور جو لوگ سو، دو سو سال یا اس سے بھی پہلے دفن کیئے گئے ہیں ان کو یہ کس طرح پہچان ہے کہ یہ فلانے کا ہی بیٹا ہے؟ اور ذرا اگلے واقعہ پر بھی غور فرمایئے!

قبریں ایک دم شق ہوگئیں، مُردے قبر سے نکل کر صدقات و برکات سمیٹ رہے تھے

[[ایک اور عالم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان کی سب قبریں ایک دم شق ہوگئیں اور مردے ان سے باہر نکل کر زمین پر سے کوئی چیز جلدی جلدی چن رہے ہیں۔ لیکن ایک شخص فارغ بیٹھا ہے وہ کچھ نہیں چنتا۔ میں نے اسکے پاس جا کر سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا: جو لوگ کچھ صدقہ، دعا، درود وغیرہ کر کے اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ میں نے کہا: تم کیوں نہیں چنتے؟ اس نے کہا: مجھے اس وجہ سے استغنا ہے کہ میرا ایک لڑکا ہے جو فلاں بازار میں زلابیہ (حلوے کی ایک قسم ہے جو منہ کو چپک جاتی ہے) بیچا کرتا ہے وہ روزانہ مجھے ایک قرآن شریف پڑھ کر بخشتا ہے۔ میں صبح کو اٹھ کر اس بازار میں گیا۔ میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ زلابیہ فروخت کر رہا ہے اور اسکے ہونٹ ہل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں روزانہ ایک قرآن پاک ختم کر کے اپنے والد کو ہدیہ پیش کیا کرتا ہوں۔ اس قصہ کے عرصہ کے بعد میں نے پھر ایک مرتبہ اس قبرستان کے آدمیوں کو اسی طرح چنتے دیکھا اور اس مرتبہ اس شخص کو بھی چنتے دیکھا جس سے پہلی مرتبہ بات ہوئی تھی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی مجھے اس پر تعجب تھا۔ صبح اٹھ کر پھر میں اسی بازار میں گیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس لڑکے کا انتقال ہوگیا۔]]
(صفحہ نمبر ۹۷)

سب سے پہلے تو یہ کہ روزانہ ایک قرآن پڑھنا سنت کے خلاف عمل ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس سلسلہ میں صحیح بخاری

http://www.mohammedmunirqamar.com

کی حدیث فضائلِ قرآن میں گزر چکی ہے۔ دوسرا یہ غور فرمایئے کہ پہلے جو واقعہ گزرا ہے اس میں تو ان قبر والوں کو ڈائریکٹ قرآن وغیرہ کا ثواب ملا ہے اور اب ان قبروں والوں کی کیا غلطی تھی جس کی وجہ سے ان کو قبر سے باہر نکل کر صدقہ، دعا، درود وغیرہ کے برکات سمیٹنا پڑ رہا ہے؟ قرآن وسنت میں ان کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔

جمنا ندی! ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا نہ بیوی سے صحبت کی

[[میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے ایک قصہ اکثر سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص کو پانی پت ایک ضرورت سے جانا تھا راستہ میں جمنا پڑتی تھی جس میں اتفاق سے طغیانی کی صورت تھی کہ کشتی بھی اسوقت نہ چل سکتی تھی۔ یہ شخص بہت پریشان تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں جنگل میں ایک بزرگ رہتے ہیں، ان سے جا کر اپنی ضرورت کا اظہار کرو، اگر وہ کوئی صورت تجویز کر دیں تو شاید کام چل جائے، ویسے کوئی صورت نہیں ہے۔ لیکن وہ بزرگ اوّل اوّل بہت خفا ہوں گے انکار کریں گے اس سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ شخص وہاں گیا، اس جنگل میں ایک جھونپڑی پڑی ہوئی تھی، اسی میں اسکے اہل وعیال بھی رہتے تھے۔ اس شخص نے بہت رو کر اپنی ضرورت کا اظہار کیا کہ مقدمہ کی تاریخ ہے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اوّل تو انہوں نے حسبِ عادت خوب ڈانٹا کہ میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرے قبضہ میں کیا ہے؟ اسکے بعد جب اس نے بہت زیادہ عاجزی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جمنا سے جا کر کہہ دو کہ ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا نہ بیوی سے صحبت کی۔ یہ شخص واپس ہوا اور ان کے کہنے کے موافق عمل کیا۔ جمنا کا پانی ایک دم رک گیا اور یہ شخص پار ہو گیا۔ جمنا پھر حسبِ معمول چلنے لگی۔ لیکن اس شخص کے واپس چلے جانے کے بعد ان بزرگ کی بیوی نے رونا شروع کر دیا کہ تو نے مجھے ذلیل اور رسوا کیا، بغیر کھائے تو پھول کر ہاتھی بن گیا اس کا تو تجھے اختیار ہے اپنے متعلق جو چاہے جھوٹ بول دے لیکن یہ بات کہ تو کبھی بیوی کے پاس نہیں گیا

http://www.mohammedmunirqamar.com

اس بات نے مجھے رسوا کردیا، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ اولاد جو پھر رہی ہے یہ سب حرام کی اولاد ہوئی۔ان بزرگ نے اوّل تو عورت سے یہ کہا کہ تجھ سے اس کا کوئی تعلق نہیں جب میں اولاد کو اپنی اولاد بتاتا ہوں پھر کیا اعتراض ہے۔مگر وہ بے تحاشا روتی رہی کہ تو نے مجھے زنا کرنے والی بنا دیا۔اس پر ان بزرگ نے کہا کہ غور سے سن میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی اپنی خواہشِ نفس کے لیئے کوئی چیز نہیں کھائی ہمیشہ جو کھایا محض اس ارادہ اور نیت سے کھایا کہ اس سے اللہ کی اطاعت کے لیئے بدن کو قوت پہنچے اور جب بھی تیرے پاس گیا ہمیشہ تیرا حق ادا کرنے کا ارادہ رہا کبھی اپنی خواہش کے تقاضا سے صحبت نہیں کی۔]] (صفحہ نمبر ۳۸۹۔۳۹۰)

کیا بزرگانِ دین جنگل میں رہتے ہیں؟ کیا اللہ کے نیک بندے خفا ہوتے ہیں؟ کیا دیوبند کے علماء میں سے کسی نے ایسا عمل کیا یا اس کو آزمایا؟ کیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کا مقابلہ نہیں؟ کیا یہ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کا طریقہ ہے؟ ہرگز نہیں۔جب بریلوی حضرات ایسا عقیدہ رکھیں تو ان کو دیوبندی علماء کافر کہتے ہیں۔آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

پانی پر چلنا، چند قدم میں ہزاروں میل طے کرنا

[[عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ حق تعالیٰ شانہ کسی شخص کی صفائی بغیر بھوکا رہنے کے نہیں کرتے اور اسی وجہ سے بزرگ پانی پر چلا کرتے ہیں، اسی کی وجہ سے ان کو طی الارض حاصل ہوتا ہے۔طی الارض بزرگوں کی ایک خاص رفتار کا نام ہے جس کی وجہ سے چند قدم میں ہزاروں میل طے کر لیتے ہیں۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھوکے رہنے سے دس (۱۰) فائدے حاصل ہوتے ہیں (ان دس فائدوں کی تفصیل کے لیئے فضائل صدقات، صفحہ نمبر ۴۱۲ سے ۴۱۸ دیکھئے۔)]] (صفحہ نمبر ۴۱۲)

اس میں جو بھوکا رہنے کی فضیلت بتائی جارہی ہے، یہ قرآن کی کونسی آیت یا کونسی حدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ بغیر بھوکا رہے صفائی نہیں؟ اور جب بھوکا رہ کر دیوبند کے

http://www.mohammedmunirqamar.com

بزرگ پانی پر چل کر ہزاروں میل طے کرتے ہیں،تو پھر دیوبندی وتبلیغی جماعت کے لوگ تبلیغ کے لیئے مختلف ممالک کی طرف جہازوں سے سفر کرتے ہیں وہ کیوں نہیں یہ فارمولا آزماتے جس سے پیسوں کی بہت بچت ہوگی؟ پھر دیوبندیت اور بریلویت میں کیا فرق رہ گیا؟ کیونکہ بریلویت میں بھی اس طرح کے کرامات موجود ہیں۔جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (جو دیوبند کے بھی بزرگ ہیں)وہ پانی پر اپنا مصلٰی بچھا کر عبادت کرتے ہیں اور سفر کرتے ہیں(اور لوگوں کو یا اللہ یا اللہ کے بجائے یا جنید یا جنید کی تعلیم دیتے ہیں)اور رابعہ بصریؒ ہوا میں مصلٰی بچھا کر عبادت کرتی ہیں اور سفر کرتی ہیں۔اور آجکل دیوبند کے بزرگ بھی شاید یہی کر رہے ہیں۔

ساٹھ دن کا فاقہ،حضرت عیسٰی علیہ السلام سے مقابلہ،اور راہب مسلمان ہوگیا

[[ایک بزرگ کی ایک راہب (فادر) سے ملاقات ہوئی ،اس سے باتیں کرتے رہے، اسی میں اس کو اسلام کی دعوت بھی دے دی۔اس نے گفتگو کے دوران کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام (عیسٰی علیہ السلام) چالیس (۴۰) دن کا فاقہ کرلیا کرتے تھے۔یہ بات معجزہ ہی کے طور پر ہوسکتی ہے نبی کے علاوہ کسی سے نہیں ہوسکتی۔ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر میں پچاس دن کا فاقہ کردوں تب تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے؟ اس راہب نے کہا: ضرور۔یہ وہیں اسکے پاس ہی ٹھہر گئے اسی کے پاس رہتے، جب پچاس (۵۰) دن پورے ہوگئے تو کہنے لگے کہ یہ تو وعدے کے تھے۔ دس (۱۰) دن اور زائد لو یہ کہہ کر دس دن کا فاقہ اور بھی کردیا۔پورے ساٹھ (۶۰) دن بعد کھایا۔ وہ راہب بڑی ہی حیرت میں رہ گیا اور مسلمان ہوگیا۔]] (صفحہ نمبر ۴۱۸)

یہ کونسے بزرگ ہیں جو گمنام ہیں جن کا یہ واقعہ لکھ کر یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرو؟ وہ بھی با قاعدہ دعوے کے ساتھ جبکہ ایک صحابی کتنی ہی عبادت کرلے ایک نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے اور ایک غیر صحابی کتنی ہی عبادت کرلے وہ ایک صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایسا فاقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ یا اللہ کے رسول ﷺ نے تبلیغ کا یہ طریقہ بتایا ہے؟ ہرگز نہیں۔

روٹی چبا کر کھانے میں قرآن پاک کی پچاس آیتوں کا حرج ہوتا ہے

[[حضرت داؤد طائی روٹی کے ٹکڑے پانی میں بھیگے ہوئے پی لیا کرتے تھے، روٹی نہ کھاتے تھے۔ کسی نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ اسکے پینے میں اور روٹی چبا کر کھانے میں قرآن پاک کی پچاس آیتوں کا حرج ہوتا ہے۔ ایک دن ان کے گھر میں کوئی شخص آیا، وہ کہنے لگا کہ آپ کے حجرہ کی کڑی ٹوٹ گئی وہ فرمانے لگے کہ میں نے بیس برس سے اس کی چھت نہیں دیکھی۔]] (صفحہ نمبر ۴۲۹)

کیا اللہ تعالیٰ کا یا اللہ کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ روٹی چبا کر نہ کھاؤ قرآن کی پچاس آیتوں کا حرج ہوتا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعوتوں میں جایا کرتے تھے اور ہر حلال چیز کھاتے مگر ان کا حرج نہیں ہوا۔ آئمہ، علماء، صلحاء، محدثین رحمہم اللہ کسی نے اس وجہ سے روٹی اس طرح نہیں کھائی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾

(البقرة : ۱۷۲)

"اے لوگو! ہم نے تم کو جو پاک چیزیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ"

دوسری جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ (القصص: ۷۷)

"دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولو"۔

غیر شرعی عمل : ایک ہزار رکعت نماز کھڑے ہو کر اور ایک ہزار بیٹھ کر

[[ایک بزرگ کا قصہ ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز کھڑے ہو کر پڑھتے جب

http://www.mohammedmunirqamar.com

پاؤں رہ جاتے یعنی کھڑے ہونے سے عاجز ہو جاتے تو ایک ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور عصر کے بعد عاجزی سے بیٹھ کر کہتے یا اللہ اس مخلوق پر بڑی حیرت ہے کہ کس قدر انہوں نے تیرا بدل دوسری چیزوں کو بنالیا۔]] (صفحہ نمبر ۴۲۹)

نوٹ: اس قسم کے واقعات فضائل نماز میں گزر چکے ہیں۔اوران پر تبصرہ بھی وہیں ملاحظہ فرمائیں لیکن یہاں ذرا یہ غور فرمایئے کہ اگر ایک رکعت فی منٹ کے حساب سے دو ہزار (۲۰۰۰) رکعات پڑھیں تو یہ ۲۰۰۰ منٹ یعنی ۳۳ گھنٹوں میں ممکن ہے۔اور ایک دن میں تو ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں۔آخر ۹ گھنٹے مزید کہاں سے آئے؟اس کا فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

غیر شرعی وغیر فطری عمل: ۹۸ برس تک کسی نے لیٹے ہوئے نہیں دیکھا

[[حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عبادت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔اٹھانوے (۹۸) برس تک کسی نے ان کو مرض الموت کے علاوہ لیٹے ہوئے نہیں دیکھا۔]] (صفحہ نمبر ۴۲۹)

حضرت جنید بغدادی کو رضی اللہ عنہ لکھا گیا۔سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحابہ میں سے تھے؟ دوسرا یہ کہ یہ غیر فطری عمل ہے اور ایسے عمل کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔

ایک سال کا اعتکاف، نہ سویا، نہ کھایا، نہ بات کی، نہ ٹیک لگائی

[[حضرت ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ایک سال کا اعتکاف کیا جس میں نہ تو بالکل سوئے نہ بات کی نہ کسی لکڑی یا دیوار پر سہارا لیا یا ٹیک لگائی۔]] (صفحہ نمبر ۴۲۹)

شریعت میں ایسے عمل کی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ سونا نہیں، بات نہیں کرنا، یا کہ بغیر سہارے کے ٹھہرنا اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔ایک سال کا اعتکاف، نہ سویا، نہ کھایا نہ بات کی، نہ ٹیک لگائی۔اگر اس بزرگ کو ان سب سے نفرت تھی تو زمین پر بھی سہارا کیوں لیا؟ زمین سے محبت کیوں کی؟ زمین کا سہارا بھی نہ لیتے؟

http://www.mohammedmunirqamar.com

خون کے آنسو

[[ایک شخص کہتے ہیں کہ میں حضرت فتح بن سعید موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گذرا، وہ دونوں ہاتھ پھیلائے رو رہے تھے اور ان کے آنسو انگلیوں کے بیچ میں سے نیچے گر رہے تھے اور وہ زرد تھے (یعنی خون کی آمیزش تھی) میں نے ان سے قسم دے کر پوچھا کہ یہ خون کے آنسو کس صدمہ سے گرا رہے ہو؟ (خیر تو ہے کیا آفت آ گئی؟) وہ فرمانے لگے کہ اگر تم قسم نہ دیتے تو میں نہ بتاتا۔ ہاں میں اس پر رو رہا ہوں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ کا جو حق مجھ پر تھا اس کو ادا نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ خون کیوں آ گیا؟ کہنے لگے: اس خوف سے کہ میرا یہ رونا کہیں غیر معتبر اور جھوٹا (نفاق سے) نہ ہو۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ تمہارے آنسوؤں کا کیا حشر ہوا؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ نے مجھے اپنے قریب فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ آنسو کیسے تھے؟ میں نے عرض کیا: اس پر رنج تھا کہ آپ کا جو مجھ پر حق واجب ہے وہ میں ادا نہ کر سکا۔ ارشاد ہوا کہ خون کیوں تھا؟ میں نے عرض کیا: اس خوف سے کہ یہ رونا جھوٹا نہ ہو، غیر معتبر نہ ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ آخر تو اس سب سے کیا چاہتا تھا؟ میری عزت کی قسم! تیرے کراماً کاتبین چالیس سال سے تیرے اعمال کا صحیفہ ایسا لا رہے ہیں کہ ان میں کوئی خطا لکھی ہوئی نہیں ہوتی۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۰)

ان بزرگوں کو بھی رضی اللہ عنہ کے کلمات سے نوازا گیا ہے جبکہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص ہیں اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ دوسرے یہ کہ قرآن وسنت میں اس بات کی دلیل نہیں ملتی کہ اپنی ندامت پر کو معتبر بتانے کے لئے خون کے آنسو نکالے جائے۔ اور اس طرح سے آنکھوں سے خون نکالنا غیر فطری بات ہے۔ اپنے عمل کی سچائی ثابت کرنے کے لیئے دیوبندی علماء میں سے کیا کسی نے اپنی آنکھوں سے اس طرح خون نکالا ہے؟ تبلیغی جماعت کے لوگوں کے لیئے یہ تعلیم ہے کہ اپنی آنکھوں سے خون کے آنسو نکالو کیونکہ یہ سچے عمل کی دلیل ہے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

راہب: میں تو ایک ہڑکایا کتا ہوں

[[عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا گذر ایک گرجا پر ہوا، وہاں ایک راہب (دنیا سے منقطع) رہتا تھا، میں نے اس کو راہب کہہ کر آواز دی، وہ نہ بولا، پھر دوسری دفعہ پکارا پھر بھی نہ بولا، پھر تیسری دفعہ جب میں نے پکارا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں راہب نہیں ہوں۔ راہب وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ شانہ سے ڈرتا ہو، اس کی کبریائی میں اس کی تعظیم کرتا ہو۔ اس کی بلاؤں پر صبر کرتا ہو؟ پھر اسکے تقدیری فیصلوں پر راضی ہو، اسکی نعمتوں کا شکر کرتا ہو، اس کی عظمت کے سامنے تواضع سے رہتا ہو۔ اسکی عزت کے مقابلہ میں اپنے کو ذلیل رکھتا ہو، اس کی قدرتِ کاملہ کی اطاعت کرنے والا ہو، اس کی ہیبت سے عاجزی کرتا ہو۔ اسکے حساب اور اسکے عذاب کی ہر وقت فکر میں رہتا ہو، دن میں روزہ رکھتا ہو، رات کو بیدار رہتا ہو، جہنم کے خوف نے اور میدانِ حشر کے سوال نے اس کی نیند اڑا دی ہو۔ جس میں یہ باتیں ہوں وہ راہب ہے۔ میں تو ایک ہڑکایا کتا ہوں، اس وجہ سے یہاں بیٹھ گیا ہوں کہ کہیں کسی کو کاٹ نہ کھاؤں۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے کہ لوگ حق تعالیٰ شانہ کی بڑائی کو جانتے ہیں پھر بھی اس سے انکا رشتہ ٹوٹا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ صرف دنیا کی محبت نے اور اس کی زیب وزینت نے ان کا رشتہ توڑ رکھا ہے۔ دنیا گناہوں کا گھر ہے، سمجھدار اور عاقل وہ شخص ہے جو اسکو اپنے دل سے پھینک دے اور اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہو جائے اور ایسے کام اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ شانہ کے قریب کر دیں۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۰)

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کو اور خاص طور پر تبلیغی جماعت کے لوگوں کو یہ تعلیم اور حکم دے رہے ہیں کہ راہب کے بیان پر عمل کیا جائے۔ مسلمانوں کی نجات کے لیئے کیا قرآن وسنت کافی نہیں؟ رہبانیت اسلام کی ضد ہے۔ اسلام میں اس کے لیئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

http://www.mohammedmunirqamar.com

((لَا رُهْبَانِيَةَ فِي الْإِسْلَامِ))(صحیح ابن حبان، مسند امام احمد)

"اسلام میں رہبانیت نہیں ہے"۔

اور پھر انسان کو شرف و کرامت والا بنایا ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُم مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴾

(سورة بنی اسرائیل : آیت ۷۰)

"یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴾

(سورة البَيِّنَة : آیت ۷)

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں"۔

اللہ نے انسان کو یہ مرتبہ دیا ہے اور انسان اپنے آپ کو "کتا" کہتا پھرے کیا یہ معقول بات ہے؟ یہ تو بریلویت کا عکس ہے۔

تمام رات ایک سجدہ میں یا ایک رکوع میں گذار دیتے

[[حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ جو مشہور بزرگ ہیں کسی دن فرماتے کہ آج کی رات رکوع کرنے کی ہے پس تمام رات رکوع میں گذار دیتے۔ پھر کہتے کہ آج رات سجدہ کی ہے تو تمام رات ایک سجدہ میں گذار دیتے۔]](صفحہ نمبر ۴۳۱)

ایسے سجدے کی یا ایسے رکوع کی قرآن و سنت سے کوئی دلیل نہیں۔ یہ عمل بدعت ہے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

اور حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے اسکی توقع عبث ہے۔ یہ بس یار لوگوں نے انکی طرف منسوب کر رکھا ہے ورنہ وہاں کے خدمت گزار تھے اور ان سے یہ انداز ممکن ہی نہیں۔

غیر شرعی وغیر فطری عمل: ہر رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے

[[حضرت کہمس بن حسن رضی اللہ عنہ ہر رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے اور اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتے کہ اے ہر برائی کی جڑ (نماز کے لیئے) کھڑا ہو جا۔ جب صحب بہت زیادہ ہو گیا تو روزانہ پانچ سو رکعتیں کر دی تھیں اور اس پر رویا کرتے تھے کہ میرا آدھا عمل جاتا رہا۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۱)

ان حضرت کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا ہے جبکہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص ہیں۔ اسی طرح کا واقعہ فضائل صدقات کے صفحہ نمبر ۴۲۹ کے حوالے سے بھی گزرا ہے۔ اس قسم کے اور بھی واقعات فضائلِ نماز میں گزر چکے ہیں۔ ان پر قدرے تفصیلی تبصرہ بھی وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

ایسی آنکھ (نیند) سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو بار بار سوتی ہو

[[حضرت ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا وہ صبح کی نماز پڑھ کر تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو گئے تھے۔ مجھے خیال ہوا کہ اس وقت ان کا حرج ہوگا، میں فراغت کے انتظار میں بیٹھ گیا، وہ اسی حال میں بیٹھے پڑھتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا وہ ظہر کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور عصر تک نماز پڑھتے رہے پھر عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ مغرب تک بیٹھے رہے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی، عشاء کی نماز پڑھی، پھر صبح تک وہیں جمے رہے۔ دوسری صبح کی نماز کے بعد بیٹھے، اسی حال میں کچھ غنودگی سی آ گئی چونک کر کہنے لگے: یا اللہ! ایسی آنکھ سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو بار بار سوتی ہو اور ایسے پیٹ سے پناہ مانگتا ہوں جو بھرتا ہی نہ ہو۔ میں یہ سب حالت دیکھ کر وہاں سے یہ کہہ کر چلا آیا کہ مجھے تو عبرت کے واسطے یہی کافی ہے جو میں نے دیکھ لیا۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۱)

http://www.mohammedmunirqamar.com

ان حضرت کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا ہے جبکہ یہ صحابی نہیں ہیں اور پھر کیا ایسا ہی عمل انسانوں سے مطلوب ہے؟ کیا حقوق العباد (انسانوں کے حقوق) ادا کرنا مسلمانوں پر فرض نہیں ؟ کیا قیامت کے دن حقوق العباد کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہم سے سوال نہیں کریگا؟ سونے سے پناہ مانگنے کا حکم نہ ہی قرآن میں ہے اور نہ ہی نبی ﷺ کا۔ بلکہ ہم کو یہ دلیل ضرور ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات میں سوتے بھی تھے اور عبادت بھی کرتے تھے۔ سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے:

﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلاً﴾

"رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم"۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((...وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ))

(مسند امام احمد)

" تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے اور تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔"

کھڑکی میں بارہ ہزار اور مکان کے ایک کونے میں چالیس ہزار قرآن ختم کیے

[[کہتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ چالیس برس تک بستر پر نہیں لیٹے اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اس کھڑکی (کوٹھی) میں گناہ نہ کرنا میں نے اس میں بارہ ہزار قرآن پاک ختم کیے ہیں۔ جب ان کا انتقال ہونے لگا تو مکان کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کونہ میں میں نے چوبیس ہزار قرآن کیے ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۲)

شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں کہ کسی مخصوص جگہ پر (کھڑکی یا کسی کونے میں) قرآن ختم کریں اور وہ بھی اتنی تعداد میں۔ یہ غیر فطری عمل ہے کہ یہ بزرگ اپنی زندگی میں ۳۶۰۰۰ (چھتیس ہزار) قرآن ختم کیے ہوں۔ ذرا غور فرمایئے اگر سنت کے مطابق کم از کم تین دن میں

http://www.mohammedmunirqamar.com

ایک قرآن پڑھا جائے تو ۳۶۰۰۰ ہزار قرآن ختم کرنے کے لیئے ۱۰۸۰۰۰ دن (یعنی کم از کم ۲۹۵ سال) چاہیئے۔اور اگر غیر شرعی طریقہ سے ایک دن میں ایک قرآن بھی پڑھا جائے تو ۳۶۰۰۰ ہزار دن (یعنی کم از کم ۹۸ سال) چاہیئے۔اور پھر یہ کہ چالیس برس بستر پر نہیں لیٹے۔یہ بھی غیر فطری عمل اور شریعت کے خلاف عمل ہے۔کیا ان بزرگ کو زندگی کی اور کوئی ذمہ داری یا مشغولیات نہیں تھیں؟

پانچ سو رکعت نفل روزانہ

[[حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ پانچ سو رکعت نفل روزانہ پڑھتے تھے۔]](صفحہ نمبر ۴۳۲)

چار مہینے دن یا رات میں نہیں سویا

[[ایک شخص کہتے ہیں کہ میں عامر بن عبدالقیس رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چار مہینے رہا میں نے ان کو دن میں یا رات میں سوتے نہیں دیکھا۔]](صفحہ نمبر ۴۳۲)

ایسا عمل کرنا قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہے۔چار مہینے دن رات مسلسل جاگنا غیر فطری عمل ہے۔ ذرا ان احادیث پر غور فرمایئے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاۃِ، فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبَّ نَفْسَہٗ)) (بخاری و مسلم، صحیح الجامع:۸۱۰)

"جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ سو جائے، یہاں تک کہ اس سے اس کی نیند دور ہو جائے، اس لیئے کہ تم میں سے کوئی جب اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ استغفار کرنے کی بجائے وہ اپنے آپ کو گالی (بددعاء) دینے لگے"

http://www.mohammedmunirqamar.com

اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((وَمَا رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ)) (مسند امام احمد)

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ساری رات صبح تک عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی مہینہ کے مسلسل روزے رکھتے ہوئے سوائے رمضان کے"۔

ایک دوسری میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

(مسلم، مسند احمد، صحیح الجامع : ۴۳۹۸)

"جس نے وہ کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود (نا قابل قبول) ہے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجات کا مقابلہ

[[حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑا اپنے گھر کی مسجد میں لٹکا رکھا تھا اور نفس کو خطاب کر کے کہا کرتے تھے کہ اٹھ کھڑا ہو، میں تجھے (عبادت میں) اچھی طرح گھسیٹوں گا یہاں تک کہ تو تھک جائیگا میں نہیں تھکوں گا۔ اور جب ان پر کچھ سستی ہوتی تو اس کوڑے کو اپنی پنڈلیوں پر مارتے اور فرماتے کہ یہ پنڈلیاں پٹنے کے لیئے میرے گھوڑے کی بہ نسبت زیادہ مستحق ہیں۔ یہ بھی کہا کرتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں سمجھتے ہیں (کہ جنت کے سارے درجے) وہی اڑا کر لے جائیں گے نہیں ہم ان سے (ان درجوں میں) اچھی طرح مزاحمت کریں گے تا کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ وہ بھی اپنے پیچھے مردوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۴۳۲)

ان حضرت کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے جبکہ یہ صحابی نہیں ہیں اور کیا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین اور ان سے مقابلہ نہیں؟ مسلمانوں کو یہ جرأت کب سے ہوگئی کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

http://www.mohammedmunirqamar.com

کے مقام و درجات کو چیلنج کر سکیں؟

روزے رکھتے رکھتے کالی ہوگئی، نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں شل ہوگئے

[[حضرت رحلہ عابدہ کے پاس گئے وہ روزے رکھتے رکھتے کالی پڑ گئی تھیں اور نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں شل ہوگئے تھے جس کی وجہ سے اپاہج ہوگئی تھیں بیٹھ کر نماز پڑھتی تھیں اور روتے روتے نابینا ہوگئی تھیں۔ہم نے جا کر حق تعالیٰ شانہ کی رحمت اور معافی کا ذکر کیا کہ شاید اس سے ان کے مجاہدہ کی شدت میں کچھ کمی آئے۔انہوں نے میری بات سن کر بے تحاشا ایک چیخ ماری پھر کہنے لگیں کہ مجھے جو اپنی حالت معلوم ہے اس نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے۔اور میرے جگر کو چھیل دیا کاش میں تو پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی یہ کہہ کر انہوں نے اپنی نماز کی نیت باندھ لی۔]](صفحہ نمبر ۴۳۷۔۴۳۸)

یہ غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ کی عبادت کرنے سے چہرے پر نور آتا ہے اور نماز پڑھنے سے تو انسان تندرست ہوتا ہے مگر یہ عورت عبادت کرنے سے کالی ہوگئی اور نماز پڑھنے سے اپاہج ہوگئی۔اسکا واضح مطلب یہ ہوا کہ اس کا عمل شریعت میں خود ساختہ اضافہ تھا اور وہ اسی کے نتیجہ میں مبتلائے گوروشلل ہوئیں۔

علم غیب: موت کا علم تو ہے مگر مرنے کی جگہ کا علم نہیں

[[ایک شخص کہتے ہیں کہ میں حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا ایک فقیر آیا اور کہنے لگا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے جہاں کوئی مر جائے۔انہوں نے ایک جگہ اشارہ کیا جہاں پانی کا چشمہ بھی تھا وہ اسکے قریب گیا وضو کیا اور نماز پڑھی اسکے بعد پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا اور مر گیا۔]](صفحہ نمبر ۴۷۵)

علم غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے مگر ایک طرف تو اس گمنام شخص کو یہ علم ہے کہ وہ مرنے والا ہے جو کہ علم غیب کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ علم نہیں کہ کونسی جگہ پاک

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہے اور کونسی پاک نہیں۔

تیس برس جنت زینتوں سمیت سامنے آتی رہی

[[حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے وقت ایک بزرگ ان کے پاس بیٹھے تھے، وہ ان کے لیئے جنت کے ملنے کی دعا کرنے لگے حضرت ممشاد رحمۃ اللہ علیہ ہنسے اور فرمایا کہ تیس (۳۰) برس سے جنت اپنی ساری زینتوں سمیت میرے سامنے آتی رہی میں نے ایک مرتبہ بھی اسکو نگاہ بھر کر نہیں دیکھا (میں تو جنت کے مالک کا مشتاق ہوں)۔]] (صفحہ نمبر ۴۷۶)

اللہ کے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج میں جنت کا دیدار کروایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنت نہیں دیکھی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت ممشاد دینوری کے لیئے جنت اپنی ساری زینتوں سمیت سامنے آتی رہی اور وہ بھی تیس برس؟ کیا یہ اللہ کی اتنی بڑی نعمت (جنت) کی توہین نہیں؟

ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوا الْفِرْدَوْس))(صحیح بخاری)

"اے لوگو! اللہ سے جنتِ فردوس طلب کرو"۔

اللہ کے نبی ﷺ کہیں جنت طلب کرو اور یہ صاحب دیدار کے دعوے کریں مگر کبھی نگاہ بھر کر نہ دیکھیں، نہ دیکھیں ناطقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہیئے؟"۔

علم غیب: کفن چور کو قبر سے دھمکی، آفتوں میں پھنس جائے گا

[[ایک کفن چور تھا وہ قبریں کھود کر کفن چرایا کرتا تھا اس نے ایک قبر کھودی تو اس میں ایک شخص اونچے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے، قرآن پاک ان کے سامنے رکھا ہوا، وہ قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور ان کے تخت کے نیچے ایک نہر چل رہی ہے۔ اس شخص پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ بیہوش ہو کر گر پڑا، لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا تین دن بعد ہوش آیا۔ لوگوں نے قصہ پوچھا: اس نے سارا حال سنایا بعض لوگوں نے اس قبر کے دیکھنے کی تمنا کی اس سے پوچھا

http://www.mohammedmunirqamar.com

کہ قبر بتادے اس نے ارادہ بھی کیا کہ ان کو لے جا کر قبر دکھاؤں، رات کو خواب میں قبر والے بزرگ کو دیکھا کہہ رہے ہیں: اگر تو نے میری قبر بتائی تو ایسی آفتوں میں پھنس جائے گا کہ یاد کریگا۔ اس نے عہد کیا کہ نہیں بتاؤنگا۔]] (صفحہ نمبر ۴۷۷)

یہ گمنام بزرگ کون ہیں جن کو سارا علم ہو رہا ہے کہ کفن چور کس سے اور کیا بات کر رہا ہے؟ اور کفن چور کو صاحبِ قبر دھمکی بھی دے رہے ہیں۔ لوگوں کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ کفن چور فلانی قبر میں بیہوش گر پڑا ہے؟ اور جب لوگوں کو قبر معلوم ہے تو پھر انہوں نے کیوں کہا کہ قبر بتادے؟ کفن چور کا کام ہی یہ ہے کہ قبریں کھودے اور کفن چرائے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کفن چور کو اس قبرستان میں اور بزرگ نہیں ملے جن کے اس جیسے اور بھی واقعات ہوں؟ اور یہ گناہگار مردوں کی بھی قبریں کھودتا ہوگا تو کیا اس کفن چور نے ان کی قبروں میں کوئی عذاب یا ان کے برے حالات وغیرہ نہیں دیکھے؟ ایسے بھی واقعات لکھنا چاہیے تھا۔

موت کا علم ہے، مرنے کے بعد آنکھیں کھول دیں، میں زندہ ہوں

[[شیخ ابو یعقوب سنوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا، چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا۔ میں نے اسکو غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اسکو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے؟ کہنے لگا کہ میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۴۷۸)

مردے نے انگوٹھا پکڑلیا

[[ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا، اس نے میرا انگوٹھا پکڑلیا، میں نے کہا کہ میرا انگوٹھا چھوڑ دے مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے۔ یہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال ہے، اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا۔]] (صفحہ نمبر ۴۷۸)

http://www.mohammedmunirqamar.com

مردہ ہنسنے لگا

[[شیخ ابن الجلاء مشہور بزرگ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کو نہلانے کے لیئے تختہ پر رکھا تو وہ ہنسنے لگے۔ نہلانے والے چھوڑ کر چل دیئے کسی کی ہمت ان کو نہلانے کی نہ پڑتی تھی۔ ایک اور بزرگ ان کے رفیق آئے انہوں نے غسل دیا۔ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ اسمیں اختلاف نہیں ہے کہ انہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا اور اسی طرح بعض دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نقل کیا ہے۔]]
(صفحہ نمبر ۴۷۸)

اوپر والے چار واقعات میں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ انسان مرنے کے بعد بھی ہنستا ہے، بات کرتا ہے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسے کوئی واقعات منقول ہیں تو وہ واقعات لکھنا چاہیئے تھا۔ بریلوی جماعت والے بھی اپنے بزرگوں کے بارے میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں تو دیوبندی ان کو بدعتی اور کافر کہتے ہیں اور جب تبلیغی جماعت بھی یہی عقیدہ رکھے تو کیا وہ اپنے ہی الفاظ میں بدعتی اور کافر نہیں؟ شریعت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی کہ مرنے کے بعد بھی مردے ہنستے ہیں یا کلام کرتے ہیں، نہلانے والوں کا انگوٹھا پکڑتے ہیں وغیرہ۔ بلکہ قرآن و حدیث سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ کون کب مریگا؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے اور جس کا یہ عقیدہ نہ ہو اس کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے۔

ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ اِبْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا ثَلَاثٌ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَالْعِلْمُ يُنْتَفَعُ بِهِ النَّاسُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَدْعُوْلَهُ))

(مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، صحیح الجامع: ۷۹۳)

"مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے

http://www.mohammedmunirqamar.com

لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے: پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسرا نیک اولاد جو میت کے لیئے دعاء کرے"۔

جبرائیل علیہ السلام پانی پلا گئے

[[حسین بن حی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مرے بھائی علی رحمۃ اللہ علیہ کا جس رات میں انتقال ہوا انہوں نے مجھے آواز دے کر پانی مانگا میری نماز کی نیت بندھ رہی تھی میں سلام پھیر کر پانی لے کر گیا وہ فرمانے لگے کہ میں تو پی چکا۔ میں نے کہا: آپ نے کہاں سے پی لیا؟ گھر میں تو میرے اور آپ کے سوا کوئی اور ہے نہیں؟ کہنے لگے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ابھی پانی لائے تھے وہ مجھے پانی پلا گئے اور یہ فرما گئے کہ تو اور تیرا بھائی ان لوگوں میں سے ہیں جن پر حق تعالیٰ شانہ نے انعام فرما رکھا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۴۸۱)

شریعت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے انبیاء کو وحی پہچانے کے علاوہ ایسے لوگوں کو پانی پلانے جیسا کوئی کام بھی لیا ہو۔

کتبِ حدیث وسیرت میں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اب جبرائیل علیہ السلام کو میں اپنے ابا کے مرنے کی خبر کیسے دوں؟ جب ابا تھے تو آپ آیا کرتے تھے۔

یہی عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد) اب کسی انسان کے پاس نہیں آتے۔ مگر آج دیوبندی وتبلیغی جماعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اب بھی آتے ہیں۔ لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ آ کر پانی پلا گئے

[[حضرت عبداللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، میں سفر میں گیا ہوا تھا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو ان کے بھائی حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تعزیت کے لیئے گیا، مجھے وہاں جا کر رونا آ گیا۔ وہ کہنے لگے کہ رونے سے پہلے انکے

http://www.mohammedmunirqamar.com

انتقال کی کیفیت سنو کیسے لطف کی بات ہے، جب ان پر نزع کی تکلیف شروع ہوئی تو مجھ سے پانی مانگا میں پانی لے کر گیا، کہنے لگے: میں نے تو پی لیا۔ میں نے پوچھا: کس نے پلایا؟ کہنے لگے: حضور اقدس ﷺ فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ تشریف لائے تھے اور مجھے پانی پلا دیا، مجھے خیال ہوا کہ کہیں غفلت میں نہ کہہ رہے ہوں اسلیئے میں نے پوچھا کہ فرشتوں کی صفیں کس طرح تھیں؟ کہنے لگے: اوپر نیچے اس طرح تھیں ایک ہاتھ کو دوسرے کے اوپر کر کے بتایا۔]] (صفحہ نمبر ۴۸۱ ۔ ۴۸۲)

قرآن اور سنت سے اس عقیدہ کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ یہ عقیدہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کی حاجت میں، مصیبت میں حاضر ہوتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بغیر پانی کے آپ ﷺ کی قبر کے قریب انتقال کر گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی کوئی مدد نہیں کی تھی، اپنے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی، اپنے نواسوں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی، اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو آپ ﷺ نے پانی نہیں پلایا اور نہ بچا سکے مگر دیوبند کے لوگوں کو اللہ کے رسول ﷺ پانی بھی پلا گئے، روٹی، درہم اور کئی طرح سے انکی مدد بھی کی۔ اور جب یہی عقیدہ بریلوی حضرات رکھتے ہیں تو دیوبند کے علماء ان کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دہرا معیار یا ایک جیسے کام کو جانچنے کے دو پیمانے کیوں؟

موت کا علم ہے مگر مرنے کی جگہ کا علم نہیں، مرنے کے بعد آنکھیں کھول دی

[[ابو علی رحمۃ اللہ علیہ روذباری کہتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس عید کے دن آیا، بہت خستہ حال پرانے کپڑے، کہنے لگا: یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے جہاں کوئی غریب فقیر مر جائے میں نے لاپروائی سے لغو سمجھ کر کہہ دیا کہ اندر آ جا اور جہاں چاہے پڑ کے مر جا۔ وہ اندر آیا، وضو کیا، چند رکعت پڑھی اور لیٹ کر مر گیا۔ میں نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور جب دفن کرنے لگا تو مجھے یہ خیال آیا کہ اسکے منہ پر سے کفن ہٹا کر اسکا منہ زمین پر رکھ دوں تا کہ حق تعالیٰ شانہ اسکی

http://www.mohammedmunirqamar.com

غربت پر رحم فرمائے میں نے اسکا منہ کھولا، اس نے آنکھیں کھول دیں، میں نے پوچھا میرے سردار! کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ کہنے لگا: میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق زندہ ہوتا ہے۔ میں کل قیامت میں اپنی وجاہت سے تیری مدد کروں گا۔]] (صفحہ نمبر ۴۸۴)

مردہ ہنسنے لگا اور اس نے بات بھی کی

[[ابو سعید خزار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں تھا۔ باب بنی شیبہ سے نکل رہا تھا، دروازہ سے باہر میں نے ایک نہایت خوبصورت آدمی کو مرے ہوئے پڑا دیکھا میں جو اس کو غور سے دیکھنے لگا تو وہ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگا اور کہنے لگا ابو سعید! تمہیں معلوم نہیں کہ (محبت والے) دوست مرا نہیں کرتے۔ ایک عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۴۸۵)

فضائل اعمال کے صفحہ نمبر ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷ اور ۴۷۸ کے حوالے سے بھی اس قسم کے واقعات گزر چکے ہیں۔ اگر مردے ہنستے ہیں، ہاتھ پکڑ لیتے ہیں، آنکھ کھول دیتے ہیں، بات کرتے ہیں وغیرہ تو پھر یہ لوگ زندہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اِن کو دیوبند کے لوگ زندہ دفن کر دیتے ہیں؟ شریعت میں ان کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ "ہر ایک نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے"

(سورۃ آل عمران: ۱۸۵ و الانبیاء: ۳۵ و العنکبوت: ۵۷)

جبکہ ایک حدیث بھی واقعہ: ۲۵ پر تبصرہ کے ضمن میں ذکر کی جا چکی ہے اور یہ حدیث تھوڑا پہلے ہی گزری ہے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

باب فضائلِ حج

اب اس باب "فضائلِ حج" کے تحت ہم چونتیس (۳۴) وہ مقامات آپ کی خدمت میں پیش کرنے جارہے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ لوگوں کو نصیحت کررہا ہے اور سزا بھی دے رہا ہے، اللہ کے رسول ﷺ سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں، آپ ﷺ کی قبرِ شریف سے مرادیں پوری ہوتی ہے، چند شرکیہ اشعار پڑھنے پر قبرِ شریف سے نبی ﷺ کا دستِ مبارک نکلا، حضرت خضر علیہ السلام آج بھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں، اللہ کے علاوہ دوسرے بھی علمِ غیب رکھتے ہیں، وغیرہ۔ آیئے اب ہم اس باب کے درجِ ذیل ایسے واقعات، خواب اور قصوں کو بھی قرآن وسنت کے میزان پر پرکھتے ہیں۔

چھ لوگوں کے طفیل چھ لاکھ لوگوں کا حج قبول

[[علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شب میں منیٰ کی مسجد میں ذرا سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس پہنے ہوئے آسمان سے اترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں تو اس پوچھنے والے نے خود ہی کہا کہ چھ لاکھ آدمی ہیں۔ اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ اس نے خود ہی بتایا کہ ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا یہ کہہ کر وہ دونوں آسمان کی طرف چلے گئے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بڑا سخت فکر وغم ہوگیا خود اپنے بارے میں سوچ میں پڑ گیا کہ چھ آدمی کل ہیں جن کا حج قبول ہوا میں بھلا ان میں کیسے ہوسکتا ہوں؟ اس کے بعد عرفات سے واپسی پر بھی میں مجمع کو دیکھ رہا تھا اور سخت فکر میں تھا کہ اتنا بڑا مجمع اور اس میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہے۔مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی دو فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال و جواب جو اوپر گذرے آپس میں کیے۔اس کے بعد اس فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس میں کیا حکم فرمایا؟ دوسرے نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں،تو اس نے کہا: یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان چھ میں سے ہر ایک کے طفیل میں ایک ایک لاکھ کا حج قبول کرلیا جائے۔]]

(صفحہ نمبر ۵۷۸۔۵۷۹)

سب سے پہلے تو یہ کہ حج اسلامی ارکان میں سے ایک رکن ہے جو کہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہے۔دوسرا یہ کہ ہر قسم کا عقیدہ رکھنے والے لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں (چاہے وہ موحد ہوں یا مشرک،شیعہ ہوں یا وہ کفریہ عقیدہ رکھنے والے ہوں) وہ اس رکن وفریضے کو ادا کرنے کے لیئے مکہ المکرّمہ آتے ہیں۔کیا سارے لوگوں کا حج قبول ہوجاتا ہے؟ کیا سب کو ان کا یہ حج آخرت میں فائدہ دیگا؟

مذکورہ بزرگ کو خواب میں اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھ لوگوں کے طفیل میں چھ لاکھ لوگوں کا حج قبول فرمایا ہے۔کیا ان بزرگ کے خواب کو حج کے قبول ہونے کی دلیل بنایا جاسکتا ہے؟ کیا سارے کے سارے حج کرنے والے موحد تھے؟ کیا آج ایسے بزرگ باقی نہیں رہے جن کو ایسے خواب آئیں اور لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ کس کا حج قبول ہوا اور کس کا نہیں؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ایسے خواب کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ کس کا حج قبول ہوا اور کس کا نہیں؟ ایسی تو کوئی دلیل نہیں ملتی۔

کعبہ کے پردوں کے اندر سے آواز، میں ایسا پھٹوں گا کہ ہر ہر پتھر میرا جدا جدا ہوجائیگا

[[وہب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حطیم میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے کعبہ کے پردوں کے اندر سے یہ آواز سنی کہ میں اولا اللہ جل شانہ سے شکایت کرتا ہوں اور اسکے بعد اے جبرائیل! تم سے شکایت کرتا ہوں لوگوں کی کہ وہ میرے گرد

http://www.mohammedmunirqamar.com

ہنسی مذاق اور لغو باتوں میں مشغول رہتے ہیں، اگر یہ لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو میں ایسا پھٹوں گا کہ ہر ہر پتھر میرا جدا جدا ہو جائیگا۔]] (صفحہ نمبر ۶۴۲)

قرآن اور سنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی کہ اللہ کے نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کعبہ شریف سے ایسی آواز سنی ہو۔ یہ بزرگ کون تھے جنھوں نے کعبہ سے یہ آواز سنی؟ کعبہ کی شکایت اور وہ بھی جبرائیل علیہ السلام سے؟ کعبہ کے اندر رجب ۳۶۰ بت تھے تب کوئی آواز نہیں آئی، مشرکینِ مکہ نے کعبہ کے قریب اللہ کے نبی ﷺ پر ظلم کیئے مگر کعبہ سے کوئی آواز نہیں آئی، لوگ ننگے طواف کیا کرتے تھے تب کعبہ سے آواز نہیں آئی۔ کیا یہ ہنسی مذاق اور لغو باتوں سے کم تھا؟ کیا آج کعبہ شریف کے گرد ہنسی مذاق اور لغو باتیں نہیں ہوتیں؟ آج آواز کیوں نہیں آتی؟ ذرا غور فرمایئے۔

رکنِ یمانی سے ہاتھ، تھپڑ، کعبہ کی دیوار سے آواز

[[موسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عجمی شخص طواف کر رہا تھا، نیک دیندار آدمی تھا، طواف کرتے ہوئے ایک خوبصورت عورت کے پازیب کی آواز جو طواف کر رہی تھی اس کے کان میں پڑی۔ یہ شخص اس عورت کو گھورنے لگا، رکن یمانی سے ایک ہاتھ نکلا اور اس زور سے اسکے تھپڑ مارا کہ آنکھ نکل گئی اور بیت اللہ شریف کی دیوار سے ایک آواز آئی کہ ہمارے گھر کا طواف کرتا ہے اور ہمارے غیر کو دیکھتا ہے، یہ تھپڑ اس نظر کے بدلہ ہے اور اگر آئندہ کوئی اور حرکت کریگا تو ہم بھی زیادہ بدلہ دیں گے۔]] (صفحہ نمبر ۶۴۲)

آج بھی حرم شریف میں لوگوں کے پرس چوری ہوتے ہیں، بچے چوری ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کیا آج ایک بھی شخص عورتوں کی طرف کوئی بری نظر نہیں ڈالتا؟ آج لوگوں کو اس طرح کی سزائیں کیوں نہیں ملتیں؟ اور کیوں نہیں کعبہ کی دیواروں سے کوئی آواز آتی؟ یہ ایک ہی مرتبہ ایسا کیوں ہوا؟ ذرا غور فرمایئے۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

کیا قبرِ شریف کی زیارت اہم ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے؟

[[ملا علی قاری رحمہ اللہ نے جو مشہور عالم فقیہ محدث حنفی ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ چند حضرات کے علاوہ جنکا خلاف کچھ معتبر نہیں بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور اقدس ﷺ (کے قبرِ شریف) کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں ہے اور افضل ترین عبادات میں ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لیئے کامیاب ذریعہ اور پر امید وسیلہ ہے۔اسکا درجہ واجبات کے قریب ہے، بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے اس شخص کے لیئے جس میں وہاں حاضری کی وسعت ہو۔]] (صفحہ نمبر ۶۵۳)

قبر کی زیارت کو اہم ترین نیکی اور افضل ترین عبادت بتایا جارہا ہے۔جبکہ سب سے بہترین عبادت نماز ہے۔شریعت میں کہیں یہ حکم نہیں کہ قبرِ شریف کی زیارت افضل عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات کا وسیلہ ہے۔بلکہ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی)) (صحیح بخاری جلد ۲ حدیث نمبر ۲۸۱ اور ۲۸۸، صحیح مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، مسند احمد، صحیح الجامع: ۷۳۳۲)

"کوئی بھی سفر نہ کرے (عبادت سمجھ کر ثواب کی نیت سے زیارت کے لیئے) سوائے تین مساجد کے: مسجد الحرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصیٰ"۔

یہ نہیں فرمایا کہ میری قبر کی زیارت کے لیئے سفر کرو۔ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ الْاَنْبِیَاءِ مَسَاجِدَ))

http://www.mohammedmunirqamar.com

(صحیح الجامع : ۵۱۰۶، ۵۱۰۸)

"اللہ نے لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔"

قرآن وسنت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ نبی ﷺ کی قبرِ شریف یا کسی اور کی قبر اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لیئے کامیاب ذریعہ اور پر امید وسیلہ بن سکتی ہے۔ہاں شریعت میں صرف تین قسم کے وسائل جائز ہیں وہ یہ کہ:

۱۔ اللہ کے ناموں اور صفات کا وسیلہ لینا۔

۲۔ اپنے خود کے کیئے ہوئے نیک اعمال کا وسیلہ لینا۔

۳۔کسی نیک زندہ آدمی کی دعاء کا وسیلہ لینا یا دعاء کروانا۔جیسا کہ جب نبی ﷺ زندہ تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے بارش کی دعا کرواتے اور آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کے چاچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی، یہ نہیں کیا کہ آپ ﷺ کی قبر پر حاضر ہو کر آپ ﷺ کو وسیلہ بنایا ہو)۔

حج کے بعد قبرِ شریف کی زیارت

[[حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔]](صفحہ نمبر ۶۵۷)

یہ موضوع یعنی جھوٹی اور گھڑی ہوئی حدیث ہے۔نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہرگز نہیں ہے۔(للتفصیل: التحقیق و الایضاح ابن باز رحمہ اللہ)

خالص قبرِ مبارک کی زیارت کی نیت

[[شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اس عبدِ ضعیف کے نزدیک نیت کو خالص حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ مبارک کے لیئے خاص کرنا چاہیئے۔]](صفحہ نمبر ۶۶۴)

[[جب زیارت کی نیت سے سفر کرے خواہ قبرِ اطہر کی زیارت کی نیت ہو یا مسجد کی

http://www.mohammedmunirqamar.com

زیارت کی تو اپنی نیت کو خالص اللہ کی رضا کے واسطے خاص کرے]] (صفحہ نمبر ۶۶۴)

اللہ کے نبی ﷺ نے خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کا حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا ہے کہ تین مساجد کے سوا کسی مقام کی نیت نہ کی جائے جیسا کہ ۳ واقعہ: ۴ پر تبصرہ کے ضمن میں حدیثِ رسول ﷺ گزری ہے:۔

نبی ﷺ کی چوکھٹ پر جو حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا، آپ ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں

[[جس نے آپ ﷺ کے در کا ارادہ کیا وہ مراد کو پہنچا، اور جو آپ ﷺ کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا۔ جس شخص نے آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور جو مانگا وہ ملا۔ تجربہ اور واقعات اسکی شہادت دیتے ہیں اسلیئے جتنا زیادہ ادب ہو سکے دریغ نہ کرے اور یہ سمجھے گویا میں زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوں اس لیئے کہ امت کے حالات کے مشاہدہ میں اور انکے ارادہ اور قصد کے ظہور میں اس وقت آپ ﷺ کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں۔]] (صفحہ نمبر ۶۷۱)

مرادیں صرف اللہ پوری کرتا ہے اور شریعت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کی قبر شریف سے مرادیں پوری ہوتی ہیں، بلکہ یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ اور مشرک کے لیئے جنت حرام ہے۔

اگر آپ ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو زندہ قبر میں.....؟ (نعوذ باللہ)

یہ شریعت کی تعلیم اور دعوت نہیں ہے۔

نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا.... بعض علماء نے اس وسیلہ کو منع فرمایا

[[سلام کے بعد اللہ جل شانہ سے حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے اور حضور ﷺ

http://www.mohammedmunirqamar.com

سے شفاعت کی درخواست کرے بعض علماء نے توسل کو منع فرمایا ہے لیکن جمہور علماء اسکے جواز کے قائل ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۶۷۳)

تین شرعی وسائل جو جائز ہیں ان کا بیان سابق میں گزر چکا ہے اوران میں یا شریعت میں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا وسیلہ لینا شامل نہیں ہے۔اسی لیئے علماء حق نے اس قسم کے وسیلہ سے منع فرمایا ہے جس کا اقرار مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ خود بھی کررہے ہیں۔اور انکے جمہور سے جمہور اہل شرک وبدعت ہی ہوسکتے ورنہ جمہور اہلِ توحید تو منع کے ہی قائل ہیں۔

کیا سلف صالح، انبیاء، اولیاء نے نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی؟

[[حضور ﷺ کیساتھ توسل کرنا (وسیلہ لینا) سلف صالح کا طریقہ رہا ہے، انبیاء اور اولیاء نے حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی ہے۔]] (صفحہ نمبر ۶۷۴)

قرآن اور سنت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں۔یہ بھی دلیل نہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے اللہ کے رسول ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی ہو۔حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کے بارے میں جو مشہور کیا گیا ہے وہ قصہ بھی محض بے سروپا ہے اور سلف صالح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ کا یہ طریقہ نہیں رہا۔یہ جن کو سلف کہا گیا ہے وہ بھی انہی کے صوفی وغیرہ ہونگے۔

موضوعات: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی

[[حضرت آدم علیہ السلام سے دانہ کھانے کی خطا صادر ہوئی تو انھوں نے اللہ جل شانہ سے حضور ﷺ کے طفیل دعا کی۔اللہ جل شانہ نے دریافت کیا کہ آدم! تم نے محمد کو کیسے جانا؟ ابھی تو میں نے انکو پیدا بھی نہیں کیا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ! جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا اور مجھ میں جان ڈالی تھی تو میں نے عرش کے ستونوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تھا تو میں نے سمجھ لیا تھا کہ آپ نے اپنے پاک نام کیساتھ جسکا نام ملایا ہے وہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

ساری مخلوق میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ بیشک وہ ساری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور جب اسکے طفیل تم نے مغفرت طلب کی تو میں نے تمہاری خطا معاف کردی۔]] (صفحہ نمبر ۶۷۴)

فضائلِ ذکر کے صفحہ نمبر ۹۵ کے حوالہ سے یہ واقعہ گزر چکا ہے جس میں مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے عربی متن میں یہ لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوعات (جھوٹی احادیث) میں سے ہے۔ مگر اس کا اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ قرآن وحدیث میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے دعا کی تھی یا یہ کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ (سورة البقرة : ۳۷)

"پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے چند باتیں پھر متوجہ ہوگیا اللہ اس پر، بیشک وہی تو ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان"

﴿ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (سورة الاعراف: ۲۳)

"(آدم وحوا علیہما السلام) دونوں نے کہا: اے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر، اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے تباہ"۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے بدلے دونوں کو معاف فرمایا تھا نہ کہ حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک بات ہی صحیح ہوسکتی ہے۔ اللہ کا فرمان یا پھر یہ بات جو حدیث کے نام پر لکھی گئی ہے۔ اللہ کی بات کے خلاف کوئی بھی بات صحیح نہیں ہوسکتی۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

سیہ کار (مولانا زکریا صاحب) کی طرف سے نبی ﷺ کو سلام اور سفارش طلبی

[[(آپ ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کے وقت) اگر اس مبارک وقت میں سیہ کار (یعنی مولانا زکریا صاحب) کسی کو یاد آ جائے تو "السلام علیک یا رسول اللہ من زکریا بن یحیی الکاندھلوی یستشفع بک الیٰ ربک" عرض کر دیں احسان ہوگا اور یہ الفاظ یاد نہ رہیں تو اردو ہی میں اس ناکارہ کا سلام عرض کر دیں۔]] (صفحہ نمبر ۶۷۵)

آپ ﷺ کی قبرِ شریف پر سفارش یعنی وسیلہ طلب کرنا (اور جائز وسائل کا ذکر پہلے گزر چکا ہے)۔ اور سلام یوں کسی کے ذریعے بھیجنا نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ ایک خود ساختہ عمل ہے۔

موضوع حدیث: اگر نبی ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے

[[شرح لباب میں لکھا ہے: "اس میں اختلاف ہے کہ بقیع میں حاضری کی ابتدا کہاں سے کرے؟" بعض نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اس لیے کہ وہ سب حضرات سے جو وہاں آرام فرما رہے ہیں افضل ہیں۔ بعض نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اس لیے کہ وہ حضور ﷺ کے جگر گوشہ ہیں۔ حضور ﷺ نے انکے بارہ میں فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے، بعض نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس لیے کہ وہ حضور ﷺ کے چچا ہیں اور بقیع میں سب سے اوّل انکی قبرِ مبارک آتی ہے۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۰)

یہ جھوٹی اور گھڑی ہوئی حدیث ہے کہ یہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے نبی ہونے کی شرط بتائی گئی کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ آخری نبی نہیں تھے؟ پھر آپ ﷺ کے بیٹے کیسے نبی ہوتے؟ بلکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) (سنن الترمذی)

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔"

http://www.mohammedmunirqamar.com

تیس (۳۰) برس ایک قبہ میں چلّہ، نبی ﷺ کی قبرِ شریف پر سارے حاضرین کی مغفرت

[[حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ بلخی جو مشہور صوفیہ میں ہیں کہتے ہیں کہ تیس (۳۰) برس تک ایک قبہ میں انہوں نے چلّہ کیا تھا کہ بے ضرورت کسی سے بات نہیں کی جب حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوئے تو اتنا ہی عرض کیا: اے اللہ! ہم لوگ تیرے نبی ﷺ کی قبرِ شریف کی زیارت کو حاضر ہوئے تو ہمیں نامراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی کہ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی قبر کی زیارت نصیب ہی اس لیئے کی کہ اسکو قبول کریں، جاؤ ہم نے تمہارے اور تمہارے ساتھ جتنے ہی حاضرین ہیں سب کی مغفرت کردی۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۶)

اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی کوئی تعلیم نہیں دی کہ کسی قبہ میں چلّہ کاٹے اور وہ بھی تیس برس اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کوئی عمل کیا۔ یہ بدعت ہے اور ((وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے"۔ (مسلم، سنن ابی داؤد، مسند الامام احمد، سنن الدارمی، سنن النسائی، صحیح ابن حبان)

اور اس بات کی بھی شریعت میں کوئی دلیل نہیں کہ آپ ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہونے والوں کی مغفرت ہوتی ہے، اور وہ بھی بدعت پر عمل کرنے والوں کی اور تمام حاضرین کی، کیا اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک کسی اور کو بھی اس طرح کی آواز آئی ہے جن کی مغفرت کردی گئی ہو؟

حجرہ سے وعلیک السلام جواب سنا

[[شیخ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیک السلام جواب میں سنا۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۶)

http://www.mohammedmunirqamar.com

قبرِ شریف سے "وعلیک السلام یا ولدی" کا جواب ملا

[[سید نورالدین ایجی شریف عفیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا سنا کہ قبرِ شریف سے وعلیک السلام یا ولدی کا جواب ملا۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۰)

نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا جس کو سارے حاضرین نے سنا

[[شیخ ابونصر عبدالواحد بن عبدالملک بن محمد بن ابی سعد الصوفی الکرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت کے بعد زیارت کیلئے حاضر ہوا حجرۂ شریفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ شیخ ابوبکر دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور مواجہہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ تو میں نے حجرۂ شریفہ کے اندر سے یہ آواز سنی: وعلیک السلام یا ابا بکر اور اسکو سب لوگوں نے جو اس وقت حاضر تھے سنا۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۰)

اوپر والے تینوں واقعات میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا ہے۔ کیا سننے والے نبی ﷺ کی آواز کو پہچانتے تھے؟ وہ کس یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی ہی آواز تھی؟

قبرِ شریف پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سلام کرے تو جواب نہ آئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام کرتے تھے تو جواب نہیں ملتا تھا۔ تو ان واقعات میں مذکور حضرات کو کیسے جواب آیا؟

اگر یہ واقعات سچے ہیں تو سوال یہ ہوتا ہے کہ اب کیا رکاوٹ ہے جو جواب نہیں آتے ہیں؟ ہر سال لاکھوں لوگ مدینہ منورہ جاتے ہیں جن میں دیوبندی علماء بھی ہوتے ہیں جو نبی ﷺ کی قبرِ شریف کے سامنے سلام بھی کہتے ہیں، کسی کو جواب کیوں نہیں ملتا؟ کیا اب دنیا میں اولیاء اللہ نہیں رہے؟

http://www.mohammedmunirqamar.com

رزاق یعنی اللہ سے حدیثیں سنتے ہیں، عبدالرزاق سے نہیں

[[ابدال میں سے ایک شخص نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبہ والا کوئی ولی بھی دیکھا؟ فرمانے لگے: ہاں، دیکھا ہے، ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں حاضر تھا میں نے امام عبدالرزاق محدث رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ احادیث سنا رہے ہیں اور مجمع انکے پاس احادیث سن رہا ہے اور مسجد کے ایک کونہ میں ایک جوان گھٹنوں پر سر رکھے علیحدہ بیٹھا ہے میں نے اس جوان سے کہا: تم دیکھتے نہیں کہ مجمع حضور اقدس ﷺ کی حدیثیں سن رہا ہے تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے؟ اس جوان نے نہ تو سر اٹھایا نہ میری طرف التفات کیا اور کہنے لگا: وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عبد سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہیں جو خود رزاق سے سنتے ہیں نہ کہ اسکے عبد سے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ اسنے اپنا سر اٹھایا اور کہنے لگا کہ اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر علیہ السلام ہیں۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۷۔۶۸۸)

شریعت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی کے کسی بندے نے اللہ سے بات کی ہو یا اللہ سے حدیث سنی ہو سوائے حضرت موسی علیہ السلام اور نبی ﷺ کے۔ اور اللہ تعالی نے صرف انبیاء علیہم السلام کی طرف جبریل علیہ السلام کے ذریعے وحی کی۔ ہمارا دین بھی مکمل ہے اور وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ تو پھر یہ صاحب کون ہیں جن کو خضر علیہ السلام اپنے سے زیادہ مرتبہ والا ولی بتا رہے ہیں؟ اور جو خود اللہ تعالی سے بلاواسطہ احادیث سننے کا دعوی کر رہے ہیں (دوسرے الفاظ میں یہ نبی ہونے کا دعوی ہے)؟ یہ کیسے ممکن ہے؟ جبکہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کتنی ہی عبادت کر لے وہ ایک نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک غیر صحابی کتنی ہی عبادت کر لے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور اپنی بات کے حق ہونے کی دلیل میں اپنا سر اٹھائے بغیر حضرت خضر علیہ السلام کو بھی پہچان لیا۔ یہ علمِ غیب کا دعوی نہیں ہے؟ جبکہ علمِ غیب صرف اللہ تعالی ہی کو ہے اور کسی کو نہیں۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

ایک بزرگ کو نبی ﷺ نے خواب میں ہاتھ پکڑ کر مدینہ سے مکہ پہنچا دیا

[[(ایک بزرگ کسی کا سلام پہنچانے کے لیئے قبرِ شریف پر حاضر ہوئے) سو گئے اور حضور اقدس ﷺ اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کی زیارت کی۔ رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ابوالوفاء! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری کنیت تو ابوالعباس ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم ابوالوفاء ہو (یعنی وفادار) اسکے بعد حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجدِ حرام (یعنی مکہ مکرمہ کی مسجد) میں رکھدیا، میں مکہ مکرمہ میں آٹھ دن تک مقیم رہا اسکے بعد میرے ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۹)

اللہ کے نبی ﷺ نے اس گمنام بزرگ کا ہاتھ پکڑا اور حقیقت میں مسجد الحرام (مکہ مکرمہ) پہنچا دیا اور ان بزرگ کے ساتھی آٹھ دن بعد مکہ مکرمہ پہنچے۔ اس قسم کی مدد کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔ ذرا غور فرمایئے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا نبی ﷺ کو یہ بھی علم نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ بھی ہیں یا نہیں؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ اپنی زندگی میں نبی ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ سے واپس نہ بلا سکے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک عام آدمی کو نبی ﷺ نے مدینہ سے مکہ پہنچا دیا؟ کیا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی بھی نبی ﷺ نے اس طرح مدد فرمائی تھی؟

امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث کی تلاش میں کتنی دور دور کے سفر کیئے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان کو بھی یہ سہولت مل جاتی؟

قبرِ شریف سے نبی ﷺ کا ہاتھ نکلا اور رفاعی صاحب نے چوما

[[سید احمد رفاعی رحمہ اللہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں انکا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے یہ دو شعر پڑھے: (ترجمہ اشعار: "دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمتِ اقدس

http://www.mohammedmunirqamar.com

بھیجا کرتا تھا۔ وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اسکو چومیں"۔) اس پر قبر شریف سے دستِ مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اسکو چوما۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے (۹۰) ہزار کا مجمع مسجدِ نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔]] (صفحہ نمبر ۶۸۹۔۶۹۰)

فضائلِ درود شریف کے صفحہ نمبر ۱۱۷ کے حوالہ سے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات گزر چکے ہیں جو کہ ایک دوسرے کی ضد ہے جس کی تفصیل اور تبصرہ ان واقعات کے بعد موجود ہے لھذا یہاں اس کا اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہوگا۔

نبی ﷺ نے پانی پلایا اور پینے والا روزہ سے بھی ہے

[[حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا، میں انکی خدمت میں سلام کے لیئے حاضر ہوا تو فرمانے لگے کہ بھائی بہت اچھا کیا آئے۔ میں نے اس کھڑکی میں سے حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی کر رکھا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پیاسا کر رکھا ہے (کہ ان لوگوں نے پانی اندر جانا بند کر دیا تھا) میں نے عرض کیا: جی ہاں، اس پر حضور ﷺ نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا، اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور دونوں چھاتیوں کے درمیان میں محسوس ہو رہی ہے اسکے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی جائے اور تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس ہی آ کر افطار کر لینا، میں نے عرض کر دیا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری ہی چاہتا ہوں اسی دن شہید کر دیئے گئے۔]]

http://www.mohammedmunirqamar.com

(صفحہ نمبر ۶۹۱)

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کو لوگوں کے حالات کا علم ہوتا ہے، لوگوں کی فریاد کو سنتے ہیں، حقیقت میں حاضر بھی ہوتے ہیں اور لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کا عقیدہ رکھنا شرک نہیں؟

دوسری یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول ﷺ کا بیداری میں دیدار ہوا، پھر گفتگو بھی، آپ ﷺ نے پانی کا ڈول بھی لٹکایا مگر نہ ہی دشمنوں کو یہ نظر آیا اور نہ ہی کسی اور کو۔ اور جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو وہ پانی کا ڈول موجود نہیں تھا، غائب ہو گیا۔ دشمنوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو حاضر ہوتے ہوئے نہ دیکھا، نہ پانی کے ڈول کو دیکھا، نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پانی پیتے ہوئے دیکھا، اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملنے کیلئے حاضر ہوتے ہوئے دیکھا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

تیسری یہ کہ اللہ کے رسول ﷺ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے معلوم کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ دشمنوں کے خلاف مدد کی جائے یا نہیں؟ جب آپ ﷺ کے خلیفہ پر اس طرح دشمن کا ظلم ہو رہا ہے تو کیوں نہیں آپ ﷺ نے ان دشمنوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا؟ اور کیوں نہیں دشمنوں کو برباد کیا گیا؟

چوتھی یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ سے بھی تھے اور پانی بھی پیا۔ روزہ سے تھے تو پانی کیوں پیا؟ اور یہ کس قسم کا روزہ تھا جو پانی پینے سے نہیں ٹوٹا؟

آپ ﷺ کے نواسے کربلا میں پیاسے شہید کر دیئے گئے مگر آپ ﷺ نے پانی نہیں پلایا اور نہ ہی دشمنوں کے خلاف انکی مدد فرمائی۔ احادیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ اللہ کے رسول ﷺ کا بیداری میں کسی نے دیدار کیا ہو یا پھر آپ ﷺ نے کسی کو پانی پلایا یا کسی اور طرح سے مدد کی ہو۔ تو پھر فضائل اعمال کے ایسے واقعات کیسے قبول کیئے جا سکتے ہیں کہ اللہ کے

http://www.mohammedmunirqamar.com

نبی ﷺ نے ان میں مذکورہ لوگوں کی مدد فرمائی۔ ذرا آگے کے تین واقعات پر بھی غور فرمایئے۔

نبی ﷺ نے خواب میں روٹی دی، آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی

[[ابن جلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا مجھ پر فاقہ تھا، میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا: حضور میں آپ کا مہمان ہوں، مجھے کچھ غنودگی سی آ گئی تو میں نے حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کی، حضور ﷺ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۲)

نبی ﷺ نے خواب میں درہم دیئے، ہاتھ کھولا تو اسمیں درہم تھے

[[صوفی ابوعبداللہ محمد بن ابی زرعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد اور ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ کیساتھ مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ بڑی سخت تنگی تھی، فاقہ بہت سخت ہو گیا تھا۔ اسی حالت میں ہم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور خالی پیٹ ہی رات گذاری، میں اس وقت تک نابالغ تھا بار بار والد کے پاس جاتا اور جا کر بھوک کی شکایت کرتا، میرے والد اٹھ کر قبرِ شریف کے قریب حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آج آپ ﷺ کا مہمان ہوں۔ یہ عرض کر کے وہیں مراقبہ میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور سر اٹھانے کے بعد کبھی رونے لگتے کبھی ہنسنے لگتے کسی نے اسکا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چند درہم رکھ دیئے ہاتھ کھولا تو اس میں درہم رکھے ہوئے تھے۔ صوفی جی کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ نے ان میں اتنی برکت فرمائی کہ ہم نے شیراز لوٹنے تک انہی میں سے خرچ کیا۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۲۔۶۹۳)

نبی ﷺ نے خواب میں دراہم دیئے، آنکھ کھلی تو میرے ہاتھ میں تھے

[[شیخ احمد بن محمد صوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں جنگل میں تیرہ ماہ تک حیران پریشان پھرتا رہا، میرے بدن کی کھال بھی چھل گئی۔ میں اسی حالت میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور روضۂ اقدس پر

http://www.mohammedmunirqamar.com

حاضر ہوکر حضور ﷺ کے خدمت میں اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا اسکے بعد میں سوگیا۔ میں نے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی، ارشاد فرمایا: احمد تم آئے، میں نے عرض کیا کہ جی حضور! حاضر ہوا ہوں اور میں بھوکا بھی ہوں آپ ﷺ کا مہمان ہوں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھ کھولو میں نے دونوں ہاتھ کھول دیئے، حضور ﷺ نے انکو دراہم سے بھر دیا۔ میری جب آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ دراہم سے بھرے ہوئے تھے میں نے اسی وقت روٹی اور فالودہ خریدا اور کھا کر جنگل چلدیا۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۳)

اوپر والے صفحہ نمبر ۶۹۲ اور ۶۹۳ کے تینوں واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے خواب میں روٹی اور درہم دیئے تھے مگر وہ حقیقت میں بیدار ہونے پر بھی خواب دیکھنے والے کے ہاتھ میں موجود تھے۔ اس سے یہ عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کی فریاد سنتے ہیں، دلوں کا حال جانتے ہیں اور ہر قسم کی کمی، حاجات اور ضروریات پوری کرتے ہیں۔ کیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مدد فرمائی تھی؟ کیا آج بھی اس طرح مدد ہوتی ہے؟ ان کی نہ شریعت میں کوئی دلیل ملتی ہے اور نہ ہی ہر سال آنے والے حاجیوں میں سے مجبوروں اور حاجت مندوں کی اس طرح مدد کی کوئی دلیل ملتی ہے۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا اسلام میں جائز ہے؟ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں؟

منکر و موضوع حدیث: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت، قبرِ شریف سے اجازت مانگو

[[حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو یہ وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد میری نعش روضۂ اقدس ﷺ پر لی جا کر عرض کر دینا کہ یہ ابوبکر ہے، آپ ﷺ کے قریب دفن ہونیکی تمنا رکھتا ہے، اگر وہاں سے اجازت ہو جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا اور اجازت نہ ہو تو بقیع میں دفن کر دینا چنانچہ آپ کے وصال کے بعد وصیت کے موافق جنازہ وہاں لے جا کر قبرِ شریف کے قریب یہی عرض کر دیا گیا۔ وہاں سے

http://www.mohammedmunirqamar.com

ایک آواز ہمیں آئی، آدمی کہنے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا کہ اعزاز و اکرام کے ساتھ اندر لے آؤ۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۷)

منکر و موضوع حدیث: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وصیت، حجرہ کے کواڑ کھل گئے، ایک آواز

[[حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو مجھے اپنے سرہانے بٹھا کر فرمایا کہ جن ہاتھوں سے تم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا انہی ہاتھوں سے مجھے غسل دینا اور خوشبو لگانا اور مجھے اس حجرہ کے قریب لے جا کر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اجازت مانگ لینا۔ اگر اجازت مانگنے پر حجرہ کا دروازہ کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان (بقیع) میں دفن کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تیاری کے بعد سب سے پہلے میں آگے بڑھا اور میں نے جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ ایک دم حجرہ کے کواڑ کھل گئے اور ایک آواز آئی کہ دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ان دونوں کو ذکر کیا ہے محدثانہ حیثیت سے اس روایت کو منکر بتایا ہے لیکن تاریخی حیثیت تو باقی ہے ہی۔]] (صفحہ نمبر ۶۹۷۔۶۹۸)

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر والی دونوں احادیث لکھنے کے بعد ان کے حوالے میں یہ بھی لکھا ہے کہ محدثانہ حیثیت سے یہ روایات منکر ہیں۔

ایسی منکر اور موضوع روایات کی لوگوں کو کیا ضرورت ہے جس سے غلط عقیدہ ملتا ہے؟ اور پھر جب کسی چیز کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو اور اسکی روایات منکر، ضعیف، باطل یا موضوع و من گھڑت ہوں تو اسکا وزن اور اسکی تاریخی حیثیت کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتی۔

آسمانی خط: وطن واپسی کی اجازت، اللہ کی طرف سے کاغذ کا پرچہ

[[حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو کعبہ شریف

http://www.mohammedmunirqamar.com

کے پاس دیکھا کہ دمادم رکوع سجدے کررہا ہے، میں نے پوچھا کہ بڑی کثرت سے نمازیں پڑھ رہے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ واپسی وطن کی اجازت مانگ رہا ہوں، اتنے میں میں نے دیکھا کہ ایک کاغذ کا پرچہ اوپر سے گرا، اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ اللہ جل شانہ جو بڑی عزت والا بڑی مغفرت والا ہے کی طرف سے اپنے سچے شکر گذار بندہ کی طرف ہے کہ تو واپس چلا جا اس طرح کہ تیرے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے۔]] (صفحہ نمبر ۷۴۲)

شریعت میں ایسے عمل کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ کیا ہر سال آنے والے لاکھوں حاجی اپنے وطن واپس جانے کی اسی طرح اجازت مانگتے ہیں؟ کیا اس قسم کے آسمانی خطوط کا سلسلہ آج بھی جاری ہے؟ ذرا غور فرمایئے!!

ہر ولی کامل جمعہ کی شب مکہ میں حاضر، صبح کی نماز کے لیئے ۲۷۰۰ میل کا سفر

[[عبداللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ فرماتے ہیں...اس شہر (مکہ مکرمہ) میں بڑے بڑے عجائبات دیکھے ہیں فرشتے مختلف صورتوں میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا، اگر میں ان سب عجائبات کا بیان کروں جو میں نے یہاں دیکھے ہیں تو جنکا ایمان کامل نہیں انکی عقلیں اس کو برداشت بھی نہ کرسکیں گی.... کہنے لگے کہ کوئی ولی کامل جسکی ولایت صحیح ہوچکی ہو ایسا نہیں جو ہر جمعہ کی شب میں اس شہر (مکہ) میں نہ آتا ہو، انھیں لوگوں کے دیکھنے کے واسطے میرا یہاں قیام ہے۔ میں نے ان میں سے ایک صاحب کو دیکھا جنکا نام مالک بن قاسم جیلی تھا وہ آئے اور انکے ہاتھ میں سے گوشت کی خوشبو آرہی تھی میں نے کہا کہ تم شاید ابھی کھانا کھا کر آئے ہو؟ کہنے لگے استغفر اللہ میں نے تو ایک ہفتہ سے کچھ نہیں کھایا البتہ اپنی والدہ کو کھانا کھلا کر آیا ہوں اور جلدی اسلیئے کی تا کہ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز میں شرکت کرلوں۔ عبداللہؒ کہتے ہیں کہ جہاں سے مالک آئے تھے اس جگہ کا اور مکہ مکرمہ کا نوسو (۹۰۰) فرسخ کا فاصلہ ہے (ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے تو ستائیس سو [۲۷۰۰] میل ہوئے) اسکے بعد

http://www.mohammedmunirqamar.com

عبداللہ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے اس قصہ کا یقین آ گیا؟ سہلؒ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ ہاں یقین آ گیا کہنے لگے: اللہ کا شکر ہے کہ مجھے ایک مومن آدمی ملا۔]] (صفحہ نمبر ۷۴۲)

فرشتے، انبیاء علیہم السلام، اور اولیاء کو کعبہ شریف کے گرد دیکھا

[[بعض بزرگوں نے بیان کیا کہ انھوں نے کعبہ شریف کے گرد فرشتوں کو اور انبیاء علیہم السلام کو اور اولیاء کو بسا اوقات دیکھا اور زیادہ تر جمعہ کی شب میں اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کی شب میں دیکھا اسکے بعد اور عجائب انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے متعلق ذکر کیئے۔]] (صفحہ نمبر ۷۴۲)

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں واقعات سے یہ عقیدہ بتا رہے ہیں کہ اولیاء اللہ دنیا کے مختلف مقامات سے چند گھنٹوں میں سینکڑوں ہزاروں میلوں کا سفر طے کر لیتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں نماز کے لیئے یا طواف کے لیئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ تک کا سفر کئی دن میں کر کے وہاں پہنچ پاتے تھے۔

حنفی فقہ کی کتاب درمختار جلد دوم میں اس قسم کے سفر جسے طی الارض (زمین کا سمٹ جانا) کہتے ہیں کے بارے میں لکھا ہے کہ "طی الارض امام زعفرانی کے قول میں جہالت اور ابن مقاتل و محمد یوسف کے قول میں کفر ہے۔ (اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص) بعض حنفی علماء کے نزدیک جاہل اور بعض کے نزدیک کافر ہے"۔

اگر یہ کفر ہے تو پھر لوگوں کو کفر کی تعلیم کیوں دی جا رہی ہے؟

مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان اولیاء نے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو بھی کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو معراج میں انبیاء اور فرشتوں کو دیکھا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی دلیل نہیں ملتی کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہو۔ مگر یہ بزرگ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی آگے بڑھ گئے جنہوں نے

http://www.mohammedmunirqamar.com

انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھا۔اور یہ نہیں لکھا کہ ان بزرگوں نے کون کون سے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو دیکھا اور ان کی پہچان ان کو کس نے کروائی؟

کیا آج بھی انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو بھی کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے؟ یا پھر ایسے اولیاء اب موجود نہیں رہے جو ان کو دیکھ سکیں؟

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ غیب، اگر تو صبر کرتا تو پانی تیرے قدموں کے نیچے سے ابلنے لگتا

[[ابو عبدالرحمٰن خفیف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حج کے ارادہ سے چلتا ہوا بغداد پہنچا اور میرے دماغ میں صوفیانہ گھمنڈ تھا یعنی عقیدت کی پختگی مجاہدہ کی شدت اور اللہ کے ماسوٰی کو پس پشت ڈال دینا۔میں نے چالیس دن تک کچھ نہیں کھایا نہ پیا اور حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں بھی حاضر نہ ہوا اور میں ہر وقت باوضو رہتا اسی حالت میں بغداد سے بھی چل دیا۔ میں نے جنگل میں ایک کنویں پر ایک ہرنی کو پانی پیتے دیکھا مجھے بھی پیاس شدت کی لگ رہی تھی جب میں کنویں کے قریب پہنچا تو وہ ہرنی مجھے دیکھ کر چلی گئی اور کنویں کا پانی جو من تک آ رہا تھا اور ہرنی اس سے پی رہی تھی وہ بھی کنویں کے اندر نیچے اتر گیا۔میں آگے چل دیا اور میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میری قدر تیرے یہاں اس ہرنی کے برابر بھی نہیں تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی وہ یہ تھی کہ ہم نے تیرا امتحان لیا تھا تو نے صبر نہ کیا (شکوہ شروع کر دیا) جا کنویں پر لوٹ جا، پانی پی لے۔ہرنی بغیر پیالہ اور رسی کے آئی تھی تیرے پاس پیالہ بھی تھا رسی بھی تھی۔میں جب کنویں پر لوٹا تو وہ لبریز تھا میں نے اپنا پیالہ بھر لیا اسی میں سے میں پانی بھی پیتا رہا اور وضو بھی کرتا رہا مگر وہ پانی ختم نہ ہوا یہاں تک کہ میں مدینہ طیبہ پہنچ گیا اسکے بعد حج سے فارغ ہو کر جب میں بغداد پہنچا اور جامع بغداد میں گیا تو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر مجھ پر پڑی فرمانے لگے کہ اگر تو صبر کرتا تو پانی تیرے قدموں کے نیچے سے ابلنے لگتا۔]] (صفحہ نمبر ۷۵۰)

غیب کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کسی اور کو نہیں۔مگر اس واقعہ سے یہ عقیدہ

http://www.mohammedmunirqamar.com

دیا جا رہا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تھے مگر ان کو سارا علم ہو گیا کہ ابو عبد الرحمٰن خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا کیا ہوا اور یہ بھی کہ انہوں نے صبر نہیں کیا اور یہ بھی کہ اگر وہ صبر کرتے تو پانی ان کے قدموں کے نیچے سے ابلنے لگتا۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں؟

حضرت خضر علیہ السلام نے حجاز کے جنگل میں ایک بزرگ کو گرم گرم روٹی اور باقلا کھلایا

[[ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں حجاز کے جنگل میں کئی دن تک اس حالت میں رہا کہ کچھ نہ کھایا، ایک دن میرا دل روٹی اور گرم گرم باقلا (عرب کا مشہور سالن لوبیئے کی قسم کا ہوتا ہے) کو چاہا، میں نے سوچا کہ میں جنگل بیابان میں ہوں اور یہاں سے عراق تک کی مسافت بہت دور ہے یہاں گرم گرم باقلا کہاں؟ میں اسی سوچ میں تھا کہ ایک بدو آواز لگا تا ملا لے لو روٹی گرم باقلا۔ میں اس کی طرف بڑھا، میں نے پوچھا گرم ہے؟ کہنے لگا: ہاں ہے اور اپنی لنگی بچھائی اس پر روٹی اور گرم گرم باقلا رکھا اور کہا کہ لو کھاؤ، میں نے کھایا، کہنے لگا اور کھاؤ، میں نے اور کھایا پھر تیسری مرتبہ اس نے تقاضا کیا، میں نے اور بھی کھالیا پھر چوتھی مرتبہ اس نے جب تقاضا کیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اس ذات کے حق کی قسم جس نے تجھے میرے لیئے اس جنگل بیان میں بھیجا تو مجھے یہ بتا کہ تو کون ہے؟ کہنے لگے کہ میں خضر ہوں، یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئے۔]]
(صفحہ نمبر ۷۵۲)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کئی کئی دن کے فاقے گزارے ہیں مگر حضرت خضر علیہ السلام حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہی اس طرح کوئی کھانا کھلایا اور نہ ہی کسی قسم سے مدد فرمائی۔ شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں، مگر ان بے نام بزرگ کو انہوں نے گرم گرم روٹی اور باقلا کھلایا۔

ایک حدیث میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ آخِرِ

http://www.mohammedmunirqamar.com

حَيَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ :أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذَا؟ فَإِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) (مسلم)

"اللہ کے رسول ﷺ نے ہم کو عشاء کی نماز پڑھائی، پھر کھڑے ہو کر فرمایا: اس رات میں جو شخص زندہ ہے وہ آج سے سو سال بعد زندہ نہیں رہے گا"۔

اس حدیث سے علماء نے حضرت خضر علیہ السلام کے زندہ نہ ہونے پر استدلال کیا ہے۔اور اگر تھوڑی دیر کے لیئے یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں زندہ تھے تو اس حدیث کی رو سے زندہ نہیں ہیں۔پھر ایسے واقعات کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں؟

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ اَحَدٍ يَسْمَعُ بِيْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَا يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يُؤْمِنُ بِيْ اِلَّا اُدْخِلَ النَّارَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَيْنَ تَصْدِيْقُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَتّٰى وَجَدْتُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ﴾ (هود: ١٧) قَالَ : اَلْاَحْزَابُ اَلْمِلَلُ)) (الحاكم في المستدرك)

"اس امت سے جس شخص نے بھی میری رسالت ونبوت کے بارے میں سنا اور اسی طرح یہودی اور نصرانی نے بھی، پھر وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق میں نے قرآن میں تلاش کی تو مجھے سورہ ھود کی یہ آیت ملی: "سابقہ امتوں میں سے جس شخص نے بھی اس دین کے ساتھ کفر کیا، وہ اس پر اور اس کے نبی پر ایمان نہیں لایا، اس کے لیئے جہنم واجب ہوگئی"۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زندہ تھا اس نے آپ ﷺ کی نبوت کے بارے میں سنا پھر بھی وہ آکر آپ کے ہاتھ پر مسلمان نہ ہوا وہ کافر ہے۔اس لیئے حضرت خضر علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو آکر آپ ﷺ کے ہاتھ پر ضرور بیعت کرتے۔

مردہ کہہ رہا ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے

[[شیخ نجم الدین اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے جنازہ میں شریک ہوئے جب لوگ انکو دفن کر چکے تو تلقین کرنیوالے نے قبر کے پاس بیٹھ کر تلقین کی۔شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ ہنسنے لگے اور انکی عادت ہنسنے کی بالکل نہیں تھی بعض خدام نے ہنسی کی وجہ پوچھی تو شیخ نے جھڑک دیا۔کئی دن بعد فرمایا کہ میں اس لیئے ہنسا تھا کہ جب تلقین کرنے والا قبر پر تلقین کیلیئے بیٹھا تو میں نے ان بزرگ کو جو دفن کیئے گئے تھے یہ کہتے ہوئے سنا:"دیکھو جی حیرت کی بات ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے"۔]](صفحہ نمبر ۷۵۳)

اس سے یہ عقیدہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ مردے بولتے ہیں۔ایسے عقیدہ کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا جب انتقال ہوا تو اس خبر پر صحابہ رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوا، آپ ﷺ کے مقامِ تدفین کے لیئے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوا۔اللہ کے رسول ﷺ کا جسمِ مبارک موجود تھا مگر آپ ﷺ نے کوئی کلام نہ کیا اور یہ اختلاف قرآن وسنت کی روشنی میں ختم کیا گیا۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے اپنے انتقال کے بعد اس طرح کلام کیا؟ کیا آج کے علماء، محدثین، صلحاء اپنے انتقال کے بعد اس طرح بولتے ہیں؟ یہ عقل میں آنے والی بات نہیں ہے۔ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

http://www.mohammedmunirqamar.com

((اِذَا مَاتَ اِبْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا ثَلَاثٌ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَالْعِلْمُ يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَدْعُوْلَهُ))

(مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، صحیح الجامع: ۷۹۳)

"مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے: پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسرا نیک اولاد جو میت کے لیئے دعاء کرے۔"

مگر فضائلِ اعمال میں مذکورہ بزرگوں کا یہ عمل کہ مرنے کے بعد بھی ہنسنا، کلام کرنا، انگوٹھا پکڑنا، تلقین کرنا وغیرہ اس مذکورہ حدیث کے خلاف نہیں؟

مدینہ سے مکہ کا سفر ایک بزرگ کے قدم بقدم

[[ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر تھا، روضۂ مقدسہ پر میں حاضر ہوا تو میں نے ایک عجمی شخص کو دیکھا جو روضہ پر الوداعی سلام کر رہا تھا۔ جب وہ جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے ہولیا جب وہ ذوالحلیفہ پہنچا تو نماز پڑھی اور احرام باندھا میں نے بھی نماز پڑھی اور احرام باندھ لیا اور جب وہ چلنے لگا تو اس کے پیچھے ہولیا، وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: تمھارا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: تمھارے ساتھ جانا چاہتا ہوں، اس نے انکار کر دیا۔ میں نے خوشامد اور عاجزی کی، اس نے کہا: اگر یہی کرنا ہے تو میرے قدم پر قدم رکھتے چلے آؤ، میں نے کہا: اچھا وہ غیر معروف راستہ پر چل دیا اور میں قدم بقدم اسکے پیچھے ہولیا تھوڑی ہی رات گذری تھی کہ چراغ نظر آئے مجھے کہنے لگا کہ یہ مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے (جو مکہ مکرمہ سے تین میل تنعیم پر ہے) یا تو تم آگے بڑھ جاؤ یا میں آگے بڑھ جاؤں۔ میں نے کہا: جیسے تمہاری رائے ہو، وہ تو آگے بڑھ گئے اور میں وہاں سو گیا جب سحری کا وقت ہوا میں مکہ مکرمہ پہنچا اور طواف اور سعی کے بعد شیخ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا انکی خدمت میں بہت سے مشائخ تشریف

http://www.mohammedmunirqamar.com

رکھتے تھے وہ فرمانے لگے: کب آئے؟ میں نے عرض کیا: ابھی حاضر ہوا فرمایا: کدھر سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کیا: مدینہ طیبہ سے، کہنے لگے: مدینہ سے کب چلے تھے؟ میں نے عرض کیا: گذشتہ رات وہیں تھا۔ وہ مشائخ جو حاضرِ مجلس تھے، ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے، شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کس کے ساتھ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: ایک بزرگ کے ساتھ آیا ہوں جن کے یہ حالات اور یہ قصہ گذرا شیخ ابو جعفر وامغانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور تم نے جو حالات سنائے وہ انکے احوال میں سے بہت معمولی چیز ہیں۔ اسکے بعد شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا چلو شیخ وامغانی کو تلاش کریں کہاں ہیں اور مجھ سے فرمایا کہ تمھارا یہ حال نہیں تھا کہ ایک شب میں یہاں پہنچ جاؤ (اس لیئے میں نے تفصیل پوچھی) پھر دریافت فرمایا کہ چلتے ہوئے زمین کیسی معلوم ہو رہی تھی؟ میں نے عرض کیا: جیسے دریا کی موج کشتی کے نیچے معلوم ہوتی ہے۔]] (صفحہ نمبر ۷۵۴)

فضائلِ صدقات صفحہ نمبر ۴۱۲ پر یہ بتایا گیا ہے کہ بھوکا رہنے سے پانی وغیرہ پر چلنے والی یہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ بزرگ چند قدم میں ہزاروں میل طے کر لیتے ہیں۔ ایسا عمل قرآن کی کونسی آیت یا حدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہے؟ اور جب دیوبند کے بزرگ پانی پر چل کر ہزاروں میل طے کرتے ہیں تو پھر دیوبندی و تبلیغی جماعت کے لوگ تبلیغ کے لیئے مختلف ممالک کی طرف جہاز سے سفر کیوں کرتے ہیں؟ وہ کیوں نہیں یہ فارمولا آزماتے جس سے پیسوں کی بہت بچت ہوگی؟ اور پھر دیوبندیت اور بریلویت میں کیا فرق رہ گیا؟ کیونکہ بریلویت میں بھی اس طرح کی کرامات موجود ہیں۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (جو دیوبندیوں کے بھی بزرگ ہیں اور بریلویوں کے بھی) وہ پانی پر اپنا مصلّٰی بچھا کر عبادت کرتے ہیں اور پانی پر سفر کرتے ہیں (اور لوگوں کو یا اللہ یا اللہ کی بجائے یا جنید یا جنید کی تعلیم دیتے ہیں) اور رابعہ بصریؒ ہوا میں مصلّٰی بچھا کر عبادت کرتی ہیں اور سفر کرتی ہیں۔ اور دیوبند کے بزرگ بھی یہی کر رہے ہیں۔

http://www.mohammedmunirqamar.com

علمِ غیب :ایک بڑھیا کو کسی کے دل میں وسوسہ کا علم

[[حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جنگل میں جارہا تھا مجھے بڑی مشقت اٹھانا پڑی اور بڑی مصیبت پیش آئی جس کو میں نے برداشت کیا اور خندہ پیشانی سے اس پر صبر کیا۔ جب میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھ میں اس کارنامہ پر ایک عُجب سا پیدا ہوا طواف ہی کی حالت میں پیچھے سے ایک بڑھیا نے آواز دی کہ ابراہیم اس جنگل میں یہ بندی بھی تیرے ہی ساتھ تھی مگر میں نے تجھ سے اس لیئے کوئی بات نہیں کی تھی کہ اللہ جل شانہ سے تیرا دھیان ہٹ کر دوسری طرف لگے گا یہ وسوسہ جو تجھے اس وقت آ گیا اسکو اپنے دل سے نکال دے۔]] (صفحہ نمبر ۷۵۹)

علمِ غیب صرف اور صرف اللہ ہی کو ہے۔ مگر اس واقعہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک بڑھیا کو دل کے وسوسہ کا بھی علم ہوا ہے۔ یہ علمِ غیب کا دعویٰ نہیں؟ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں؟ جبکہ دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ (سورۃ "ق" آیت ۱۶)

"ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے (بھی) زیادہ قریب ہیں۔"

حضرت خضر علیہ السلام کی پانچ وقت کی نمازیں

[[ایک بزرگ حضرت خضر علیہ السلام سے اپنی ملاقات کا بہت طویل قصہ نقل کرتے ہیں آخر میں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھتا ہوں اور طلوعِ آفتاب تک حطیم میں رکنِ شامی کے قریب بیٹھتا ہوں اور ظہر کی نماز مدینہ طیبہ میں پڑھتا ہوں اور عصر کی بیت المقدس میں اور مغرب کی طورِ سینا پر اور عشاء کی سدِّ سکندری پر]] (صفحہ نمبر ۷۷۷)

http://www.mohammedmunirqamar.com

فضائلِ حج صفحہ نمبر ۷۴۲ کے حوالے سے ایسے واقعات کی تفصیل اور تردید کی گئی ہے۔
شریعت میں ایسے عمل کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔اور آخر ایسے قصوں سے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں؟

http://www.mohammedmunirqamar.com

آخری گزارش

ہم نے آپ لوگوں کی خدمت میں فضائلِ اعمال کے مختلف ابواب میں مذکور چند ایسی موضوع و من گھڑت روایات، غلط بیانیاں، بزرگوں کے غیر شرعی اعمال، سمجھ میں نہ آنے والے خواب، قصے اور واقعات پیش کیے ہیں جن سے شرک و بدعات کی ترغیب ملتی ہے، جن کو مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے بھی کسی نہ کسی کتاب سے لیکر فضائلِ اعمال میں لکھا ہے اور انہیں رد بھی نہیں کیا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا بھی وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ان سے اخذ ہوتا ہے۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۔ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ﴾

(سورة الفاطر ۱۳، ۱۴)

"اور اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو، وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔ تم اگر ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور بروز قیامت وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور (اللہ) خبیر کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا"۔

جو کوئی شرکیہ عقیدہ رکھے اور شرک کرے تو پھر ایسے لوگوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورة المائدہ ۷۲)

http://www.mohammedmunirqamar.com

"یقیناً جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا"۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والوں کو فضائلِ اعمال میں لکھے گئے شرک اور بدعات کا علم ہو جائے اور وہ اس کو ترک کر کے اپنے اوپر جنت حرام کر لینے سے بچ سکیں اور دوسروں کو بھی بچا سکیں، جو کہ ایک مسلمان کا فریضہ ہے۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾

(سورۃ تحریم ٦)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ"۔

ہر مسلمان کی نجات کلمۂ توحید کو دل سے قبول کر کے اپنے اعمال سے اسکی دلیل دینے میں، نیز اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے، جس کا حکم قرآن کریم میں کئی مقامات پر آیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (سورۃ محمد ٣٣)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو"۔

اور ایک متکلم فیہ سند والی حدیث میں ہے:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ))

(شرح السنہ بغوی، اربعین ابن عساکر وغیرہ، مشکوۃ

http://www.mohammedmunirqamar.com

۵۹/۱ و صححه النووی فی اربعینه و صححه الالبانی فی تحقیق المشکوٰۃ)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہوجائے"۔

آئمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ انہوں نے دین قرآن وسنت سے لیا ہے اور دوسروں کو بھی یہی حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی بعض باتیں درست اور بعض غلط نہ ہوں اور پھر اس کی درست باتیں (وہ بات جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو) لے لی جاتی ہے اور غلط رد کردی جاتی ہے سوائے اللہ کے رسول ﷺ کے کہ تمام باتیں صحیح ودرست اور مان ہی لینے کے لائق ہیں بشرطیکہ صحیح سند سے ثابت ہوں۔

ہم ایک بار پھر تبلیغی جماعت کے امراء ومسئولین سے مؤدبانہ گذارش کرتے ہیں کہ غیر جانب دار ہوکر اس کتاب میں مذکورہ مختلف واقعات اور حکایات کا قرآن اور حدیث کی روشنی میں جائزہ لیں اور اگر ان واقعات کو غلط پائیں تو آئندہ ایڈیشن میں انہیں نکال دینے کی ہمت کریں تاکہ ہر مسلمان کے عقیدہ کی اصلاح ہوجائے، وہ خود بھی اپنے آپ پر جنت کو حرام کرلینے سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ اسی میں ہی ان کی عافیت ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

انجنیئر/محمد فصیح الدین قریشی
کنگ فھد ٹیچنگ ہسپتال۔ الخبر

http://www.mohammedmunirqamar.com

دعوتِ توحید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرامین :

۱۔ ''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی اور کو) شریک کرتا ہے، اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے''۔ (سورۃ المائدہ : ۷۲)

۲۔ ''اور اگر یہ لوگ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے ان کے سارے اعمال برباد ہوجاتے''۔(سورۃ انعام آیت نمبر ۸۸)

۳۔ ''اور یہ (لوگ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ اُن کو کچھ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی انکو کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اُسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور (اُس کی شان) ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے''۔(یونس : ۱۸)

۴۔ ''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں (طاغوت) سے بچو''۔(سورۃ النحل آیت نمبر ۳۶)

۵۔ ''یقیناً وحی کی گئی آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل ضائع ہوجائیگا اور بالیقین آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائینگے''۔ (سورۃ الزمر:۶۵)

۶۔ ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں''۔(سورۃ الذّاریات آیت ۵۶)

۷۔ ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر.....''۔(سورۃ التحریم آیت ۶)

http://www.mohammedmunirqamar.com